

U57262

4-12-29

Pite - KULLIYAAT TARAAB.

Creators - Shah Tarsab Ahi Tarsab -

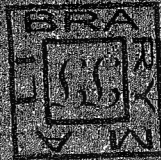
Puthihs - Munsli Narsal Kishore (unknown).

Date - Not Available.

Pages - 299

Subjects - Urdu Sharahi - Kulliyat - Tarab

کتابخانه



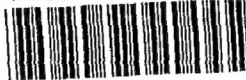
فہرست کتب

اطلاخ - اگرچہ اس میں طبع میں بریل و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے
ہی اور اس کی فہرست مطول ہر ایک شائقِ علم کو چاہیہ خانہ سے مل سکتی ہے جس کے معانی و فوائد سے
اصلی حالات کتب کے معلوم کر سکتے ہیں قیمت بھی ارزان ہے لیکن خاص اس کتاب کے متعلق
ہیں مضمون جو سادہ ہیں اور ان میں بعض کتب کلیات و دوا وین و مثنویات وغیرہ کی طرح کرتے ہیں
جس میں کی یہ کتاب ہی اس میں کی اور بھی کتب موجودہ کا خاکہ سے قدرہ ان کو آگاہی کا ذریعہ حاصل

کلیات و دوا وین -	کلیات آتش - طبع اور مضمون عامی خواجہ میر علی
کلیات انشاء اللہ خان - یہ نتیجہ طبع و	آتش لکھنوی معاصرناخ -
نامی بلکہ شیخ میر انشاء اللہ خان انشاء تخلص	کلیات نظام - کلام محمود خوش فسر
محمد نواب سواد خان میں برے مقرب	نواب محمد پروا خیل خان بہادر -
حاضر جواب تھے -	کلیات تسلیم - جس کا نام تاریخی نظم احمدی نتیجہ
کلیات نساخ - عمدہ کلیات جہین نامہ	خوش فکری زبان آور بندہ خیال منشی امیر اللہ تسلیم
نامہ رسائل شامل ہیں - ۱ - شاہد عشرت -	شاگرد حضرت نیم دیوی -
۲ - مخنی شوا - ۳ - اشعار نساخ -	کلیات میر تقی - استاد مستند مسلم الشہوت کا
۴ - مرغوب دل - ۵ - دستہ پیشال -	کلام بعد نظر ثانی کر چھپا -
۶ - گنج توارخ - ۷ - چشمہ فیض - ۸ - قندیاری	کلیات ظفر - کلام الملک ملک الکلام چاچا علی
۹ - زبان ریختہ - ۱۰ - قطعہ منتخب - از جلوہ گری	۱ - جلد اول و دوم کجائی -
طبع وفادار مولوی عبد الغفور خان بہادر - اور	۲ - جلد سوم و چہارم کجائی -
یہ سب کتابیں علیحدہ علیحدہ بھی مل سکتی ہیں -	کلیات لہو میں خان - جدید الطبع -
کلیات سرو واد قصاید و مثنویات و دوا وین	بہارستان سخن - آئین تین استاد وین کا
و رباعیات از کلام تاج الشعراء مرزا رفیع السواد	کلام میر تقی و بہتلافیہ غزلین - اشعاع امام بخش
مستند الکلام -	نسخ - ۳ - خواجہ میر علی آتش ۴ - محمد علی بن خلیفہ آبادی
کلیات لطیفہ - اکبر آبادی - صنعت	برے معرکہ کا مجموعہ ہی ہر ایک استاد نے زور طبع
کلیات صنعت - کلام مستند میان کریم الدین	دکھایا ہی ہمدیکہ ترچہ بلا مروج لہذا زیبا ہے -
کلیات ناسخ - دو دیوان صفحہ اور حاشیہ پر	دیوان گویا - از طبع واد رسالہ فقیر محمد خان گویا
نتیجہ ہندی فکر شیخ امام بخش ناسخ شاعر مستند لکھنوی	شاگرد خواجہ وزیر تخلص وزیر استادانہ خیالی -

بیتاں کھنڈن مکاں فضل و کرم
خداوند و سدا

M.A. LIBRARY, A.M.U.



U57262

کلمات تراش

مطبع میوه‌های خوشه‌ای
کتابخانه ملی

مولا محمد امین خان
 درویش سلطان پور شاہ قراب
 دینی ہستی ازین جہان نہشت
 غفلت از دست ہم توافی
 غفلت از دست ہم توافی
 غفلت از دست ہم توافی

از جہان چون جناب شاہ قراب
 یوسف اندام سبب
 دس از غیب سنار علت
 گشت عزت ازین جہان علت

بسم اللہ الرحمن الرحیم
 افسوس نگ ثبات زمانہ براعتبار اور بہار گلشن ناپایداری فنا کی ہوا کس قدر تیر ہو کہ باغ
 ہستی میں ہر وقت موسم برگ ریز ہو صبح کو گل کی بارش شام کو شبنم کی بہار بفرست صبح کو رنگ
 بدلتا ہو و پہر میں آفتاب کا حسن ڈھلتا ہو پچھٹی سی آنکھیں آنکھ کا ذاب فراموش ہو فلک کا گشتہ
 و صوان ہو اس غم میں نیلی پوش جو رنگ ہو چو تیر ہو فانی ہو فانی ہو فانی ہو فانی ہو فانی ہو
 و اختیار میں آنیائے اس بات میں محبوب و ناجار میں حضرت ولی پھر تو میری تیرہ قدم میں شہید
 حضرت عیسیٰ قم کو تیر کتو دنیا سے اوٹھے حضرت یوسف از مصر و جو دو ترک کیا حضرت ابراہیم
 باغ خلد کا سلاویگ کیا اس نا زمین کی چاچا دی لاولی کی پچھلین کیتھنہ رات ڈیڑھ پہر گزرے
 آفتاب فلک ہدایت قطبہ پر ولایت آب رنگ چمنستان فتوت گوہر عظیم معرفت شریف بالاک
 بلندیان درہ التاج فوق عرفان ہمای اوج ریاضت عمق قاف قناعت علی زمان صید و در
 آبر و کر آئینہ توحید موج قلزم تغیر کعبہ جہان جہانیاں قبلہ عالم و عالمیان قلندر و مثل
 صوفی و بدل مقدم لفظ ولی حضرت شاہ ترا بعلی قیس سرہ الغریزہ اس درخانی
 سر انتقال کیا ہندوستان کی چیراغ کو دیانی الواقع ملک اوچہ او کو سب سے کتبہ ہند کا
 مصداق تھا اور کا کوری پراونکو قدم کی برکت سے مدنیۃ الاولیاء کا اطلاق ہر زبان پر
 اونکو فیض کا مذکور و در و در او کا نام مشہور ہو اونکو فضل و کمال کے مرتبہ کو در
 معذور اور اظہار کرامات و خوارق عادات سے حوصلہ شیر محبوبی شاعران بلند اور مہر خان نازک
 طبیعت و اچھا جو قطعات تاریخ اس واقعہ کو سوزوں کی بہین بلکہ حقیقت یہ کہ سنگ نظم میں تی
 پر و درین آفرین سے چند کو سطر یاد گار کی کیا اور ملاحظہ خاطر فرمائیے دیوان سے پہلے لکھ دیا

از جہان چون جناب شاہ قراب
 یوسف اندام سبب
 دس از غیب سنار علت
 گشت عزت ازین جہان علت
 سوز کدام عادت
 جان حسین بسطیل باغ کی بار کرد
 دامن آید از حقیت قراب
 زمین جابگیر فرخند
 مولا محمد امین خان
 درویش سلطان پور شاہ قراب

مولا محمد امین خان
 درویش سلطان پور شاہ قراب
 دینی ہستی ازین جہان نہشت
 غفلت از دست ہم توافی
 غفلت از دست ہم توافی
 غفلت از دست ہم توافی

اصیبت

دخول فی الخلد تراب الذی کان ولیب و من الاقرب
ان رغب العبد فی الاقرب من الله عز وجل

فنت ذلک تراب شاه حقیقت گناه
ملح من زبیر سال است عالی گشت

اعتقادش بدل حلاقی را
ادب معرفت ز بسبب داد
ترک دنیا نمود و رحلت کرد
روح و الاش چون صعود نمود
هر مقامی که بود طے فرمود
جایگاهش جوار رحمت باد
گفت اشک از برای سال و فاق

وصفه فی اللسان و الاقواه
صار استقامه مختار حباه
عمت با الفساق و اسفاه
سر من کان فی السابلقاه
قد عسلات دره و ما عسله
جبل الشد حبه مشهوره
جاء بشیری له و طاب ثراه

اصیبت

دلیل راه یقین حضرت تراب علی
مقام او یکی زین عالم ملکوت
بی و صول بحی چشم از نیل پو شید
بد معرفت کامل نمائند و افسوس
برای سال فراتش ز کمال اشک و غم

که شورش با قالیتم گناه
فلک برای در قدرش آستانه
ولی بعالم اسباب اجل سبانه
تنی ز نام ولی دست زبانه
سبوی گلشن قدس از جهان روده

محمد حسن

افسوس شاه تراب ما محبوب در که گریه
همه حق جلال و جمال و همه بدر کمال او
برداشت از عالم قدم شد و شمع زنجیر ارم
بی سال و صفتش با خدا دل من بفرستد

مقبول حضرت معطفه معلوم علیه
همه قال او همه حال او حسب حبه
در ظلمت آباد عدم کشف حججه
که بخواند از روی دعا بلغ العلی کماله

و صل خاد و نظر داشت حضور گذشت
محمد رضا صابر
پیر با چون جهان گذران کرد و حسن
خدا بار بار شست و تا پنج
لغتم از روی کجا معرفت سال تاریخ
پیر من از قدر من اودی آن بقیه
این جهان شریف خلد شاه تراب
صفت صفت صفت صفت صفت
چون ناله قدس بیان به پیش
بودم سبزه یار افروزش
رفتگی صفت اندوختن افروزش
زینش سبزه سبزه سبزه
بهرین چشم اشکبار افروزش
ناله لطف در زلف سوز افروزش
چون زبیر سال افروزش
سال تا جان من افروزش
شب و چشم من افروزش
لغت ز چشم من افروزش
دونه قطب جهان هزار افروزش
افروزش قطب جهان هزار افروزش
در فصل و فصل و فصل و فصل
زین

[illegible]

به عون صنایع مبین و مکافضل خلا و آفرین
و مبین و آفرین و مبین و آفرین

دیوان اب

مطبع میثقی نو کشتوریه طبعین به
مطبع میثقی نو کشتوریه طبعین به

۱
 خیال کی دولت سے تیار ہے نہ جہیز و دار
 بل مہر و نفیس کی لطافت و ناز
 ۲
 ہر چند تراپ او سن شکر کافر کو میں چاہا
 دے نہ گیا اوس کے مسلمان کا کھٹکا

۳
 گریصاف وہ گلفام دکھا دے بدن اپنا
 ہاں کیوں نہ کہ وصل علی یوسف کنگان
 پھر سوختہ ہو کوئی نام نہ مجنون کا گھٹکے
 ہونو خیم جگ تازہ اور آتشو نکل آوے
 سپاہی ہی کا تہہ پہن کی نہیں ستے
 صورت میں نہ ہم آو تو کچھ رنج نہ پاتے
 روح اگر بد نہیں ہوئی یوں اصل ہو غافل
 سوطح کر ہیں فائدہ و تکلیف و بلا میں
 ۴
 جس شمع کو پروانہ تراپ ایسی بہت ہیں
 روشن ہو اوسی شمع سے یہ انجمن اپنا
 ۵
 نہ جو رد و تغافل نہ ہجرت نے مارا
 صحبت میں پروانہ اور ہم میں بیکان
 گیا عشق میں جان ہی کو کھٹکن کا
 نہیں ایک دل ہاتھ میں لے سکے ہے
 تر و غمزہ کو جو دیکھ سو روئے

۶
 تری پیار و لطف و محبت نے مارا
 کہ دوری میں ٹھرا اور وصلت فر مارا
 بھلا جان شیریں کی الفت فر مارا
 وہ نازک بدن کی تراکت فر مارا
 کہ ناحق اوس خود بدولت فر مارا
 ۷
 ۱۹۵۰
 اور اول

۸
 ۱۹۵۰
 اور اول

۱
 ۲
 ۳
 ۴
 ۵
 ۶
 ۷
 ۸
 ۹
 ۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

اور اس سے مری جی کوئی نہ کہے کچھ
 تسلیم و رضا و سکی ہر حال
 وہی اشک و زپشاک میں آبِ رودانی
 بطرح پڑی پھینک میں مشکل ہر رانی
 کوئی اول و آخر سے نہیں جسک خبر ہے
 دن رات تراب و س ہی کام چھوڑے
 ہو ورنہ یہی صبح سے تا شام ہمارا
 تو فو دکھلا کونچ اپنا محی حیران کیا
 دیکھے ہی تری صورت گئے ناصح کو حوا
 فوج سے کہیو کہ جلد آؤ وکشتی لائے
 پیر ہن چاک ہوا گل کا چمن میں جیسے
 جسکو آرام دل و راحت جان کہتے ہیں
 حق کی تقدیر پر راضی ہوں چاہے سو کر
 نظر بند لگے منہ پہ جو نقطہ ہو سیاہ
 شمع گو تو نہ بہت تپکدی تو کھیا
 سن کہ وہ شوق غل میری یہ کتاب تراب
 عشق نے میرے تجھے صاحبِ دیوان کیا
 نہ تو جس سے نزار خودی کا ایک ہی گاہ
 وہ کیوں آزاد بن سچے ہیں سیلی اور دعا

اور اس سے مری جی کوئی نہ کہے کچھ
 تسلیم و رضا و سکی ہر حال
 وہی اشک و زپشاک میں آبِ رودانی
 بطرح پڑی پھینک میں مشکل ہر رانی
 کوئی اول و آخر سے نہیں جسک خبر ہے
 دن رات تراب و س ہی کام چھوڑے
 ہو ورنہ یہی صبح سے تا شام ہمارا
 تو فو دکھلا کونچ اپنا محی حیران کیا
 دیکھے ہی تری صورت گئے ناصح کو حوا
 فوج سے کہیو کہ جلد آؤ وکشتی لائے
 پیر ہن چاک ہوا گل کا چمن میں جیسے
 جسکو آرام دل و راحت جان کہتے ہیں
 حق کی تقدیر پر راضی ہوں چاہے سو کر
 نظر بند لگے منہ پہ جو نقطہ ہو سیاہ
 شمع گو تو نہ بہت تپکدی تو کھیا

اور اس سے مری جی کوئی نہ کہے کچھ
 تسلیم و رضا و سکی ہر حال
 وہی اشک و زپشاک میں آبِ رودانی
 بطرح پڑی پھینک میں مشکل ہر رانی
 کوئی اول و آخر سے نہیں جسک خبر ہے
 دن رات تراب و س ہی کام چھوڑے
 ہو ورنہ یہی صبح سے تا شام ہمارا
 تو فو دکھلا کونچ اپنا محی حیران کیا
 دیکھے ہی تری صورت گئے ناصح کو حوا
 فوج سے کہیو کہ جلد آؤ وکشتی لائے
 پیر ہن چاک ہوا گل کا چمن میں جیسے
 جسکو آرام دل و راحت جان کہتے ہیں
 حق کی تقدیر پر راضی ہوں چاہے سو کر
 نظر بند لگے منہ پہ جو نقطہ ہو سیاہ
 شمع گو تو نہ بہت تپکدی تو کھیا

اور اس سے مری جی کوئی نہ کہے کچھ
 تسلیم و رضا و سکی ہر حال
 وہی اشک و زپشاک میں آبِ رودانی
 بطرح پڑی پھینک میں مشکل ہر رانی
 کوئی اول و آخر سے نہیں جسک خبر ہے
 دن رات تراب و س ہی کام چھوڑے
 ہو ورنہ یہی صبح سے تا شام ہمارا
 تو فو دکھلا کونچ اپنا محی حیران کیا
 دیکھے ہی تری صورت گئے ناصح کو حوا
 فوج سے کہیو کہ جلد آؤ وکشتی لائے
 پیر ہن چاک ہوا گل کا چمن میں جیسے
 جسکو آرام دل و راحت جان کہتے ہیں
 حق کی تقدیر پر راضی ہوں چاہے سو کر
 نظر بند لگے منہ پہ جو نقطہ ہو سیاہ
 شمع گو تو نہ بہت تپکدی تو کھیا

دعویٰ نہ کری اور نہ ہی کا مجھے نہ تھا نہ تھا نہ تھا
وہی نہ تری خون و بارش نہ تری نہ تری نہ تری
خاک قدم یار مجھے نہ تری نہ تری نہ تری
مردی نہ تری نہ تری نہ تری نہ تری نہ تری

وہی نہ تری نہ تری نہ تری نہ تری نہ تری
خاک قدم یار مجھے نہ تری نہ تری نہ تری
مردی نہ تری نہ تری نہ تری نہ تری نہ تری
دعویٰ نہ کری اور نہ ہی کا مجھے نہ تھا نہ تھا نہ تھا

۱۰ سہنیں کر ڈکا تراب اور کسی سوریاری کچھ بھی پایا ہے مرا جس تری یاری کا	
کیا فائدہ ہے یار وادس سو فاسی ملنا ملنا ہی اوس سے بہتر آئی اگر میسر لائی ہو فصل گل مرزہ وہی چین مین مشتوق سے بہت عاشق ہو نہ کیونکر بی عرض اہل دنیا فقر سے کب ملے مین جسکو سفر ہو کر تارستہ نہ وہی معلوم	ہو عار و تنگ جسکو یار آشنا سے ملنا ہو جسکے تین برابر شاہ و گدا سے ملنا لازم ہے تنگ و ملیل باد صبا سے ملنا بھاتا ہے یاری کو ناز و اداسی ملنا مشکل پڑے تو ہو وہی مشکل سے ملنا اوسکو تو ہر ضرورت کو فی سنا سے ملنا
۱۱ کیونکہ تراب و سہل دیکھ پہلے ہے جو کوئی اس چلن میں جا پھر خدا سے ملنا	
جو بہن غیر سے وہ ہنسنا کس کا کھلا نظر بھر کے کون اوس کا دیکھ جلال تو راہ رخانا کہیو اوس طرے سیا دالکین دیکھا اوس کا حسن	گیار شک سے دل مرا تہلا جس کو دیکھا کھین کین جہلا کہ وہ منجھ سے نہیٹ چلا تری عشق کا بھی اوس سے غملا
۱۲ وہ دانا ہو جو تجھ سے اویجھے تراب کہ تیرا زبردست سے سہلا	
اوش خوش کون میری سفارش نہ کرنا وہ خط کو میرے دیکھ تو تو پانی میں بود	فاصلہ بھی چھ احوال گزارش نہ کرنا میں اسلو کچھ اوسکو نگارش نہ کرنا

یوہی مال کا مین کا مین کا مین کا مین
جسے کر دے چاہی کا مین کا مین کا مین
نہو چو تری خلی ویر کا مین کا مین کا مین
مالو کس کو سولی چڑھا دین کا مین کا مین کا مین
نام او چاہے منسوب کی سوار کا مین کا مین کا مین
دوق شوق اپنا مین کا مین کا مین کا مین
دوق جرمی کا مین کا مین کا مین کا مین
دوق سنا سیر اور وہی کا مین کا مین کا مین
کیونکہ تراب و سہل دیکھ پہلے ہے
جو کوئی اس چلن میں جا پھر خدا سے ملنا
جو بہن غیر سے وہ ہنسنا کس کا کھلا
نظر بھر کے کون اوس کا دیکھ جلال
تو راہ رخانا کہیو اوس طرے
سیا دالکین دیکھا اوس کا حسن
وہ دانا ہو جو تجھ سے اویجھے تراب
کہ تیرا زبردست سے سہلا
اوش خوش کون میری سفارش نہ کرنا
وہ خط کو میرے دیکھ تو تو پانی میں بود
فاصلہ بھی چھ احوال گزارش نہ کرنا
میں اسلو کچھ اوسکو نگارش نہ کرنا

کیونکہ تراب و سہل دیکھ پہلے ہے
جو کوئی اس چلن میں جا پھر خدا سے ملنا
جو بہن غیر سے وہ ہنسنا کس کا کھلا
نظر بھر کے کون اوس کا دیکھ جلال
تو راہ رخانا کہیو اوس طرے
سیا دالکین دیکھا اوس کا حسن
وہ دانا ہو جو تجھ سے اویجھے تراب
کہ تیرا زبردست سے سہلا
اوش خوش کون میری سفارش نہ کرنا
وہ خط کو میرے دیکھ تو تو پانی میں بود
فاصلہ بھی چھ احوال گزارش نہ کرنا
میں اسلو کچھ اوسکو نگارش نہ کرنا

کمی کز عالم بی باقی عالم بی باقی عالم بی باقی عالم بی باقی
ده عالم بی باقی عالم بی باقی عالم بی باقی عالم بی باقی
کمی کز عالم بی باقی عالم بی باقی عالم بی باقی عالم بی باقی
ده عالم بی باقی عالم بی باقی عالم بی باقی عالم بی باقی

پرده تو نگر محبت که بین یار هون تیرا	عاشق هون ترا طالب میدار هون تیرا
اک بار مرا هو تو بین سوا بهون تیرا	تو یار هر غیر و نکا بین کب یار هون تیرا
دانشد ازل می بین گرفتار هون تیرا	لجده اب می زمین بین می لفت می بین تیرا
خود بنفش می دیکه بین یار هون تیرا	کرتا هر محبت میجو طیبیو کج حواسے
مجمه سے نه چسپا محرم اسرار هون تیرا	ستاره هون کسین تو بهی اب آنکه کفانی
کیا بین زمین شوق و فادار هون تیرا	جای رسو ملتا هون تو کتا هر ده بجھے
ظاهر بین جو کتا می بین غوار هون تیرا	باطن بین تو غم کار و دار و دی ہے
تقصیر مونی محبت و گنگار هون تیرا	مرعش بین شیر می شکر و داسے

کمی کز عالم بی باقی عالم بی باقی عالم بی باقی عالم بی باقی
ده عالم بی باقی عالم بی باقی عالم بی باقی عالم بی باقی
کمی کز عالم بی باقی عالم بی باقی عالم بی باقی عالم بی باقی
ده عالم بی باقی عالم بی باقی عالم بی باقی عالم بی باقی

جاوین بین اب در کمان چھو کے جھکو
بنده هون تری در کمانک خوار هون تیرا

دلیف الف

کمون کیا حال دس لگا ده هر جادو کا لک لک	نہیں محبت چھو تیار کر اسیر و س نفکی لک لک
کیا نابری و سدا غبت و سبیل شیم کا ٹیکا	لک لک دس گلید لک لک و خطا لک لک عا شکی
نہیں معلوم کسی چشم زم گس کا لک لک لک	یک لک خواب و زم گس بین جین لک لک لک
ادھر آدل ہمارا بیج پھرتا ہے کدھر بجھکا	نجا کعبہ کو ای اہد قلوب لک لک بین کیا کم
و گرنہ خطا آڈاک جہان ہون مختصر لک لک	بہن اک عشق بین و کدھر اول ستار
کہ تیری ظلم کا دلسر مر جاتا سنیں کھٹکا	حشر کو بھی تو وعدہ لطف کا ناحق کو کرتا
تو کہیں کس طرح تو ذرا سن کو ادھما جھٹکا	ذرا کل خاک سیری لک لک تھی تیری دلسر
کنا سچین بین تیری اب تک نہیں لک لک	تجھ کیوں چار لک لک ہر امر کان تر ناحق

کمی کز عالم بی باقی عالم بی باقی عالم بی باقی عالم بی باقی
ده عالم بی باقی عالم بی باقی عالم بی باقی عالم بی باقی
کمی کز عالم بی باقی عالم بی باقی عالم بی باقی عالم بی باقی
ده عالم بی باقی عالم بی باقی عالم بی باقی عالم بی باقی

کمی کز عالم بی باقی عالم بی باقی عالم بی باقی عالم بی باقی
ده عالم بی باقی عالم بی باقی عالم بی باقی عالم بی باقی
کمی کز عالم بی باقی عالم بی باقی عالم بی باقی عالم بی باقی
ده عالم بی باقی عالم بی باقی عالم بی باقی عالم بی باقی

[illegible]

گل جو دامن باغبان سے گرا
قطرہ جو چشمِ مہرِ نشان سے گرا
اب تو وہ طاقت و توان ہو گرا
وہی ہے سرِ خزان سے گرا

اگر گئی آنکھ سے اوٹھا بیل
اپنودا من ہی مین لیا ہنہ
عاشق ناتوان کی مت پر نچھو
جو نسیم ہمارے پھو لا

رنگ یہ دیکھ کر حنین کا تراب
دل تماشا ہی بوستان سے گرا

که خجالت می برد از زود بصره ما بهستانی
سینین فریاد می کرد بر آفتابی
لکمون کیا مال پی کوچه گردی خوابی
جلای ما تهرین لایحه بر مرغ آبی
عبث هوس تو که تا بهر بیان غم خوابی
بتا ای زلف کیا باعث بر تیری بختابی
که سب کج هر چه خطره ای کی حاضر خوابی
منزله ای که مجلس شیرینی با باریابی
هنو که در خوش شهره تر از هند شهابی

مگر تو نہ دکھایا اپنا عالم ہے حجابی کا
 رکھو بہت ہمدی یاری کی طرف منہ اپنا
 جنوں و ماری پھر تاہون میں سرگرداں عالم میر
 سندیق ناسہر میر کہ ہر کالہ آتش کا
 بہین دیکھ انکھ موندی و اداسی بھی کہ تری
 لگی ہر بار کہ منہ سر و تپس بھی پریشان ہے
 کہو کس طرح غیب میں کوئی احوال اپنا
 ہوا کا بھی فراہم ہر فیصلہ ستر و در پر
 جوان سپر سب الہ میں تری و جوانی پر

خدا حافظ تراب آثار چهره نین اسلم
 هوا هر دل مرا گمائل نهایت اضطراری کا

کھل جائی ابھی خلق میں لیسر سہارا

محبوبِ نہویم سے اگر یارِ سدا

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

از این که در این کتاب مذکور است و در این کتاب مذکور است

[illegible]

مرکب جابوہ کمان عاشق مسکین	یار ز فاختہ کو غریبان چھوڑا
----------------------------	-----------------------------

عزت اور فرشتہ تو اس وقت برابر ہر تراب
ملکتے خاک میں جب تخت سلیمان جھوٹا

کس غوغای سکون در جان چھوڑا
 اور سب پر لوس مالی نو بنائی کج سے
 خور و آفت جان فتنہ دل میں بار و
 واد کیا سرخی پر کیا پاں کی رنگت و شمع
 شوخیاں کیر کے طفلان پر پھیر دیکھی
 دل مغموم میں ہاتھ اوٹھایا آخر
 وہ تو کافر و مسلمان نکمیاں اسکے
 کوں کیا ہو کر اہم تو شہنشاہ ہو کے
 دیکھ لی بہن مسیحائی تری و ظالم
 کس طرح اس کی محبت کو چھوڑا ورنہ

کیا ہوا در پر رقیبوں کو نکمیاں چھوڑا
 فقط اک زر کس محن کو حیران چھوڑا
 نہیں سوچے میں نظارہ خوبان چھوڑا
 جو تہلب گو تری عمل پریشان چھوڑا
 راہ لی گھر کی معلم فر دستان چھوڑا
 غم کی طاقت ہی خانہ مہمان چھوڑا
 حسرت دنیا کی لہر دین اور ایمان چھوڑا
 حق کو دروازے پہنچو در سلطان چھوڑا
 ہجر سو کر کے مہین بدیم حیان چھوڑا
 عشق نے داغ مری دل سے نیاں چھوڑا

اصل سوره مؤخره یاد کردی کیون ترا ب
نالہ زن شہی در جہانستان جھوڑا

<p> کنتا بعبید هر چه کفر نگرید و در تیسرا کنتا هر کون تجسکو بنهائ عیان هر یون تیری چک هر یار هر دشمن برین ستار </p>	<p> هر جلوه که مراد دل چون ه طور تیسرا عاشق کو هر میسر در دم حضور تیسرا خورشید مین پر ابراک ذره نور تیسرا </p>
---	--

[illegible]

وہ ہرگز نہ ہو سکتا کہ جس نے اس کو دیکھا ہو وہ اس کی عظمت کو نہ سمجھ سکتا ہے
اس کی عظمت کو نہ سمجھ سکتا ہے جس نے اس کو دیکھا ہو وہ اس کی عظمت کو نہ سمجھ سکتا ہے
اس کی عظمت کو نہ سمجھ سکتا ہے جس نے اس کو دیکھا ہو وہ اس کی عظمت کو نہ سمجھ سکتا ہے

ایر غفلت زہد بیدار ہو سوتا ہے کیا اوس جانکے سرخ ہر البتہ رونا چاہیے وہ غنیمت ہو نہ غافل خواہیے کیا فرزند خدائی ہو دنیا رسیدن کی شہین	عمر آخر پہنچ چکی اب دیکھی ہو تا ہے کیا اس جہان کو درد و حسرت پر کوئی رونا چاہیے زندگی غفلت ہو غفلت میں اس کو کیا کسیت پر موجود ہمیں دیکھی ہو تا ہے کیا
---	---

صوفیہ کو تصفیہ دل کا مقدم ہو شراب قلب پر جس کا ملوث وہ بدن دھوتا ہے کیا
--

قبر پر چشم تر رونا تراد و نرات کا بی وفا ہو وہ کہی عہد وفا کرتا نہیں کچھ نہیں قاعد کا پیغام زبانی مستتر رافت اوسکی نور عارض ہو شہ تاب ہے لیکھ دل پر منہ دہتا ہو نہیں عاشق کو وہ حسرت سکا عاشق نے سقد چھکا دیا شیخ ہو کو کو کو کو عاشق ہو کیا حسرت ہو کمان شکوہ ریزا دو کو کو چھین گذر عارف کو فک فک کی بات ہو عرش مجید اسی بری و کلاما زنی مانگ کی سیدھی	شور و چار و نظرت کیا زہر و برسات کا اعتبار تو محض کس طرح اوسکی بات کا جب تک لا فخر خط کو کو کو کو کو کو کو عارض اوس کا زلف ہو جائید نہ پیر کی کا یار کیا ہو آشنا ہو وہ تو اپنی گھات کا تسپہ قافل نہیں عاشق کو کو کو کو کو کو شغل ہو بیان نفی خیر و یار کو اثبات کا حور پر مریا ہو تو مشتاق ہو حیات کا اولیا کا ہر سخن ہو تر ہمہ مشکات کا کہ سکندر ہو پستہ خوب و ظلمات کا
---	---

کیون وہ غارتگر دین مسلمان ہو شراب کافری اوسکی صفت ہو برہمن ہو ذات کا

وہ ہرگز نہ ہو سکتا کہ جس نے اس کو دیکھا ہو وہ اس کی عظمت کو نہ سمجھ سکتا ہے
اس کی عظمت کو نہ سمجھ سکتا ہے جس نے اس کو دیکھا ہو وہ اس کی عظمت کو نہ سمجھ سکتا ہے
اس کی عظمت کو نہ سمجھ سکتا ہے جس نے اس کو دیکھا ہو وہ اس کی عظمت کو نہ سمجھ سکتا ہے
وہ ہرگز نہ ہو سکتا کہ جس نے اس کو دیکھا ہو وہ اس کی عظمت کو نہ سمجھ سکتا ہے
اس کی عظمت کو نہ سمجھ سکتا ہے جس نے اس کو دیکھا ہو وہ اس کی عظمت کو نہ سمجھ سکتا ہے
اس کی عظمت کو نہ سمجھ سکتا ہے جس نے اس کو دیکھا ہو وہ اس کی عظمت کو نہ سمجھ سکتا ہے

وہ ہرگز نہ ہو سکتا کہ جس نے اس کو دیکھا ہو وہ اس کی عظمت کو نہ سمجھ سکتا ہے
اس کی عظمت کو نہ سمجھ سکتا ہے جس نے اس کو دیکھا ہو وہ اس کی عظمت کو نہ سمجھ سکتا ہے
اس کی عظمت کو نہ سمجھ سکتا ہے جس نے اس کو دیکھا ہو وہ اس کی عظمت کو نہ سمجھ سکتا ہے
وہ ہرگز نہ ہو سکتا کہ جس نے اس کو دیکھا ہو وہ اس کی عظمت کو نہ سمجھ سکتا ہے
اس کی عظمت کو نہ سمجھ سکتا ہے جس نے اس کو دیکھا ہو وہ اس کی عظمت کو نہ سمجھ سکتا ہے
اس کی عظمت کو نہ سمجھ سکتا ہے جس نے اس کو دیکھا ہو وہ اس کی عظمت کو نہ سمجھ سکتا ہے

سربا بدین تراب دیتی و بیتی چو یک جگوار
سربا بدین تراب دیتی و بیتی چو یک جگوار

غم دل کا چسپاون تو چسپا کی نہیں بنتا پاس او سکھین جاوےں گشتیں اگر او سکھ دل ات گزرتی تو تصور میں او سیکے او خوشتر ہو جی آئیں گل کدوست کی آیت وہ شرم سے منہ سامنے کرنا نہیں سیکے گھیرے ہیں قیساں کو نہیں بات کی فرصت کھتا ہے جو ایک آن پھر دنگا میں تجھ کو قاصد پیام او سے تو کہی بھیجے جسکے	بکر اہر وہ ایسا کہ بنا کر نہیں بنتا پاس او سکھین جاوےں گشتیں اگر او سکھ دل ات گزرتی تو تصور میں او سیکے او خوشتر ہو جی آئیں گل کدوست کی آیت وہ شرم سے منہ سامنے کرنا نہیں سیکے گھیرے ہیں قیساں کو نہیں بات کی فرصت کھتا ہے جو ایک آن پھر دنگا میں تجھ کو قاصد پیام او سے تو کہی بھیجے جسکے
--	---

بیکل کوئی کرتا ہے تراب اپنی کو ایسا دل تجھ سے او کھاوےں تو ادھار نہیں بنتا

اگر کوئی تیرے قیس کا سچو و سچو توڑا چھیرے نہ کوئی او سکھ دگھاتی تہر جا مشتاقہ سچو بوجھ کر امانتہ او سپہ لگانا کس طرح رکاب و سکی کوئی دور کے پکر او سچ کا دل سخت کسی سے سہوا نرم تلوار کی بارہ اپنی دکھاتا ہے مجھ کیا تیرا منی عشق نہ دے ہوئی نال ساقی تیرے میخانے سے کوئی خالی نجاوے	تو بھی مہ دیو الوافے ترا پسند چھوڑا عاشق کا دل خستہ تو پہلو کا ہو چھوڑا کا کل نہیں خسار ہے سناں کا جوڑا راکب وہ ستمگار ہے اور شمع ہو گھوڑا موم او سکھ کرے کون کہ تیرے کا ہو روڑا خون نیری میں کیا کہ تیری آنکھ کا دورا گو آنسو و نسیم پیچ میں دامن کو چھوڑا بھروسے کلکھوئے کہیں ایک کھوڑا
---	--

سربا بدین تراب دیتی و بیتی چو یک جگوار
سربا بدین تراب دیتی و بیتی چو یک جگوار

رویت الف
عشق بدین تراب دیتی و بیتی چو یک جگوار
عشق بدین تراب دیتی و بیتی چو یک جگوار

دیم بدم
دیم بدم
دیم بدم

کہانی رات ایک بات میں آ
 فتنہ شوق نام نہاد
 سدا عادیان نام نہاد
 نام نہاد سدا عادیان نام نہاد
 نام نہاد سدا عادیان نام نہاد
 نام نہاد سدا عادیان نام نہاد

ہر قسم احوال میں تیری پیار کا دم تری دیدار میں کاشیہ دیدار کا بندگی پیار کی عالم میں چھوٹا پیار کا یہ نہیں چھوٹا کہانیاں گھر گھر ان دلدار کا مینو حسن نگہ میں دیکھا ہے تاشا پیار کا ہنس کوئی بیتا نہ لکھا تھا تل سن ستیار کا موند کوئی آج نہیں گستاخاوس کی حسد کا کام ہی تھا میں پیغام اور اخبار کا تاشا پیار کا کوئی مری طیار کا کس طرح گھر گھر پیار کے ہم پیار کا	دم بدم کروٹ بدلتا ہر منہ میں اراہم چین ایک دن دکھلا دو منہ تیرے اوٹھو کھجیا ب رہنمائی عشق کا کچھ عشق چاہے سو گری یار میری دل میں ہے اور دل ہی میرا یار میں کون کونسی گری کسی نظر او سپر ہے ہاتھ کی ہندی منہ کی طرح خون ریز ہے ہوش اور جا بیدار میں خاص عقل سوچاں تو قاصدوں کے حال میرا کیسے ہو رہا ہے پھر تو اس سے ملگ لینا خطا مرا ہے باوشا ہو تو تعلق کا نہیں کچھ رہتا ہے
--	--

سلطنت میں ہم نہیں دیکھتے تیری جہت
 جسکو نال ہما سہ تری دیدار کا

وصل سے غیر شاد کام رہا نہ توئی باریابی ہم کو خاص در پہاؤں کے امیدوار کی شکل اوسنو میری طرف نہ پھر دیکھا اچھے خود کام سے بڑا ہی کام سب سے آزاد ہو گیا مو لا	ہم سے نہ وحدت و پیغام رہا اور وہاں سب کو بار عام رہا کل میں ارجح تا بہ شام رہا میں تو کرتا اوس سے سلام رہا پھر کسی سے نہ ہو کام رہا تیری خدمت میں جو عمام رہا
---	--

کیا تیرا کیا تیرا کیا تیرا
 کیا تیرا کیا تیرا کیا تیرا
 کیا تیرا کیا تیرا کیا تیرا
 کیا تیرا کیا تیرا کیا تیرا
 کیا تیرا کیا تیرا کیا تیرا
 کیا تیرا کیا تیرا کیا تیرا

کہیں ایک سدا عادیان نام نہاد
 کہیں ایک سدا عادیان نام نہاد
 کہیں ایک سدا عادیان نام نہاد
 کہیں ایک سدا عادیان نام نہاد
 کہیں ایک سدا عادیان نام نہاد
 کہیں ایک سدا عادیان نام نہاد

آنکھ اسوقت کہ خوب اسنو لگانا ہی ہوا
 جیادو صبر کہ لکھتا ہوں لکھتا چہرہ
 وضع مجنون کی پُری کیوں لگ لیلی کو
 اور سب ناز یار بھلا ہے لیکن
 ہر دہل پہ لگا تیر نگہ سنہ سہ نگہ
 بس کہرا مند سہ ڈر عاشق بیچارہ کو
 اوسکو کہو کہ جو سمجھی ہو یہ از خلد بین
 نقش ہوں کہ میں بیٹھا ہوں گلی میں

اوس تکرار سے کہے کون ترا اب ایسی با
ہم فقیر کو غریبوں کو سنا ہوا

جو غفلت ہی میں منت جاگا اور سو یا
 بہشتی میں جسکی گزری عمری
 یہاں جو کچھ کیا یا وہاں ہم
 نہ سیل آتا اگر چشم جاؤ اسنو
 مسلسل اشک ہر فرغانہ پر یون
 خچوٹا ایک داغ درود سے
 فری صدمہ میں ہو جاتا ہو ٹکڑے
 تو کیوں خنجر کو ہر دم آب و دم ہے

[illegible]

بسیار از این که در این کتاب است
و در این کتاب است که در این کتاب
و در این کتاب است که در این کتاب
و در این کتاب است که در این کتاب

کاش در هر یک تیغ لایتم سر و لب
کیون چه پیشه سوزان او کی آید به پیشتر
و راه کیایی و راه لنگی منتهی او سر و لب
و کیون در این راه به پیشتر سر و لب
چهار چوینک و سکانین کج سپاسگاه و کاه
جیبی جیبی لایتم سر و لب
دل ترا گیسوی کوئی گزینای گیسوی
لج جیبی سر و لب سر و لب سر و لب

چاپ و ده ظالم که چای و چای تراب
خلق میرا و سکا امانت داران میرا

ز میان چای و چای که سر و لب
دم خرمی تلخی او سر و لب
برگ گل جگر و سر و لب
و سر و لب که سر و لب
و سر و لب که سر و لب
و سر و لب که سر و لب
و سر و لب که سر و لب
و سر و لب که سر و لب

لا آو سکا سمانی باتین فی لاکون
جسکه بر آتسو کا قطره گوهر کنون
آه سر میری چو کل اک صبح و روز
قدرت حق تو جیبی عارض گلگون
زلف کو آتری کوئی جادو کیا منون
پیر تو لایا هوگا شوقیه کوئی منون
بست بکار او سکا و سکا منون
انتقام عشق به عالم به کونا کون بنا

رویت ال

مر گیا عشق بدین عاشق او سر و لب
آه بی منته سوزنی نامورده دم کما سر و لب
کا قدر میری به جیبی سر و لب
زندگی بدین جو بیان خوف دم کما سر و لب
جسکه بیان صبر کیا سر و لب
آرد ما هو که عصا جاد و چشم کما سر و لب
سما منی به سر و لب
تیرا و که به لطافت سر و لب

بسیار از این که در این کتاب است
و در این کتاب است که در این کتاب
و در این کتاب است که در این کتاب
و در این کتاب است که در این کتاب

۹۱ تکون کیا تا تہ لگا یار و کو کیا پایا در خور او سکا جو میں قاب طبعہ چھوڑ دیا		۹۲ جس قدر قمری کو بجان بندہ شمشاد کیا او سنہ گلشن میں قد سرو کو ازاد کیا	
روح کو تن کے سبب سے تعلق ہو تراب کچھ علاقہ نہ رہا جبکہ بدن چھوڑ دیا		۹۳ حق و حسن او سکو دیا محبو کیا عشق یار کو شیریں بنایا مجھے فرما دیا	
دل تو ہو عشق میں مجبور نہیں او سکا حور کشتہ فرزند کو کیا ست و چرا		۹۴ سیر ہو اجڑن جنوں فصل مہار آہو گی ہاں کل سے کیا یار فرستے کا قرار	
غیر کی مانی مری ایک نہ تقریر سنی سیر ہو جانے پر تیرا ایک بھی آنسو نہ کرا		۹۵ خود فراموش ہو اجب ہی او سکا یاد کیا کس طرح محو ہو دیکھ کے منہ او سکا تراب	
۹۶ برو بشتر تپا بنا ہو ملز اور تلبیس کا سلطنت میں جو کر بیدل و رعیت پروری		۹۷ اوس سپہ سایہ ہر حال الغیب چالیں کا مدرسہ میں شور ہو کیا درس تدریس کا	
۹۸ خانقہ میں جا کس کیا ذکر ہو نام خدا اگر نہ تادیو کو زور کراست اس قدر		۹۹ ایک دم میں لاشکنا تخت وہ بلقیس کا ۱۰۰ دراں	

۹۱
تکون کیا تا تہ لگا یار و کو کیا پایا
در خور او سکا جو میں قاب طبعہ چھوڑ دیا
۹۲
جس قدر قمری کو بجان بندہ شمشاد کیا
او سنہ گلشن میں قد سرو کو ازاد کیا
۹۳
حق و حسن او سکو دیا محبو کیا عشق
یار کو شیریں بنایا مجھے فرما دیا
۹۴
سیر ہو اجڑن جنوں فصل مہار آہو گی
ہاں کل سے کیا یار فرستے کا قرار
۹۵
خود فراموش ہو اجب ہی او سکا یاد کیا
کس طرح محو ہو دیکھ کے منہ او سکا تراب
۹۶
برو بشتر تپا بنا ہو ملز اور تلبیس کا
سلطنت میں جو کر بیدل و رعیت پروری
۹۷
اوس سپہ سایہ ہر حال الغیب چالیں کا
مدرسہ میں شور ہو کیا درس تدریس کا
۹۸
خانقہ میں جا کس کیا ذکر ہو نام خدا
اگر نہ تادیو کو زور کراست اس قدر
۹۹
ایک دم میں لاشکنا تخت وہ بلقیس کا
۱۰۰
دراں

ہر چہ بہت اوروں کو ہر چہ بہت اوروں کو
 مجنون کا بھی ایسا نہ پیرا ہوگا و نہ بھولا
 کیا پیرا و نہ آتا ہو وہ دیوانہ گورا
 بیٹھ چپا زلف میں رخ یار کا گورا

واس تو میں اس کا کسی نہ سچو
 اسی عشق کیا تو مجھے شہرہ بازار
 لیل زکھا سستی ہی زخیر کی جھنکار
 ہوتا ہر کہیں جو پھر میں تاریخ اندھیرا

ہلو نہ ترابا ہی ہو در دوسری یہ
 پینے جو کسی دن وہ پیری صندلی جوڑا

نہان جو سوز پر وائے میں دیکھا
 وہ کیا سچ میں غائب بنے بیٹھے
 بیستم معرفت کچھ نہ سرق بہتے
 حقیقت کا ہر صورت علاقہ
 گیا کھل دیکھا عقدہ پر لکھت
 تماشا وہ نہ دیکھا جامہ میں
 وہ بولا میری خوش دیکھا کل
 ہوئی مجنون کی یہ خانہ خرابی
 سوا عاشق بچار از ہر کھا کے
 لکھیے اوس کا بچھلانا غصہ

ترابا دس ستون کی خوبی نہ بھولے
 جمال اوس کا میں شہر میں دیکھا

ہر چہ بہت اوروں کو ہر چہ بہت اوروں کو
 مجنون کا بھی ایسا نہ پیرا ہوگا و نہ بھولا
 کیا پیرا و نہ آتا ہو وہ دیوانہ گورا
 بیٹھ چپا زلف میں رخ یار کا گورا

کل میری کھلی ناچاں میں
 اوس کی خاطر میں نے کھلی
 دیکھا میں نے کھلی
 دیکھا میں نے کھلی

سہاہ آرزوی نفس کی آرزوی
 گدا ہر جو نہیں آرزوی

الکلیه بیاد منم و تو را بیاد
 منظور و یاد و ساقی تمام کن
 و لک
 این بزمین بیاد منم و تو را بیاد
 بوی گل و بوی گل و بوی گل
 این بزمین بیاد منم و تو را بیاد
 بوی گل و بوی گل و بوی گل
 این بزمین بیاد منم و تو را بیاد
 بوی گل و بوی گل و بوی گل

یار و شو شراب بزمی جانیو حق بات هر کلمه حق صاحب تلقین کاژنگ	جوقی کو پیاری بین و نکو تو هر سدا خدا ناه و دوا و نکو جلال و گرجی خدا کو فضل و حسیر کلا هر انخدناه طعم خوشی که نه لایا و او نکو کلا و بین
و کلبه تو بین لنگونی بین اینی بیاد سدا جوانی و صوفی بین لنگونی بین گرم سدا ده اهل و جدی بین لنگونی بین او سدا جوان خشتک بود و کوه کا سدا	

شراب تنگ نونا جلال ملا سے اگر عالمون کوری صوفیو سدا لک سدا	عشق یابی و تو او سکی سکو هر سدا تیری گچی که ییای سنج مای و سدا و کلبه یار و تنگ و سنج و پود و سدا ترس آبی بین او سکو کسی حال
یا الی یا و پود و سدا لک سدا ایک عالم مای و پود آب سدا لک سدا است و یار و سنج و سدا لک سدا است و یار و سنج و سدا لک سدا	

ایکدن گچی تو ندایا و تری گچ بین جسکے کوچ بین تو کت تلک جایا کیا	جسکے کوچ بین تو کت تلک جایا کیا جسیکے کوچ بین تو کت تلک جایا کیا جسیکے کوچ بین تو کت تلک جایا کیا جسیکے کوچ بین تو کت تلک جایا کیا
ماشق و سنج و سدا لک سدا ماشق و سنج و سدا لک سدا ماشق و سنج و سدا لک سدا ماشق و سنج و سدا لک سدا	

جانیو حق بات
 هر کلمه حق صاحب تلقین کاژنگ
 جوقی کو پیاری بین و نکو تو هر سدا
 خدا ناه و دوا و نکو جلال و گرجی
 خدا کو فضل و حسیر کلا هر انخدناه
 طعم خوشی که نه لایا و او نکو کلا و بین

شراب تنگ نونا جلال ملا سے
 اگر عالمون کوری صوفیو سدا لک سدا
 عشق یابی و تو او سکی سکو هر سدا
 تیری گچی که ییای سنج مای و سدا
 و کلبه یار و تنگ و سنج و پود و سدا
 ترس آبی بین او سکو کسی حال

جانیو حق بات
 هر کلمه حق صاحب تلقین کاژنگ
 جوقی کو پیاری بین و نکو تو هر سدا
 خدا ناه و دوا و نکو جلال و گرجی
 خدا کو فضل و حسیر کلا هر انخدناه
 طعم خوشی که نه لایا و او نکو کلا و بین

خوشبو و انلی چا سو لادی مجر صبا
ده رنگ بنظر شربا ایک کل مین بجی
گر با تو سر سر ندین عاشق بوا هر قتل
جفا تحه کو چای تو کو رستیل پر

جسد ستمیاری دوست هوا بر تراب
دشمن بودی هنر او سر سپهر خورشید و افریا

کیا خوشحال اوسکی ملاقات کا سمیا
 کیا بات نہ کہتا تھا کہ نہیں تھی چھین بیان
 اوسنوں کی جبری آہ کی بجلی سے چمکتی
 بیٹھا نہ گیا مجھ سے تو کل بزم میں اوسکی
 البتہ ہوا عجاز سمیا اور سر باور
 ہر چہ اوسکی آبِ حیات بنوں کو نہ نکھر

سجودی ہر تراپا بکونی پیدا و جفا
یار و دہ تری لطف و غنائات کا سہا

<p> ارام جان سب کے بھر عمر جسکو پالا یعنی بدین کے سارا ازاردہ ہمارا پیری میں بھی تبدلی خود طبیعت فوس ملکوت میں تھر خوش ہم ناسوت میں پئم </p>	<p> دلیسا تو اب ہی ہزار و تیر والا جو سب کے ہی یاد دی ہو وہی کسا حرکت انفس سے ہیں عین افضل خود جنجال میں بکرو خود کو حق خود والا </p>
---	--

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيدنا محمد وآله الطيبين الطاهرين
الطاهرين الطاهرين الطاهرين الطاهرين الطاهرين الطاهرين الطاهرين الطاهرين الطاهرين

تب کو برقیات کو کہ ہوا لشکر میں
لگ جاہم گزریا کے واسن سے ذرا سا

دل حسین لیا محبہ ستراب و ستریکایک
جس کے گہرے ہر منہ سے اداقت نہ شناسا

119

دور کیا عاشق کو جلتے وقت بڑا لایں کا
ایک سال اسی دور بالا ہو گیا عاشق حسن
میں فقیر بنیوا کرتا ہوں کیا او کو سوا
جسکے سو گین ہوا یوں شہرہ بازار میں
کیونکہ کھیندیں اسم میں بہن اس کو لانا
ہو وہ دانستہ میرا میں ہوں اسکا دستگیر

پھر بسایا اوسے کچھ اکھ خاناں میران کا
روپ کچھ لڑی دکھتا ہو وہ بالا کان کا
ساز و سامان پر وہی مجھ پر شہر سلمان
ہر وہی جس گراں قیمت مری دوکان کا
وہ تو ہر خواہان ہمارے دین اور ایمان کا
تا تو ایت ساتھ ہم اس نچھ و دانان کا

گزشتہ آوازہ بیان دور و گزشتہ جلائیات کا
میں تمہیں بیان کرنے کے احسان کا

150

اک برہمن یا روادق ہر مرا
ساتھ اوسکا میں نچھوڑو لگا کھی
عاشقی میں سلسلہ میرا نیو چھ
مچھکو دنیا میں یہ دولت ہے
کیا کر تکی برضائی غیر کی
کیا کہوں اوس میں اگلی ولادت
فکر و زسی کی فکر گر تراب

[The page contains dense handwritten Persian text in Maghrebi script, likely from a manuscript such as the Shahnameh.]

خشت نازک بدن ہے دشا کو سر نہ کر کا
 پیر گردن چہ بنی بے چون لب و لعل کا
 بخت نازک بدن ہے دشا کو سر نہ کر کا
 پیر گردن چہ بنی بے چون لب و لعل کا

جو کچھ بڑا کمون و کو تو جہت یہ کہ بیٹھے	مجھے تو خوبون میں نایابی کو انتخاب کیا
کہان تلک در ہر دیکھتا کسی کی راہ	خدا ز عاشق مشتاق پر عذاب کیا
مرا تو قصہ ہیگاہ تابرور حساب	کہ اوسے چور و جفا مجھے یہ جیسا کیا

۱۲۴

بنون و عشق میں اشنا ہو کوئی رسوا
 نہ کو کسی سے جو کچھ تو ذرا ہی تراب کیا

سوا و خط ہو سچل حسن کی تمامی کا	مجھے دکھانہ یہ سر خط مری علامی کا
کسی عشق میں بدنام میں ہوا تو کیا	گد ز نہیں مری کوچ میں نیکنامی کا
نہ مالک یار سے میٹھا قریب جو نا کیرن	فرہ پڑا ہر اوس تو تلک حرامی کا
ربار دیکھ کوئی اوس پر پی کو دہن کی	چک رہا ہر یہ سنجام کیا تمامی کا
اوس میں اوس کی سچی خوش میں قص میں کیر	کچھ اور ہی لطف ہر آہستہ ہر خرامی کا
اگلی ہر منہ تر کیا چچ سہی غلیان	یہ دم رکھو ہر تر لب سے ہم کلامی کا
ہو انیس سے خیر جہان میں شہرین کلام	ہوا جو خمی ہو فراد تلخ کامی کا
جو پچھتہ عشق میں تھے جل کو دیکھو کاپ ہوئے	معارف کا ہر شکوہ نشان غلامی کا

۱۲۵

تراب کسکور دیا رسی و دام حضور
 تو جو صلہ نکر اس دل گرامی کا

ہر سجاوٹ کچھ اور مالے کا	شوخ ز نادر دار مالے کا
کیون نہ عشاق ہو وین حلقہ بگوش	ہر عجب روپ و سکریا مالے کا
چرم لیتا میں اوسکی زلف سیاہ	ڈر نہوتا جو سانپ مالے کا

۱۲۶

اور سچے جہان سے ناکام کر دیا
 جسکے لیے میں ایک بدنام کر دیا
 کریم دیکھو یہ دلدار ام کر دیا
 دل کو سب کو اپنے دلدار ام کر دیا
 جہاں تلک ہر اوس تو تلک حرامی کا
 چک رہا ہر یہ سنجام کیا تمامی کا
 کچھ اور ہی لطف ہر آہستہ ہر خرامی کا
 یہ دم رکھو ہر تر لب سے ہم کلامی کا
 ہوا جو خمی ہو فراد تلخ کامی کا
 معارف کا ہر شکوہ نشان غلامی کا

۱۲۷

دشمن دل تو کامل دلدار میں پھنسا
 صبر و تاب نہ اڑا میں پھنسا
 عاشق کا دل تو زلف دار میں پھنسا
 شاد کو دین زلف دار میں پھنسا
 شاد کو دین زلف دار میں پھنسا
 شاد کو دین زلف دار میں پھنسا

کسی کو ہندو دنیا میں نہ پراشنا پایا
جس پر وہ قطع ہم دل رہا اپنا تھے تھے
ہمیشہ ہم سا بھرا ہوا دین اور سینہ چشم تر تھا
وہ شانہ سر انگلی عمر مر دین گنگی
برا کیوں نہ چاہو سو کوئی جگہ میں برا کہہ
نہیں عاشق کو کچھ پروا اگرچہ چند وہ سیوا

جس جگہ میں بہت چاہا او سکو یو قایا
او سکو سنگ و کاشا و دل پایا
تبسم گل غنہ دین کا دلکش پایا
میان میں لہر سا کوید لہر نارسا پایا
بھلا ہوا سکا جسے عشق میں ہو کر پایا
منہ کی چاہ میں اس سخن کہہ تو رک پایا

برہمن ہو بیٹھا تہ بندین ترک شیخی کر
تراب ایسا کستی بت پرستی میں پایا

اوسنہ صد کوہ عم کو دیکھ لیا
مرگنہ عم کے ماری دم بھر میں
خوب وعدہ کیا تھا وصل کا واہ
کام آیا کبھی نہ عاشق کے
سیر کو پہر جس کے مت کیے
ہاتھ آئی نہ چپ قدم بوسی
اوس کو جو میں پہر کے کی طرف
دل فراق کوئی نہ ایک لگا
نہ پڑا جب نظر ہلال عید
اب تو زاہد بھی بت پرست ہوا

بھرمین جسے بھکو دیکھ لیا
ایک دم میں عدم کو دیکھ لیا
اوس کو قول و قسم کو دیکھ لیا
تیری لطف و کرم کو دیکھ لیا
جائزہ چشم و نعم کو دیکھ لیا
اوس کو نقش قدم کو دیکھ لیا
سارے باغ ارم کو دیکھ لیا
ہمے سو جام جم کو دیکھ لیا
اوس کی ابرو کو خم کو دیکھ لیا
کھین تیرے صنم کو دیکھ لیا

کسی کو ہندو دنیا میں نہ پراشنا پایا
جس پر وہ قطع ہم دل رہا اپنا تھے تھے
ہمیشہ ہم سا بھرا ہوا دین اور سینہ چشم تر تھا
وہ شانہ سر انگلی عمر مر دین گنگی
برا کیوں نہ چاہو سو کوئی جگہ میں برا کہہ
نہیں عاشق کو کچھ پروا اگرچہ چند وہ سیوا

وہ چلتے وقت بہت لگ چلا قیدی تھے
میں جب کہ بیٹھ رہا تھا ان پر ایک کوٹھڑی

لیسکی حب کا پیاسا رون چھین کر ا۔
محرم تو جامہ اب ایسا یا محبت کا

لکلیا نیو نہی و نہی حجت ہوسو خدائی کر گیا
 کوئی اوسنا آشنا و آشنا کی کیا کر
 لکھ اور دیکھ لڑائی بھری ہمسو لکھ
 لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ
 چھن گیا سیا دھبی اتو کہیں بہتر ہوا
 نہ نہیں کر لکھ اوسکی خیر خواہی نہیں
 لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ
 لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ

جیتے جیتے تو بھی دس نہ بچو لیگا شہزاد
چلتے چلتے بارہ بجے رکنا ہی کر گیا

<p> وہ تو سید و فاضل مین اوس جان گیا اک نظر باز ہون مین چور کو سچان گیا سپاہ منور سک جو با حال پریشان گیا جس کمر می شہر و شمع شبستان گیا </p>	<p> ہو تو جسکی محبت مین مرا جان گیا بھروسہ کیا جو کسے رقیبہ نہ کر نام لگہ رویا زلف پریشان و اوس خلوت مخ ہو گیا آنکھ مین اوس کو جہان سب تار یک </p>
--	---

ایمانی

۳۰	<p>یار بازاری کی یاری کچھ نہیں سو تو بیچ دیا اک جہان کے آشنا</p>
۱۲۵	<p>آشنائی پر تراب اوٹکے نہ بھول ابھی وہ ہر جانی کمان کے آشنا</p>
<p>چراغ کی صیغہ سے وہ عالم ہر نذر کا دکھایا قید کی جھڑپ سے تیار کیا بانگ تو کاہیکو غریب مصر سو تار ماہ کشا بانگ مہجوت نشین جلیں اٹھا کر پاد چھپا بانگ پڑی شہر بندستانین یار و دوں پڑا بانگ دکھانا ہر محجوج اپنی خوشخواری کی وہ بانگ</p>	<p>اوسٹل چاکل و دھڑوٹے چاہ بخدا نکل سکتا تارہ باہر کمان بلی کے کوچہ نہ قسمت جاگتی گزرا یہیں کدن لٹکا ہوا خند و یوں بلی میں جو سوچ نکل رہا وہ عارض کا غارتگر و خط و خال گیسو سے گریبا ندھو کسو واسن اوسٹل آستین پیچا</p>
۱۲۶	<p>کہوڑگان سی سوزن میں کھتا زلفون سے تراب و سکو لگانا ہو چو دل کو خرم پڑا بانگ</p>
<p>گھر سے یرا ب تارک نہ یار آیا دل تجھے کس طرح قرار آیا کیا جنون موسم بہار آیا چشم نرگس میں کیا خار آیا آج اید بھڑوہ شہسوار آیا خوب بروقت اتھل سار آیا پھر نئی دھب سوا کی بار آیا</p>	<p>یہ لہو و آن خرم و اکنوار آیا گر گیا نھا فستار جھوٹا وہ شور کرتی ہر باغ میں بلبل دیکھ کر اوسکی آنکھ متوالی کل میں جسکی رکاب پلٹری تھا اوسکو آنچوچی گیا صدقے جس کا آنا ہے نہ نیا یارو</p>
حبیب	<p>کیا ہی آج بھینس میں ہے کتنی ہیں غم و غصہ کے یار چھوڑ دلا کے غم سے بین بزمین و آسمان کوئی لگا کے حال پیر آگاہی غم قاصد انک</p>

یار بازاری کی یاری کچھ نہیں
 سو تو بیچ دیا اک جہان کے آشنا
 آشنائی پر تراب اوٹکے نہ بھول
 ابھی وہ ہر جانی کمان کے آشنا
 اوٹل چاکل و دھڑوٹے چاہ بخدا
 نکل سکتا تارہ باہر کمان بلی کے کوچہ
 نہ قسمت جاگتی گزرا یہیں کدن لٹکا
 ہوا خند و یوں بلی میں جو سوچ نکل رہا
 وہ عارض کا غارتگر و خط و خال گیسو سے
 گریبا ندھو کسو واسن اوسٹل آستین پیچا
 کہوڑگان سی سوزن میں کھتا زلفون سے
 تراب و سکو لگانا ہو چو دل کو خرم پڑا بانگ
 گھر سے یرا ب تارک نہ یار آیا
 دل تجھے کس طرح قرار آیا
 کیا جنون موسم بہار آیا
 چشم نرگس میں کیا خار آیا
 آج اید بھڑوہ شہسوار آیا
 خوب بروقت اتھل سار آیا
 پھر نئی دھب سوا کی بار آیا
 یہ لہو و آن خرم و اکنوار آیا
 گر گیا نھا فستار جھوٹا وہ
 شور کرتی ہر باغ میں بلبل
 دیکھ کر اوسکی آنکھ متوالی
 کل میں جسکی رکاب پلٹری تھا
 اوسکو آنچوچی گیا صدقے
 جس کا آنا ہے نہ نیا یارو
 کیا ہی آج بھینس میں ہے
 کتنی ہیں غم و غصہ کے
 یار چھوڑ دلا کے
 غم سے بین بزمین و آسمان کوئی لگا کے
 حال پیر آگاہی
 غم قاصد انک

۴۴	چہ گئی زلف کی داغ پہ بو سیف قاتل سے قاسم بالا چرخ سولی پر کھنکھایا منصور دم بخور ہوں کہے سنیں بنتا نام لینے سے جسکے غم مٹ جا پھر لہو جاے دل اور سبکی طرف تن بتقدیر دیکھے کیا ہو	شک تمارے ہمیں مارا لینے ہتھیار سے ہمیں مارا اپنے اطمینان سے ہمیں مارا منبط اسرار سے ہمیں مارا ایسے غمخوار سے ہمیں مارا جس جفا کا رے ہمیں مارا دل کے کردار سے ہمیں مارا
۱۹۱	ہجر کا ہے تراب بوجہ بڑا اس گران بار سے ہمیں مارا	نہیں اب اس کچھ امید با کمال نہیں جوڑی سے تہاں جہاں شیشہ ذرا پست تہاں دلدار کو کیا محل سرا نراکت اس میں اتنی فطرت چپ گرا جنون میں ماتمہ سر لڑکون کو کیا سرا ہلو ہوں گنگا چپ سے دم نغمہ سرا
۱۹۲	تراب و سکونیت جان جو رسوا ہوا جگ میں محبت میں ہوا فانی ترا چون و چرا ٹوٹا	بیدم ہر تر تپاں جو سبیل نہ بچے گا کوئی دم کا ہر صمان یہ کمال نہ چوگا

سازگار است و هر که در این راه باشد
 و هر که در این راه باشد و هر که در این راه باشد
 و هر که در این راه باشد و هر که در این راه باشد
 و هر که در این راه باشد و هر که در این راه باشد

<p>هو گیا دم بین او سکا کام تمام تر بھی چتون سے جو ہوا کمال بی طرح دل پہ ورد ہے لاحق ایک ہو تو کسی سے کیسے آکے دیکھ کر محبو یار کستا ہے ہاں کون اوس سر پہ کہے جا کر</p>	<p>جس کو بائلی ادا سے کام پڑا او سکو تیر قصا سے کام پڑا مرض لا دوا سے کام پڑا عشق مین سوبلا سے کام پڑا محبو اس متلا سے کام پڑا محبو حسن لریا سے کام پڑا</p>
--	--

کیون رہے ہر تراب کونا کام
 نہیں تجھ کو گدا سے کام پڑا

<p>مری بیچ کا اک تار ٹوٹا مراد عشق نے کیا توڑ ڈالا شکستہ عشق فرود نون ہون کا جیلا اسی عشق تیرے دم قدم کمان کی شیخی و کیسی بزرگی پلاسائی ہے اب بھر کے سیا خیر ہو چکر نہ کیونکر محنت کو صراحی می کر جب سہ نہ لگی ہے</p>	<p>وہ کافر کا تو سب زنا روٹا دل او سکا بھی تو آخر کار ٹوٹا ادھر بیدل او دھر دلدار ٹوٹا سیا و شرم و ننگ و عار ٹوٹا مر اسب عوی و پندار ٹوٹا کہ ہر جبرعہ مین اک انکار ٹوٹا مر اتو شرم سر بازار ٹوٹا در گنجینہ اسرار ٹوٹا</p>
--	--

میں ٹوٹا اتھ سے اوس جت کر ایسا
 تراب ایسا نہ کوئی دیندار ٹوٹا

دل مجنون کی وہ توڑ پھاڑ
 دل مجنون کی وہ توڑ پھاڑ
 دل مجنون کی وہ توڑ پھاڑ
 دل مجنون کی وہ توڑ پھاڑ

دل مجنون کی وہ توڑ پھاڑ
 دل مجنون کی وہ توڑ پھاڑ
 دل مجنون کی وہ توڑ پھاڑ
 دل مجنون کی وہ توڑ پھاڑ

دل مجنون کی وہ توڑ پھاڑ
 دل مجنون کی وہ توڑ پھاڑ
 دل مجنون کی وہ توڑ پھاڑ
 دل مجنون کی وہ توڑ پھاڑ

٢٤

[illegible]

صبر کی رات گئی شکر کے دن آؤ تراب
یعنی بے منت غیر آج وہ یار آہو نجا

14A

ساسنہ سے پروا سکھ میں نہ ملے
 ہاتھ سے اوسکے میں بہت ہوں چلا
 نخل غم ابلی بار خوب بچلا
 عشق میں میں غضب یہ تین بلا
 اوسپا منوں کیسا کچھ بچلا
 مہرے پروا سکے جو تینے عطر ملا
 کیون نہ کاٹے رقیب اپنا گلا
 رہ گیا یا رہے حلا و ملا

گودہ کستار با بُرا او بھلا
 پیر نہ کوئی نام اوس پر پی کا لے
 ہجر میں دل ہوا سراپا درد
 اشتیاق انتظار نو مہدی
 جادو گر ہر جودہ برہمن والا
 رشک سی غیر ہاتھ ملنے لے
 اوسنو میرے گل میں ڈالے ہاتھ
 اب تو کچھ غیریت بہم نہی

دل میں جو ہے سو ہے زبان پہ نہ لا

149

دل سے اوسکا جیہشتیا گیا
سادہ روتی کا طوطا راق گیا
حسن کا سدا اور بیا راق گیا
مائیہ کینہ و عشاق گیا
عین جو دلت حسب اتفاق گیا
عاشقی کا نہیں بیا راق گیا

عیش و صل و عمر فراق کیا
یار کے تنہ پہ خط کفکھل آیا
روپ کچھ اور ہی بدن کا ہوا
کیون نہ عاشق سے اب گری اخلاق
سب کے کل لعل شوق کہنے لگا
دل سے تیرے ابھی تلک امی میر

کون اب بیکر
اوس کے چوہے کا سامان
اور اس کو وہ رستا جو مینوں پر
میں نے آرزو کیا ہے کہ میں
میں سے کہیں نہ دوں

۱۰

بہس کیون چوٹ گیا ملک ہوئی کیا نصیر لے کے جی ہنس تو اسی جان ہمارا

کیا ہوا ہنر جو اوست کو کیا رام تراب

نفس کافر تو مسلمان ہمارا نہوا

155

۱۲۲
 فصل فرمود مسلمان ہمارا سوا
 کیچو مان یار می حین کز محبتیہ نظر ہو گیا
 جو کل دستار تھا سو قرار دامن ہو گیا
 ایک سو امدین ہی کچھ رنگ گلشن ہو گیا
 در پہ لیلی کز نجانا گل سو کدغن ہو گیا
 رشتہ نزار حسب کار سمرن ہو گیا
 بہر مین عیاں کھمیر حیثہ و سادون ہو گیا
 رہنمای طرف سو کون او سکار درن ہو گیا
 دل ہمارا الیکو جو ہشیار پر فن ہو گیا

169

<p> کہ ہو تا دم واپسین آشنا بنیاد کوئی پختہ نشین آشنا وہ کافر کسی کا نہیں آشنا ہوا جب سے وہ بدبین آشنا کہ رکھتا ہوں اک نازنین آشنا </p>	<p> جسے کہ گواہین آشنا سب بہت دیگر اسوقہ نشین جسے کہ بچاؤ کے خدا نظر آتی ہر طرف چاندنی حیران و نازک پسندی می </p>
---	---

۱۶۹
 مستحق بستی مری عشق تین و سکر تراب
 چنگ لک عاشق بر زمین آید کھو تار تار
 کیا کوں قیس کی وحشی ہو کہا نسو نکلا
 لکھو مجنون او سوزندان دین بھٹایا تکی
 اس طرح گھر سے مر گیا جلد او دھر
 چھپ کر تاجر ستم جان کے وہ پیر صنف
 ستم دین کی آیامرود کی ہوسن تکی
 وہ تو ہو مور لقا او سکی گلی پر جنت
 عقل نے جھک کر پیسایا تھا شیخ متین تراب
 در عشق سوئی صاف یہاں ہو نکلا
 پھر تو سب کام سوال عاشق ہوا کیا
 ہر پیر و مجسمہ او سبت و ملاقات تیر
 صید وحشی ہو اسی غم سے شریا ہون
 سخت ظالم ہو بھی لی مری درد و رفت
 حیف و پشت سو دین تار ہو کیا کیسے
 اور گھر پرورش گھر تاتھ سو دو کو قلم
 سب پر قریں کی ادا کوں سے پوچھ کوں تراب
 ہار اس د انو میں خاک گرد سو استاد کیا
 ۱۷۰
 بندہ خست ہو اقدیر جہا نسو نکلا
 نام لیلی کا جو دین او سکی زبان ہو نکلا
 تیر خاتا ہو کہین جیسے کمان ہو نکلا
 یہ نیا ظالم او سی شوخ جوان ہو نکلا
 باہر اس وقت جو وہ اندر مکان ہو نکلا
 گھر میں او سکر جو گیا پھر نہ وہاں ہو نکلا
 ۱۷۱
 حلقہ شادیں ہیں جو
 وہ عارضین کو خوش
 ورق و گل کا غنیمت
 بھجی کبکبہ مر
 چھوڑو غنیمت
 سب کا شکر
 ۱۷۲
 جھوٹے دوست
 دہن سب کے
 دل او سکا
 دعا مجھ کو

بہارِ حیات میں ہر لمحہ کو بھر دے
بہارِ حیات میں ہر لمحہ کو بھر دے
بہارِ حیات میں ہر لمحہ کو بھر دے
بہارِ حیات میں ہر لمحہ کو بھر دے

پھر کبھی سطر کی یاد نہ کی
کیا ہم اک دلسر اوسکو بھول گئے
طالب و سکا تو اب صبر کا سن

عشق کی لقلعہ میں اوسکی تراب
دین و دنیا کا ماسرا بھولا

دل چھو ہاتھ لگا ہوسید کیا ہنشولا
جھک کر گزرتی خوش آتی نہیں بھول گئی یا
دل تو لگتا نہیں بے یار کیا ہے
سحر و سحر میں تو بالا ہو کر اروتا ہوں

زرد و زرشک کو کمر بکھینچ کر اب
زرد و زرشک جو پہنے وہ پیر و دولا

اوسنہ نہ کھلا کر اپنا مجھ کو حیران کر دیا
یار سیر می لگی تھی آنکھ کوئی واقف نہ تھا
بینہ اتھا عاشق میں سا ووسا مان کر دیا
کسل گیا پردہ مرا اسی عشق صدمت مجھے
ماتو اتنی سہرہ تھی جس پر کو تاب وصال
عشق کے سید انہیں اور کئی بھر قہر عاشق کی
اک واپس چھپتا ہوں لکواں جو ہو کر ہاتھ

دل کا کلام لکھ کر
دل کا کلام لکھ کر
دل کا کلام لکھ کر
دل کا کلام لکھ کر

کر کے وعدہ وہ بیوفا بھولا
وہ تو سب اپنے آہنا بھولا
خوش ہوا زحمت بلا بھولا
عشق کا جو کربا بھولا
عشق کا جو کربا بھولا
عشق کا جو کربا بھولا
عشق کا جو کربا بھولا

دل کا کلام لکھ کر
دل کا کلام لکھ کر
دل کا کلام لکھ کر
دل کا کلام لکھ کر

۵۲
 چون که درین بین منیر و امیر پیروز
 نماند و منیر و امیر پیروز
 چون که درین بین منیر و امیر پیروز
 نماند و منیر و امیر پیروز
 چون که درین بین منیر و امیر پیروز
 نماند و منیر و امیر پیروز

چون که چون بین منم تا باغی که در آن
گلها کند و کافه شمع میخساید
بیت کاظمی بپوشد که جگر مار دلا
تا نری غنچه یمن زنده دار دلا
علی علیا خدیجه آمدن چهار دلا

وہ تو دشمن کے چاہ میں آگیا ہے
وہ تو دشمن کے چاہ میں آگیا ہے
وہ تو دشمن کے چاہ میں آگیا ہے
وہ تو دشمن کے چاہ میں آگیا ہے

۱۔ سب سے پہلے اس کی دعا کی جائے کہ
 اے اللہ! میری دعا قبول فرما اور میری
 غلطیوں کو بخش دے۔ آمین

کے ہر ایک کلمے میں ایک نیا عالم ہے جس کا نام ہے عشق
 اور ہر ایک کلمے میں ایک نیا عالم ہے جس کا نام ہے محبت
 اور ہر ایک کلمے میں ایک نیا عالم ہے جس کا نام ہے وفا
 اور ہر ایک کلمے میں ایک نیا عالم ہے جس کا نام ہے کرم

ایک جلوہ دکھا کے کہنے لگا	تو ترسے درو کی دوا لایا
پھر دکھائی نہ ایک دن صورت	ہاں مجھ سے وہ ستوخ نہرایا

ترس آیا نہ مجھ پر تراب او سے
 مجھ کو عاشق سنجھ کے ترسایا

نہیں مجنون پہ سہا ہے کیا	یہ دیوانہ سنا یا ہے کیا
ہزاروں کا چین او سکوند کھلا	وہ دلیر داغ کھایا ہے کیا
نہ آ دل میں سے اسی خطرہ غیر	لشوریان سہا یا ہے کیا
وہ میرا خاتمہ دل کر کے ویران	سنا پھر گھر سہا یا ہے کیا
نہ لکڑا آہ کا سنہ سے دھوان کیوں	مرا سینہ جلایا ہے کیا
نکدہ قاصد وہ تیری یاد میں ہے	یہ دھوکا اور سہلایا ہے کیا
ہوا کس سے یہ آئینہ حیران	اوس کی جلوہ سہا یا ہے کیا
وہ کتا ہے ادھر کیا ہے او دھوکہ	یہ عالم سب بنایا ہے کیا

تراب اوس بت کا ہے کیا ناز بردار
 کیسے بار او سٹھایا ہے کیا

اوسنو و کو مے پتنگ کیا	عشق باز میلمین خوب جنگ کیا
خط کو میرے بنا کے کاغذ باد	پیٹا سہاڑا نہ چھہ درنگ کیا
کس کے بل سے وہ ہو گیا جھیل	کتنے شہر کے گولہ دنگ کیا
اور گھر پہونچا کھانسنے گولا بج	وم میں چیک صبا کو دنگ کیا

کے ہر ایک کلمے میں ایک نیا عالم ہے جس کا نام ہے عشق
 اور ہر ایک کلمے میں ایک نیا عالم ہے جس کا نام ہے محبت
 اور ہر ایک کلمے میں ایک نیا عالم ہے جس کا نام ہے وفا
 اور ہر ایک کلمے میں ایک نیا عالم ہے جس کا نام ہے کرم

کے ہر ایک کلمے میں ایک نیا عالم ہے جس کا نام ہے عشق
 اور ہر ایک کلمے میں ایک نیا عالم ہے جس کا نام ہے محبت
 اور ہر ایک کلمے میں ایک نیا عالم ہے جس کا نام ہے وفا
 اور ہر ایک کلمے میں ایک نیا عالم ہے جس کا نام ہے کرم

کجا نیا نہ کہ او سکوتر است
دل نبی کی سو آتی کا کل
کجا نیا نہ کہ او سکوتر است
دل نبی کی سو آتی کا کل

سحر میں ہلو غم یار نے سونے نیا رات گشت میں نہ گفام خوشیاں بعد مدت مری کل وصل میں مسرت جاگی درد و لسی لگی آنکھ مری یار کی بھی سو تو جاری ہوئی طوفان کیا آنکھوں کے جاگتے جاگتے آنکھیں ہوتیں صیاد کی لال قلیس سے کہو کہ بچیں رہی لیلی رات سحان کنجا بہر عاشق کو عبت کفنائیا	وصل میں لذت دیدار فرسوز نیا نالہ بیل طرار نے سونے نیا یار کے ناز بہرے پیار نے سونے نیا عمر بھر مجھ کو یہ پیار نے سونے نیا ایک پل دیدہ خونبار نے سونے نیا طیش مرغ گرفتار نے سونے نیا تیری رنجیر کی جھکا نے سونے نیا گور میں بھی وہ ستمگار نے سونے نیا
---	---

در گیا خواب میں کیا دیکھ کے تلوار تراب
رویت ابر و خمدار نے سونے نیا

کل میان نا صبح بہت یک جھک گیا سستو سہو غم تو دل دھکنے دگا اک سخن کی میر سے شہزادی ملی ساتی اپنی آنکھ دھکلا کے نکمہ کینچ کے دل ٹھیکیا مجھ کو بزدل پیر گیا آنکھوں میں کیا اوس خط کا بال مل گیا وہ غیر سے اب مجھ سے کیا بدگمان مجھ سے ہوا کیوں اس قدر	حال میرا دیکھ کے بچک گیا آہ کرتے کرتے سینہ یک گیا کہتے کہتے حال اپنا تنک گیا دو ہی ساعز میں تو ایسا جھک گیا آپسے اک دن نہ میں دانتک گیا ٹوٹ میرا شیشو ٹپک گیا اتحاد بھی و لچک گیا یادو کچھ دل میں قواو سک شک گیا
---	---

کجا نیا نہ کہ او سکوتر است
دل نبی کی سو آتی کا کل
کجا نیا نہ کہ او سکوتر است
دل نبی کی سو آتی کا کل
کجا نیا نہ کہ او سکوتر است
دل نبی کی سو آتی کا کل

سودا
کجا نیا نہ کہ او سکوتر است
دل نبی کی سو آتی کا کل
کجا نیا نہ کہ او سکوتر است
دل نبی کی سو آتی کا کل

موفق ای صفت کس که در این عالم
دهد کس که در این عالم
موفق ای صفت کس که در این عالم
دهد کس که در این عالم

شکل هر جو کوئی با هر دل دانا کو کسی و حسب سر دیوانه ناکه منطوقه کیا و لگو بالونین بھسار کھنا عاشق کو سدا در پرشتاق کھنا هر فن دکا نداری گاہک کو لگا کھنا هر اوس سے بحث یار و امید و عار کھنا پہلو سے یہ بات و سکوا قصد تو سدا بیر سے نہ کبھی ایند لبر کو جدا کھنا	ہر کسب ہر حسب کا تون میں لکھا کھنا خوب نشو و نما افراط یہ سحر نہیں کیا کونل دست کہ ہر منسکے چوئی نہ کندھا خود پیچھے رہا گھیریں اور پرستہ کچھ لاو غم اوس کے کتا نہیں کیلئے گا لہی ندی جسے عاشق کو کبھی اتار ستارہ یہاں آوے ساتھ اور کوست لہ ہر ابتوی دلیں بدر جو کوئی چاہے
--	--

موفق ای صفت کس کہ در این عالم
دهد کس کہ در این عالم
موفق ای صفت کس کہ در این عالم
دهد کس کہ در این عالم

جبکہ میں تراب پر بیٹھے وہ بیت دجو کیا دل کو مناسب ہے پہلو میں جھپکار کھنا
--

گلدر سوئے قفس ہر ذوق کیا قمریوں کے گلے میں طوق کیا کیا اداؤں سے حق جوق کیا حق نے فونی میں شجھو فوق کیا	کل نے جب بلیکون کا شوق کیا خوب یادوں کے سرچھین تو ذرا ب دل کے گشت و خون پرچ گو فلک پر چڑھا ہے بدر شیر
---	--

موفق ای صفت کس کہ در این عالم
دهد کس کہ در این عالم
موفق ای صفت کس کہ در این عالم
دهد کس کہ در این عالم

عشق میں کو ہے تراب تانا تو نر پیدا جو ذوق شوق کیا
--

سکھاؤں کوئی کیسے تباؤں بھسار کھنا جو گل سر ملکہ بائیس او سمیں خوشبو کا سرچھا	مجر استاد اینو جو کچھ علم ہنر ہو چھا نہیں خالی اثر سے صحبت مرشد کھنا
---	---

موفق ای صفت کس کہ در این عالم
دهد کس کہ در این عالم
موفق ای صفت کس کہ در این عالم
دهد کس کہ در این عالم

موفق ای صفت کس کہ در این عالم
دهد کس کہ در این عالم
موفق ای صفت کس کہ در این عالم
دهد کس کہ در این عالم

نفس جہنم کی آگ میں جلا رہا ہے جس کا دل دنیا کی باتوں میں مشغول ہے اور اس کی ہمت خدا کی راہ میں نہیں ہے

<p>۲۲۷</p> <p>سانس میرے تراب اوس سے کہی ہو کہیں بیدل ایسا نہ کوئی ہو جو نہ دیو ایسا</p>	
<p>نہ پروا نہ ہوں شمع اجنبی کا مسلمانوں میں سچ کہتا ہوں مانو وہ گوئے منہ کو اگر ہو گیا سار کرو بے یامیری عشق بازی مرا دل جانے یا دل اوسکا جاتے مرا دامن ہے تر آنسو سو مت کہ کہا بس کر لگی دل پر مرے چوٹ نہا رب ایک بولا ایک انا الحق</p>	<p>نہ دیوانہ ہوں بلبل سا چمن کا میں آنے شفق ہوں طفل برہمن کا جو گل بھولا چمن میں باہن کا سُنے ہے جب وقفہ خل میں کا کہوں کس سر میں اپنا مجیدین کا بڑھائی پاٹ کیا گنگ مہمن کا جو ہیں گنگا مر مر سرن کا منکا پڑا دونوں میں قصہ ماو من کا</p>
<p>۲۲۸</p> <p>تراب اوس سے انا سرزد کمان ہو جو افسر ہو شریعت کے تمن کا</p>	
<p>کچھ نہیں اعتبار دنیا کا نہ کھاوے نہ کھائے نہ حق تعالیٰ نے اوس سے لعن لہی مرد و نیکار کو کب آنے خوش وہ سبک ہو نظر میں فتنہ خار لگتا ہے اونکی آنکھوں میں</p>	<p>ہیچ ہے کار و بار دنیا کا روسیہ نابکار دنیا کا ہو نہ کوئی دوستدار دنیا کا دار ناپاں دار دنیا کا سر پہ ہو جسکے بار دنیا کا سب یہ باغ و بہار دنیا کا</p>

میں یاد دہان کر رہا ہوں کہ دنیا کی باتوں میں مشغول نہ رہوں اور اللہ کی راہ میں اپنی جان قربان کر دوں

مرا پیغام جو دنیا کی باتوں میں مشغول نہ رہوں اور اللہ کی راہ میں اپنی جان قربان کر دوں

دل زخمی کے پھر ٹانگو گئے ٹوٹ
 گڑھانا ہر مجھے وہ شوقِ ناحق
 وہ رشکِ حوریاں آنا کیسی طرح
 جو اس ہر مہین وہ گرمی سے آتا
 جو میرے درد سے غافل ہے یا پھر
 دل او سکا خود بخود دنیا سے اوتار

یہ شکر یار گھبرا یا تو ہوتا
 ترے کہنے سے شرمایا تو ہوتا
 قصور اپنا میں بخشایا تو ہوتا
 مری راحت کا سرمایا تو ہوتا
 وہ بیدردی کو سمجھایا تو ہوتا
 ذرا پاس اپنے بٹھلایا تو ہوتا

ترا یہ اس کا اعلان تھا چاہتا ہے
کہ چاہے اس کے حق میں جسے مایا تو ہوتا

<p>مجھے نزدیک بلوایا تو ہوتا الگ ہو مجھ سے کیا دل پاسے ہے بہت کرتا ہے شانہ مو شکافی سنوتا آئینہ سرگزستا بل وہ ظالم مارتا ہے گھاؤ پر گھاؤ جب آیا تیرا دوسرا بولا مخالف</p>	<p>مرسی دوری کا غم کھایا تو ہوتا جو آملتا تو کھیسے پایا تو ہوتا دراز لنون میں اوجھایا تو ہوتا تو اپنا حسن چھپکا یا تو ہوتا بھلا اک زخم سلوایا تو ہوتا کوئی دن اور ترسا یا تو ہوتا</p>
--	--

شراب اوس بن ہین کو تے چین
کسی صورت سے سہلا یا تو ہو تا

سچ کے جالیہ بنتی جو وہ نگار آیا
نظر جو اسکو تری آنکھ کا خاں آیا

[illegible]

دو کھانا ہو تو اپنی آستین کیا
کلیج بھول کے لار کا بھت جا کے
سجائون او سکھ دل میں کیا سمانی
ہمارے خاک دل اکسیر جانے
مری آنسو دیا میں آگ بھڑکے
نصیب ہو تو میں آخر بھی بات
فیہر سیکو ہندیں اپنے بھلے کی
نفل جائیگا جی عاشق کے ترن سے
کہاں تک ہجر میں ہو میر دہر آ

میں خود شامی ہوں اپنی چشم تر کا
جو دکھلاؤں میں داغ اپنے جگر کا
کہ قصہ آتا نہیں ہرگز ادھر کا
وہ طالب ہر اگر کھپے سیم وزر کا
اگر شوق او سکھ ہے نعل و گھر کا
کوئی ہر سان نہنیں جگ میں نہر کا
کلمہ میں کیا کروں اوسن پتھر کا
بکھرا تذکرہ اوس سے سفر کا
سے یہ سچ کون اٹھوں پھر کا

دو کھانا ہو تو اپنی آستین کیا
کلیج بھول کے لار کا بھت جا کے
سجائون او سکھ دل میں کیا سمانی
ہمارے خاک دل اکسیر جانے
مری آنسو دیا میں آگ بھڑکے
نصیب ہو تو میں آخر بھی بات
فیہر سیکو ہندیں اپنے بھلے کی
نفل جائیگا جی عاشق کے ترن سے
کہاں تک ہجر میں ہو میر دہر آ

دو کھانا ہو تو اپنی آستین کیا
کلیج بھول کے لار کا بھت جا کے
سجائون او سکھ دل میں کیا سمانی
ہمارے خاک دل اکسیر جانے
مری آنسو دیا میں آگ بھڑکے
نصیب ہو تو میں آخر بھی بات
فیہر سیکو ہندیں اپنے بھلے کی
نفل جائیگا جی عاشق کے ترن سے
کہاں تک ہجر میں ہو میر دہر آ

تراب اوس سنگدل کو خون کیا ہو
ترسی فریاد و آہ بے اثر کا

تو بندہ او سکھ چاہتا قدم پر چھکا دیتا
نجاتی کھینچے بھی اوسکی زلف کا فیہر چھکا دیتا
گلی سر او سکھ چھکا کون پتھر جی او سکھ دیتا
نہ وہ گالی چھکا دیتا نہ میں او سکھ دیتا
تو پھر کا ہیکو ہندی ہاتھ میں او سکھ دیتا
نکرتا ایسی خونریزی نہ تیرا خوشیا دیتا
چھن سے تجھ کو ابلیل میں اگدھ میں او سکھ دیتا

مچھو کر وہ بت کس رنگ لپٹا دکھاتا دیتا
نکھیا او سکھ لپٹا دیتا چھکا دیتا
نواصح ہر کج چھکا دیتا دان چھکا دیتا
محبت پڑ گئی تیرے چنگ و صلہ کو دیتا
اگر میں جانتا رنگ خناس خون ل ہو دیتا
جو او سکھ اتھ خون دیکھتا ہر جوم لیتا
ترسنا او سکھ پڑنے چھکا دیتا اگر آتا

دو کھانا ہو تو اپنی آستین کیا
کلیج بھول کے لار کا بھت جا کے
سجائون او سکھ دل میں کیا سمانی
ہمارے خاک دل اکسیر جانے
مری آنسو دیا میں آگ بھڑکے
نصیب ہو تو میں آخر بھی بات
فیہر سیکو ہندیں اپنے بھلے کی
نفل جائیگا جی عاشق کے ترن سے
کہاں تک ہجر میں ہو میر دہر آ

دو کھانا ہو تو اپنی آستین کیا
کلیج بھول کے لار کا بھت جا کے
سجائون او سکھ دل میں کیا سمانی
ہمارے خاک دل اکسیر جانے
مری آنسو دیا میں آگ بھڑکے
نصیب ہو تو میں آخر بھی بات
فیہر سیکو ہندیں اپنے بھلے کی
نفل جائیگا جی عاشق کے ترن سے
کہاں تک ہجر میں ہو میر دہر آ

وہ جس نے ہمارے دل کو اپنے دل سے جوڑا ہے
 وہ جس نے ہمارے دل کو اپنے دل سے جوڑا ہے
 وہ جس نے ہمارے دل کو اپنے دل سے جوڑا ہے
 وہ جس نے ہمارے دل کو اپنے دل سے جوڑا ہے

۲۴۲
 بن گیا تھا ملامت کا تراب
 عشق کے چند میں جیسے پڑ گیا

خوش یہ مرقہ شکر سیرا دل ہوا کیا ہوا ہم پر گئے اوس سے جدا وہ تو دل لیکر بنا محبوب حلق لوگ کہتے تھے سیماد م ہے امو تباہل پر شرے قریان مین کس طرح کیے نہیں تو حسابتا	چین شکہ سیرا گروا دل ہوا وہ تو اپنے پار سے واصل ہوا محجو بیدل بنے کیا حاصل ہوا اپنے عاشق کا وہی قاتل ہوا مجھ سے کہتا ہے تو کب گناہل ہوا دل تو تیرے ہاتھ سے بھسل ہوا
--	--

۲۴۳
 چین دل سوار گئی کو سون تراب
 دور وہ یا نسے چاک منزل ہوا

حیرت دیوانہ امی دل تو ہوا عشق میں جسکے گیا میں بکریوں چھوڑتے ہیں سب روانہ جاتے جس سے میں ورد کہتا ہوں چھ بچنس گیا دل زلف میں اک شوخ دیکھتے پڑتا ہوں وہی اب سب بھین ہنس کے وہ مجھ سے یہی کہتا ہے واہ عشق میں یا تو بیدل ہو تراب	مجنون ایسا کم کوئی عاقل ہوا یاد سے میرے وہ کیوں غافل ہوا راہ چلنا مجھ پر اب مشکل ہوا فقر میں ایسا میں نا قابل ہوا آپ کے عیام عشق لا یعقل ہوا یاد جو د علم یوں بسا ہل ہوا تو تو اپنے فن میں اب کامل ہوا جگ میں ایسا کون صاحب دل ہوا
---	---

دین اف
 دیوان شاہ تراب
 اسوانی و خروانی سے
 جب کو پیالہ تراب کا پینا
 اوس کو پیالہ تراب کا پینا
 اوس کو پیالہ تراب کا پینا
 اوس کو پیالہ تراب کا پینا

عشق کا
 عشق کا
 عشق کا
 عشق کا

نہری دھن کنین
 نہری دھن کنین
 نہری دھن کنین
 نہری دھن کنین

میں جو نسیب نہ کر دوں گی باز تو سراپ
تم تو آپس پر ہوئے تم پہ بڑھ گیا آیا

تو زنی یاد دلاور که جمعه ماوراسی ببلادیا
 کعبی عرض اینا چسبایا که منتهی سرتیغ او ببلادیا
 مرئی علفی کاچا و شور که کی دیگر میسر شو نکاز
 تر جمعی مست ساقیا بهت که کوفی ملاو
 او کی کسی غرض نمی ده که اگر کسی می لری
 میخکون که میخکون که خبر سیاه دام سحر
 کوئی او سکا یزد که بدین که کیا رسو سنین
 عیال بر کلف کمال بر غضب کسی شان
 عین کعبی بود افدا ی خلق سبک چسبایا
 عین کعبی بود افدا ی خلق سبک چسبایا
 کعبی بود افدا ی خلق سبک چسبایا
 کعبی بود افدا ی خلق سبک چسبایا

روایت ہائے موجودہ

جسے حق فرمائی استقامت نصیب
 الہی فقیرون کو تیرے نہ ہو
 تیرے دوستوں کا جو ہودشی

اوسیکو ہونی سب کرامت نصیب
 غم سیم و زرقا قیامت نصیب
 اوسو ایک دن ہو نہ امت نصیب

[illegible]

چو بین و که کاتب
 البیرونی بنام کسی شخص کاتب
 وندیسی یکی خواجه
 کتیاوی که کاتب
 جناب کی در کاتب
 و کیون که کاتب
 کچون کاتب
 در کاتب

[illegible]

هنگامی که ایستادند و از آنجا می‌رفتند

۱۰ عشق کچھ نہیں دیکھتا کہ جو کچھ دیکھتا ہے دیکھتا ہے کہ کچھ نہیں دیکھتا کہ جو کچھ دیکھتا ہے دیکھتا ہے کہ کچھ نہیں دیکھتا کہ جو کچھ دیکھتا ہے		۱۱ عشق کچھ نہیں دیکھتا کہ جو کچھ دیکھتا ہے دیکھتا ہے کہ کچھ نہیں دیکھتا کہ جو کچھ دیکھتا ہے دیکھتا ہے کہ کچھ نہیں دیکھتا کہ جو کچھ دیکھتا ہے	
عشق کچھ نہیں دیکھتا کہ جو کچھ دیکھتا ہے دیکھتا ہے کہ کچھ نہیں دیکھتا کہ جو کچھ دیکھتا ہے دیکھتا ہے کہ کچھ نہیں دیکھتا کہ جو کچھ دیکھتا ہے		ہوتی مسہوع اگر حبیب کی بات مانتا ہے نہیں طیب کی بات گل سمجھتا ہے عندلیب کی بات کوئی سنتا نہیں غیب کی بات	پھر نہ سنتا وہ کچھ قریب کی بات تیرے پیار کا عجب ہے مزاج یار کی سر مزیار ہی سمجھے کس سے کہیے مصیبت اپنی بات
عشق کچھ نہیں دیکھتا کہ جو کچھ دیکھتا ہے دیکھتا ہے کہ کچھ نہیں دیکھتا کہ جو کچھ دیکھتا ہے دیکھتا ہے کہ کچھ نہیں دیکھتا کہ جو کچھ دیکھتا ہے		۱۲ ہر سبب یار ہوسو نا خوش ہے ہر تراب اینو یہ نصیب کی بات	
عشق کچھ نہیں دیکھتا کہ جو کچھ دیکھتا ہے دیکھتا ہے کہ کچھ نہیں دیکھتا کہ جو کچھ دیکھتا ہے دیکھتا ہے کہ کچھ نہیں دیکھتا کہ جو کچھ دیکھتا ہے		بلکری ہوا سید سے مین ازاد کی صورت دکھلا دینا لک دن کسی صبا کی صورت جس وقت نظر پڑتی ہو جلا د کی صورت جاد کیو کسی صاحب رشاد کی صورت	جب سے نظر آئی ہو وہ شمشاد کی صورت اسی بلبلو پیچھے آفت میں تھارے او سو وقت کوئی دیکھے گندھار کی حالت منہ دیکے مشتاق عجب ہو تو ہو یارو
عشق کچھ نہیں دیکھتا کہ جو کچھ دیکھتا ہے دیکھتا ہے کہ کچھ نہیں دیکھتا کہ جو کچھ دیکھتا ہے دیکھتا ہے کہ کچھ نہیں دیکھتا کہ جو کچھ دیکھتا ہے		۱۳ کس طرح تراب اور کی عبادت مجھ تصویر دل میں تو مریس گئی استاد کی صورت	
عشق کچھ نہیں دیکھتا کہ جو کچھ دیکھتا ہے دیکھتا ہے کہ کچھ نہیں دیکھتا کہ جو کچھ دیکھتا ہے دیکھتا ہے کہ کچھ نہیں دیکھتا کہ جو کچھ دیکھتا ہے		کرتے ہیں عاشقوں سے وہی چوچلو او نسیر رکھائیاں نگر امی لاؤ بہت عارض کو تار زلف سے مت اپنا بہت آرام پاؤ جو ترے سائے تلے بہت مجھ سے تو ہم پیالہ ہوا ہو جلا بہت جو نعل عیش باغ میں ہو چو پلے بہت	ارے حسین ہو تو ہیں جو جلا بہت مشتاق تر رہیں جو ترے پیار و لطف سے اندر میرے غصے سے قیامت کا ہو طوف کیونکر نہ تجھ کو دیکھ کے بد ظن لگم پوچھو کوئی رقیبوں سے کیوں ہو کس لکھ شامت ہو باغیوں کی وہی خشک ہو
عشق کچھ نہیں دیکھتا کہ جو کچھ دیکھتا ہے دیکھتا ہے کہ کچھ نہیں دیکھتا کہ جو کچھ دیکھتا ہے دیکھتا ہے کہ کچھ نہیں دیکھتا کہ جو کچھ دیکھتا ہے		۱۴ عشق کچھ نہیں دیکھتا کہ جو کچھ دیکھتا ہے دیکھتا ہے کہ کچھ نہیں دیکھتا کہ جو کچھ دیکھتا ہے دیکھتا ہے کہ کچھ نہیں دیکھتا کہ جو کچھ دیکھتا ہے	

حسبِ حق لڑ گیا ہے سیفِ زبا ! | ہاتھ دین کیوں کمزور کیج اوریت

جانی میں اہل حق شرابِ جہان

بہارِ گیتِ بہار و لہوِ شیریں و شیریں

10.

چہرہ ہی بہین آپ بد گمان بہت
 عشق سر پہ بہین شکرے نشان بہت
 ہی مری و ملی داستان بہت
 کیا ہوا گرد و مہربان بہت
 اوس سے لیتے ہیں استخوان بہت
 جسے مارے ہیں نوجوان بہت
 ہم سے بدحوہ اونا تو ان بہت
 ہر فقیر دل میں عشق و نشان بہت

و وہی دیکھے ہیں کہ یہ جان
چشم سوز و خشک ٹھنڈی سدا
کس سر کیسے یہ کون عشنا ہے
ہم سوتا مہربان رہ رہیں
حبس کو پاتے ہیں عاشق صادق
یار و وہ شوق لعل آفت ہے
اوس کی کو چر میں لوستے ہیں
کچھ نہیں ہے فقیر کو کستی

سوشم چاہتے تھے اب جہان

حق نے ہم کو دیے مکان بہت

14

ہم کو دیدارِ یار ہے نعمت
ادسکو مشکِ تیار ہے نعمت
تندرستی ہمار ہے نعمت
صحبتِ یارِ غار ہے نعمت
فقر ہے غنیمت ہمار ہے نعمت

بابلون کو ہزار ہر نعمت
جنس پائی منزل یار کی بد
قدر صحت مرین سے پوچھو
وگھین شکر جو یار ہو کا ساتھ
کس سے کہیے مزہ فقیر کا

[illegible]

عشق کا بارش جان لیساف کی محبت
عشق کا بارش جان لیساف کی محبت
عشق کا بارش جان لیساف کی محبت
عشق کا بارش جان لیساف کی محبت

پیر شراب لگا لگا لال منجھ پر دہ
سہارا آئی قبا زرد یار نے پہنی
وہ لال مجھ کو دکھاتا ہے کیا سنگار
یہ رنگ دیکھ ہوا مجھ کو اعتبار

۲۶
دھڑ دھڑ سی ہو پہنے ہو خرقہ رنگین
لگا تراب پہ کیا گرد اور غبار بنت

پھر گئی انگلی میں کس لال بن کی صورت
کس طرح بگڑو میں اس سے جو بن نہیں آیا
لٹ پٹی پگڑی کھلی بال بندھا ہوا
کیونکہ نوشہر کی طرف رخ نکرو اک عالم
کیونکہ عاشق ہو ہی کیا ہی بنی ہوا
کیا سراپا دہ تراکت کہہ سنا بھی میں دھلا
اسی بنی شرم نگر جھانکے گونگھٹ سہرا
نچ میں دیکھ کوئی اوسکی شہانی قنار
ہاتھ میں چھوٹی لہو باندھ کر میں جھڑ
ہاتھ مانی کا قلم ہو جو لکھے اوسکی شبیہ

بس گئی دل میں جو بہ حال بن کی صورت
بعد از مدت یک سال بن کی صورت
بن گئی دلکی لیے جال بن کی صورت
ہو ز سر تا قدم اقبال بن کی صورت
بانج و زلف و خط و خال بن کی صورت
حسن و خوبی میں ہے کمال بن کی صورت
کھول پروردہ سکھ پال بن کی صورت
وہ تو جلتا ہے عجیب حال بن کی صورت
کیا قریب لاشی ہو مثال بن کی صورت
ہر غضب بیکر قتال بن کی صورت

۲۷
رنگ روپا دسکا قیامت ہے نہ بچھو چھو تراب
کرتی ہر مجھ کو تو پامال بن کی صورت

وہ نوکرتا ہو چپکے صید پہ چوٹ
تا صبح کیوں اودھرنہ پھر نہ دیکھوں
کھیتا ہے شکار پیر کی اوٹ
ہو گیا دل تو اوسکو دیکھو کھوٹ

دلیف تا کو فانی
دلیف تا کو فانی
دلیف تا کو فانی
دلیف تا کو فانی

کرم سے تکتا ہے اسکان رحمت
کرم سے تکتا ہے اسکان رحمت
کرم سے تکتا ہے اسکان رحمت
کرم سے تکتا ہے اسکان رحمت

تراپ تڑوہ چھل کر لڑو آج
بیرا بوجھ کر لڑو آج
بیرا بوجھ کر لڑو آج
بیرا بوجھ کر لڑو آج

تراپ اپنی گلی میں دیکھ کر محکومہ کتا،
بہت تم آجکل میری لڑائی ہو گیا
یارو دنیا کراہتی شقت ہو عبت
چند گز توب کفن قبر میں لیجانا،
قبر کی سطر کا فی ہو کئی ہاتھ زمین
کس قدر کھاؤ خوشخو میں کیا پاؤں
گنج قارون کا نہ کام آیا گیتا سخت فری
جو مقدر ہو ملکاد ہی بوسعی و تلاش
زندگی تھوری ہو کیا بانی کب آتوت
جسکی صحبت میں ہو کچھ اشر و کچھ حاصل

عاقبت کام نہ آئے گا کوئی حقے سوا
خلق ہو تجھ کو تراپ اتی محبت ہو عبت

روایت
خفا ہے بی طرح وہ تند خواج
وہ بیٹھا ہو غضب تیور سی چڑھا
عبت غنچہ دہن کنتی دین او سکو
سہارا آئی کہ یار آیا چمن میں
عباست کر پریشان لہ کے بال
نجانے کوئی اور کے رو برو آج
خدا عاشق کی رکھے آبرو آج
سنی ہو منے او سکی گفتگو آج
گلون کا ہو کچھ اور سی رنگ بو آج
پھنسا ہو دل مرا یان سو ہو آج

بیرا بوجھ کر لڑو آج
بیرا بوجھ کر لڑو آج
بیرا بوجھ کر لڑو آج
بیرا بوجھ کر لڑو آج

روایت نامہ نشانی جیم
بیرا بوجھ کر لڑو آج
بیرا بوجھ کر لڑو آج
بیرا بوجھ کر لڑو آج

بیرا بوجھ کر لڑو آج
بیرا بوجھ کر لڑو آج
بیرا بوجھ کر لڑو آج
بیرا بوجھ کر لڑو آج

کرتا ہے مجھ پر درمروت سے وہ شونخ کل اک ادا عجیب ہوتی یار سے ادا کیلیات اس کی یار نہ بھولا کہو اس سے دلیر شکر اس کو کے کس طرح کوئی اس طرح خوش نہوگا کوئی بلکہ یار سے کیونکر قسم نکھائیے اس کو نصیب کی		عاشق کو ملتا ہے جگہات سے وہ شونخ آنکھ میں بس گیا ہر مری ات سے شونخ یار پر لہو فن میں تو نہ بات سے وہ شونخ لیتا ہر دل قطف و مدارات سے وہ شونخ خوش ہو و دور دور میری ملاقات سے وہ شونخ بہم ہر جس کے حق کی عنایات سے وہ شونخ	
معتوق ہو رہا بس میں سیکے کہ میں تراب بہن میں تر ہو رہا کر امانات سے وہ شونخ		اوست کی آنکھوں میں ہے کیا خوب گلین سرخ آنکھوں میں ہی عکس ہے ہر تر و لب کی خود ہو نہ تر سرخ ہر گل لعل خندان تھم جانے بہت رونہ و باوا اس صحر سوئی کہ نہیں کہ سفید السنو کہ قطر خوشید اسو سے دیکھتے جیتا ہر شفق میں	
جلتا ہے تراب الی ترے شعلہ میں سے گرمی ہو نگر مگر کوئی نہ ہو جبین سرخ		پھر ادھر عراج نہیں ابرو خدا کا سرخ ناصی آئینہ نہ او دھر میں کبھی پیر کا	
پھر گیا ہاں کہ ہریار کی تلوار کا سرخ خمر اہو گا او سی طرف جد ہریار کا سرخ		ایں قیامت میں ایسی دعا کی کہ ایں قیامت میں ایسی دعا کی کہ	

کرتا ہے مجھ پر درمروت سے وہ شونخ
کل اک ادا عجیب ہوتی یار سے ادا
کیلیات اس کی یار نہ بھولا کہو اس سے
دلیر شکر اس کو کے کس طرح کوئی
اس طرح خوش نہوگا کوئی بلکہ یار سے
کیونکر قسم نکھائیے اس کو نصیب کی
عاشق کو ملتا ہے جگہات سے وہ شونخ
آنکھ میں بس گیا ہر مری ات سے شونخ
یار پر لہو فن میں تو نہ بات سے وہ شونخ
لیتا ہر دل قطف و مدارات سے وہ شونخ
خوش ہو و دور دور میری ملاقات سے وہ شونخ
بہم ہر جس کے حق کی عنایات سے وہ شونخ
معتوق ہو رہا بس میں سیکے کہ میں تراب
بہن میں تر ہو رہا کر امانات سے وہ شونخ
اوست کی آنکھوں میں ہے کیا خوب گلین سرخ
آنکھوں میں ہی عکس ہے ہر تر و لب کی
خود ہو نہ تر سرخ ہر گل لعل خندان
تھم جانے بہت رونہ و باوا اس صحر
سوئی کہ نہیں کہ سفید السنو کہ قطر
خوشید اسو سے دیکھتے جیتا ہر شفق میں
جلتا ہے تراب الی ترے شعلہ میں سے
گرمی ہو نگر مگر کوئی نہ ہو جبین سرخ
پھر ادھر عراج نہیں ابرو خدا کا سرخ
ناصی آئینہ نہ او دھر میں کبھی پیر کا
پھر گیا ہاں کہ ہریار کی تلوار کا سرخ
خمر اہو گا او سی طرف جد ہریار کا سرخ
ایں قیامت میں ایسی دعا کی کہ
ایں قیامت میں ایسی دعا کی کہ

کرتا ہے مجھ پر درمروت سے وہ شونخ
کل اک ادا عجیب ہوتی یار سے ادا
کیلیات اس کی یار نہ بھولا کہو اس سے
دلیر شکر اس کو کے کس طرح کوئی
اس طرح خوش نہوگا کوئی بلکہ یار سے
کیونکر قسم نکھائیے اس کو نصیب کی
عاشق کو ملتا ہے جگہات سے وہ شونخ
آنکھ میں بس گیا ہر مری ات سے شونخ
یار پر لہو فن میں تو نہ بات سے وہ شونخ
لیتا ہر دل قطف و مدارات سے وہ شونخ
خوش ہو و دور دور میری ملاقات سے وہ شونخ
بہم ہر جس کے حق کی عنایات سے وہ شونخ
معتوق ہو رہا بس میں سیکے کہ میں تراب
بہن میں تر ہو رہا کر امانات سے وہ شونخ
اوست کی آنکھوں میں ہے کیا خوب گلین سرخ
آنکھوں میں ہی عکس ہے ہر تر و لب کی
خود ہو نہ تر سرخ ہر گل لعل خندان
تھم جانے بہت رونہ و باوا اس صحر
سوئی کہ نہیں کہ سفید السنو کہ قطر
خوشید اسو سے دیکھتے جیتا ہر شفق میں
جلتا ہے تراب الی ترے شعلہ میں سے
گرمی ہو نگر مگر کوئی نہ ہو جبین سرخ
پھر ادھر عراج نہیں ابرو خدا کا سرخ
ناصی آئینہ نہ او دھر میں کبھی پیر کا
پھر گیا ہاں کہ ہریار کی تلوار کا سرخ
خمر اہو گا او سی طرف جد ہریار کا سرخ
ایں قیامت میں ایسی دعا کی کہ
ایں قیامت میں ایسی دعا کی کہ

چمن میں ہر تہہ ہاتھوں سے الامان صیاد
 چوباغ سنہرے دکھاتا ہو باغبان صیاد
 جو لیکے پھولوں کی بدھی پھیر دیاں صیاد
 پڑی نہ ٹوٹ کہیں تجھ پہ آسمان صیاد
 پڑی نہ پانچھن تیرے بھی پڑیاں صیاد
 اگر مہربان ہو او سپہ مہربان صیاد
 وہ باغ کیوں ہو سونا بس جہان صیاد
 نہو گا مجھ سے کوئی صید ناتوان صیاد
 جو اہل حرص میں اونگھ کر اک جہان صیاد
 تراب کیوں نہ کر فار خویر دیاں ہو
 کہ زلف دام ہو اور روی دلبران صیاد
 سرخ رو ہے وہی جو ہو رخ زرد
 عشق رکھتا ہو سوز ہو یا درد
 نالہ گرم ہو دی یا دم سرد
 اب تو ہم کہیلتے ہیں عشق کی نزد
 میرے نزدیک ہر بڑا ہی مرد
 چاہیے مرد کی تنہاں اک کرد
 کیے او سکو تراب فرد الفرد
 کیے بڑے پیر او سے جو ہو بیدرد
 مہر ہے عشق کا سخن کیا ہے
 ہجر میں اور کیا ہو عاشق سے
 جیتیں یا مرین ہوئی ہو سو ہو
 سب سے چھوٹا جو آپ کو جانے
 کس طرح بے عمل ہے درویش
 نہ رہے جسے وہی کا علم
 جو داد گر نہ خاویجے کو خیر باد
 چاہیے عشق میں نالہ کو ہم غم خیز باد
 چاہیے ہم کو سوز کو درد کو سوزی سوزی
 خیمہ خیمہ جو او سے شاد کو یاد کو یاد
 جو کوئی دل میں نہ ہو تو درد کو درد
 جو کوئی دل میں نہ ہو تو درد کو درد
 جو کوئی دل میں نہ ہو تو درد کو درد

ہر تہہ ہاتھوں سے الامان
 چوباغ سنہرے دکھاتا ہو باغبان
 جو لیکے پھولوں کی بدھی پھیر دیاں
 پڑی نہ ٹوٹ کہیں تجھ پہ آسمان
 پڑی نہ پانچھن تیرے بھی پڑیاں
 اگر مہربان ہو او سپہ مہربان
 وہ باغ کیوں ہو سونا بس جہان
 نہو گا مجھ سے کوئی صید ناتوان
 جو اہل حرص میں اونگھ کر اک جہان

ہر تہہ ہاتھوں سے الامان
 چوباغ سنہرے دکھاتا ہو باغبان
 جو لیکے پھولوں کی بدھی پھیر دیاں
 پڑی نہ ٹوٹ کہیں تجھ پہ آسمان
 پڑی نہ پانچھن تیرے بھی پڑیاں
 اگر مہربان ہو او سپہ مہربان
 وہ باغ کیوں ہو سونا بس جہان
 نہو گا مجھ سے کوئی صید ناتوان
 جو اہل حرص میں اونگھ کر اک جہان

سرخ رو ہے وہی جو ہو رخ زرد
 عشق رکھتا ہو سوز ہو یا درد
 نالہ گرم ہو دی یا دم سرد
 اب تو ہم کہیلتے ہیں عشق کی نزد
 میرے نزدیک ہر بڑا ہی مرد
 چاہیے مرد کی تنہاں اک کرد
 کیے او سکو تراب فرد الفرد

یہ دل مبتلا ہو یا چھپس
یہ بت غنچ لب پر یا قصہ پر
عشق کتر ہرین و سکویا قصیر
سحر کیو پھر اور سکویا تیسر
اور سکوت بیکر کیو یا قفس پر
ہر وہ زلف سیاہ یا گلگیر
ہر یہ انعام عشق یا تفسیر
یار کی خاک کیا ہے یا اسیر

یہ دل مبتلا ہو یا چھپس
یہ بت غنچ لب پر یا قصہ پر
عشق کتر ہرین و سکویا قصیر
سحر کیو پھر اور سکویا تیسر
اور سکوت بیکر کیو یا قفس پر
ہر وہ زلف سیاہ یا گلگیر
ہر یہ انعام عشق یا تفسیر
یار کی خاک کیا ہے یا اسیر

یہ دل مبتلا ہو یا چھپس
یہ بت غنچ لب پر یا قصہ پر
عشق کتر ہرین و سکویا قصیر
سحر کیو پھر اور سکویا تیسر
اور سکوت بیکر کیو یا قفس پر
ہر وہ زلف سیاہ یا گلگیر
ہر یہ انعام عشق یا تفسیر
یار کی خاک کیا ہے یا اسیر

صید کر کے نہ کہ خدا جاسے
بولتا ہر نہیں کسی سے صنم
چاہ خوبن کی کچھ گستاہ نہیں
ایک چتوڑی او سکی کام کیا
جد سے اپنی گروہ چسپا آئے
شہر و سحر جو گرم صحبت ہے
تو زور سوا کیا مجھے ایسا
گرد ہر جسکے آگے دولت سب

دل میں بھر در عشق او ٹھٹھا ہے
اگر خبر جلد اسے تراب کر پیر

یہ دل مبتلا ہو یا چھپس
یہ بت غنچ لب پر یا قصہ پر
عشق کتر ہرین و سکویا قصیر
سحر کیو پھر اور سکویا تیسر
اور سکوت بیکر کیو یا قفس پر
ہر وہ زلف سیاہ یا گلگیر
ہر یہ انعام عشق یا تفسیر
یار کی خاک کیا ہے یا اسیر

لگا لے اپنی چھانی سے کرم کر
تو خاطر او سکی ست غیر و نسیم
و عاقبت ہم باذن ایسہ دم کر
نہ اپنی عاشقی میں مستم کر
تو بلبل مانتہ مالی کے قلم کر
گیا تھا مجھ سے کیا قول و قسم کر
یہ غفلت او سکی پرچہ میں رقم کر
اکھی دل سے میرے دور غنیم کر

نہ عاشق پر بہت جو دستم کر
بہت رسوا ہوا یاری میں تیری
تو انچو بید لون پر اسے سیجا
نہ او نکو دیکھ کے محبوب ہو جا
بہری شاخ او سنر گل کی کاٹ ڈالی
پھر اب تک نہ گھر سے یار ہے ہے
ترجہ صد توہین امی اخبار دالے
کہان تک ہر نہیں غلکین رہے دل

یہ دل مبتلا ہو یا چھپس
یہ بت غنچ لب پر یا قصہ پر
عشق کتر ہرین و سکویا قصیر
سحر کیو پھر اور سکویا تیسر
اور سکوت بیکر کیو یا قفس پر
ہر وہ زلف سیاہ یا گلگیر
ہر یہ انعام عشق یا تفسیر
یار کی خاک کیا ہے یا اسیر

<p> لکھا مٹھرجو قیل و قال کرے سو ہی بچان اور سکو نسبت کیا بچہ مشاطہ سانپ کا لے سے دو مچھو جان کے بھگاتا ہے داغ لکھایا اور مٹھ سو آفت نکلیا </p>	<p> زلف کردور اور تسلسل پر ہر یہستان محض سنبھل پر ہاتھ رکھیو سنبھل کو کا کل پر کیا کون یار کے تجاہل پر آفسدین دل سے کھل پر </p>
---	---

اوس نے کیا ہو تراب فکرِ عاش
جس کی گزران ہو تو کل پر

<p>وہ چڑھے فوج لیکے کابل پر ہر بوسند نشین قافل پر سا قبا ایک ساعند کل پر و جد آیا صد اہر قل قل پر خشن دین یار کے کابل پر یار آئے جورات کو پل پر</p>	<p>جس کا اقبال ہوسنر پر اوس کے گیا بند و بست ملک کا ہو ہو گئے تیرے دست نگر محتسب کے لوٹ پوٹ ہوا واہ کیا کیا سنگار کرتا ہے و کیم وریا یہ چاندنی کی سیر</p>
--	--

میں تو صدقہ ہوں جان دو گرا

۶۹
 در شهر سوادکوه
 دوانه کبیرا بولیدین بر مرآتاشا تو کبیرا
 مطب بولیدین کبیرا بولیدین کبیرا
 بولیدین کبیرا بولیدین کبیرا
 بولیدین کبیرا بولیدین کبیرا

کے خیال سے کہ میں نے اپنے دل کی بات کہی ہے
اور اس کی وجہ سے اس نے مجھ کو تنہا کر دیا ہے
میں نے اس کی بات کو سنا ہے اور اس کی بات کو
میں نے سنا ہے اور اس کی بات کو میں نے سنا ہے

کھنڈہ کمر پالکی و ماتی پر عین ہو فوج پر مغز و اپنی شاہ زمان اوسیکو ناز پر اپنی جمال عارض پر عجیب چاب لکھا محجو یار نے یارو	نگاہ جسکی ہو دریا کی و شہابی پر غور و دل کو ہوتا گنبدین براتی پر خیال جسکو سنیں کچھ کمال ذاتی پر گلہ لکھا تھا میں اوسکی کم التفاتی پر
---	--

تراپ پھر نہ کبھی محجو نامہ لکھا اور جواب نامہ یہ دھر کھیا اپنی جھاتی پر
--

نوک مڑہ یار سے نشہ تر کے برابر ہر چند گلستان میں گل اندام بہت ہیں کیا آپ ہو کیا آپ ہے اس جو ہری آدیکہ مر مر کو عشاق کسی سے ہوا نرم دل و دین چھین چھین تو جیتو چھو کا عشاق گلی میں ہی کیوں خاک چھایا کیا شور قیامت ہو عجیب فتنہ ہو ریا وہ صاحب لولاک ہو اور ختم رسالت	خونریزی میں ابرو بھی ہو خون کو برابر خوش قد نہیں کوئی سرو صنوبر برابر آئینہ میں ہو لعل اور گوہر کے برابر خوبون کا دل سخت ہو پتھر کے برابر کوئی جال نہیں زلف معین کے برابر ہو خاک شکر در کی اونچین کو برابر جب یار کھڑا ہو مرے بستر کے برابر ہرگز نہیں کوئی میرے پیہر کے برابر
---	--

آزاد ستارچ میں تراپ ایک نہ لکھا کوئی اہل ملاست ہو قلم کے برابر

میں تجسبو مانگتا ہوں خدا خاتمہ بخیر ایمان کی سلامتی ہے خیر و عافیت	کرو و کرم سے اپنی مرا خاتمہ بخیر سیری تو ہے ہمیشہ دعا خاتمہ بخیر
---	---

فصل خاص ہو گا ترا خاتمہ بخیر
عالم کنگ نامہ جہانگیر
میں نے اس کی بات کو سنا ہے اور اس کی بات کو
میں نے سنا ہے اور اس کی بات کو میں نے سنا ہے
میں نے اس کی بات کو سنا ہے اور اس کی بات کو
میں نے سنا ہے اور اس کی بات کو میں نے سنا ہے

میں نے اس کی بات کو سنا ہے اور اس کی بات کو
میں نے سنا ہے اور اس کی بات کو میں نے سنا ہے
میں نے اس کی بات کو سنا ہے اور اس کی بات کو
میں نے سنا ہے اور اس کی بات کو میں نے سنا ہے

کے ہونے کی خبر سے ہر آدمی کی حالت بدلتی ہے اور ہر آدمی کی فکر اس کی طرف مائل ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر آدمی کو اپنے لیے یہ خبر پتہ چلانی چاہیے کہ کون کون سے لوگ اس کی طرف مائل ہیں اور کون کون سے لوگ اس کی طرف متعصب ہیں۔

مست کو ہر سو کوئی یاد کے جانی کی خبر صبر و آرام کیا دل ہو نکل عشق میں آہ حال محبوب کی خبر نہ کہو بلی نے دکھو یاد تری بیوی نہ کہہ کان پر تہ کھول دو آنکھ ابھی ہوش کی چہن چہن ہر وہ اتان لگا کان نہ آیا نہ گیا	اور چاہے سو کو ساری ماز کی خبر عقل سو کھد کر مری پتھر خزانہ کی خبر کون پہنچا دھو دھان اور دوا کی خبر لو کہ چٹائی نہ گماندار نشانہ کی خبر کان میں دسو جو کھوٹ سرائی کی خبر یہ تو ہے خبر صادق نہ ٹھکانہ کی خبر
---	---

ہم سو خوب و سو بدی یاد فراموش تیرا ہر فقط او سو مری یاد بھلائی کی خبر
--

کوئی شہر نہیں شہر بدی کی برابر جسد نسو دھان کی ہر محمدی سکونت جس ماہ مبارک میں ہوئی اوسکی ولادت گوئی کی کشتی تھی بڑی بھنی و چوری مجھ سے نہ کوئی طور کی کوئی خط و نصرت موج میں خوف پہ چہرہ اکبہ ہر حضرت ہاتھ نہ کسی خاک محمد کے قدم کی ایسی اعلیٰ اوسکی گل اندامی کی کیا بار	ہر زہ و دھان کا ہر گینے کی برابر شیر ہو اتا بوت سیکنے کے برابر ہو کون مینا دہ سینے کے برابر لیکن نہ محمد کے سینے کے برابر کیا مسجد نبوی کی ہونے کے برابر جیریل تھا سامنے گینے کے برابر رکھو وہ کفن میں اوس سینے کے برابر چہرہ نہ گلاب اوسکی پسینے کے برابر
--	---

پھر تراب اوسکی اجماعت میں جو کدھر پھر کوئی نعمت نہیں سینے کے برابر

یہ خبر ہر آدمی کی زندگی میں ایک نیا دور لگاتی ہے۔ اس سے پہلے آدمی اپنے لیے صرف اپنے لیے فکر کرتا تھا، اب اس نے دوسروں کی فکر بھی کرنا شروع کر دی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر آدمی کی زندگی میں ایک نیا دور لگتا ہے۔

یہ خبر ہر آدمی کی زندگی میں ایک نیا دور لگاتی ہے۔ اس سے پہلے آدمی اپنے لیے صرف اپنے لیے فکر کرتا تھا، اب اس نے دوسروں کی فکر بھی کرنا شروع کر دی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر آدمی کی زندگی میں ایک نیا دور لگتا ہے۔

[illegible]

جسے آنکھ اوس کی پھر نہ کہہ سکتا
وہ صوفی پھر نہ بین کلیونین اوس کی پھر نہ کہہ سکتا

غم بیگانہ کا ناچہ نہ بیگانہ کی فکر
بیگانہ گروں کو دھین دھان کی فکر

فلاخ الیال سو رستو سو الک بدیہ تہر آب
او سو کو کا نہ کر ذکر نہ جانے کی فکر

میر قاصد کو خدا کی لیسے غمناک نکر
 ایسی زمینیں ہوتا ہوں کوئی آزر دہ
 ہوتا عشاق قیامت میں شہر آشور
 کہ وہو کہ میں لپیٹا ہوں شکر دہن میں
 ہی تو عاشق کی پیو جاتی ہیں ہمراہ رکاب
 پڑی ہوئی کہیں رند کے گھر و حشر

دیکھ لے خط کو مگر مہر نہ ہو چاک نکر
 ناخوشی اوسکے تو اس پر ظالم سفاک نکر
 دور دراز سے بہت گردشِ اطلال نکر
 جھاڑ اس کی نہ برباد مری خاک نکر
 دیکھ گلگون کو بہت تنہا و چالاک نکر
 محنت کی بہت جستجو و تاک نکر

اسقدر اوسپنه و گجان کمان تراب
منه لگاموت نه اوس شوخ کو بیایا نکر

بسیار کسکو نشانه تنی خدنگ است و نگوئید سراسر
 به جای بسیار تو میسر آید که در آنکه بگویند که
 و کلاه از میان لجام تمام شکل حیاتی
 بنیدین پلان این سیم در کاه این محتاج
 که این که سیم در کاه این محتاج
 و سیم در کاه این محتاج
 و سیم در کاه این محتاج

[illegible][illegible]

[illegible]

توڑ کر پھر چڑھنا دشوار ہے ممکن نہیں
دکان پر جانکوب میں تیر کیڑا تھا ماتھے
توڑ دیر رشتہ محبت کا مری امی بھین

دل تو عاشق پر تراب و سوس جبین پر
چاند کی صورت پر صد سوس جبین پر چکور

چھیرت بیل کو ای صتیاد ہنگام بہار
 کیون شکرین بیل و گل کو غلڈ الوی تو
 دیکھ تو کیا جی اوٹھ پر مرد و بیا دخرن
 گل اعلیں ہر کیون نومخ چین کو بیکی
 اچن ہر بیاری کی آج ہر روز بہت
 لڑکچن تاجوانی یون رہا و سکا جہا

صبر کر چندر گدز جاسے دہر یام بہار
 دور کر غلام چین سو دام با دام بہار
 باغ مدین لائی صبا جسد سو پیغام بہار
 پھول جاتی تھی خوشی و شگے جو نام بہار
 لڑکھوئی زرد نرگس کی بنا جام بہار
 جس طرح گل ہو دم آغاز و انجام بہار

کسطح ده رنگ بود بر کل شمال هو تراب
چو صبحی رخ فزان یکسو کبھی شام بهار

<p> خط کو آنے ہوا جمال آہنہ عشق کا ہو گیا کمال آہنہ چاہ اود سپر ہوئی دیال آہنہ وہی کرنے لگا سوال آہنہ ہو گیا غم سہی پایال آہنہ </p>	<p> صحن ماریں کو ہر زوال آہنہ کیون شیریں ہر دل پڑے پھیکا جس پر چاہانہ دوستی کا نہیہ جس کو دعوی تھا پر نیازی کا باز آیا نہ عاشقی سے تراب </p>
---	--

[illegible]

سرمایہ کے رفیقین کے
سرمایہ کے رفیقین کے
سرمایہ کے رفیقین کے
سرمایہ کے رفیقین کے

سرگزشت پناکمانتک میں کوئی شخص سحر آ

قصہ عاشقی طفل بر بہرے دراز

روایت سین مہملہ

حوص سے پھر تار ہر گاہ تک مثل گیس
بندگی میں در اس سے زیادہ کیا ہو سو دفع
خیر کے خطر کی بجائے نہیں جاگہ ہی
چاہو دریا پہ چلو چاہو ہوا پر چوں بطور
اختیار اور سکون پر نام پر تہمت ہو بلکہ
وہ غنیمت پر غریب کوئی دم غافل نہو

غم اگر کوئی میرا نہ سالی میں تراب
حیف غفلت میں ہماری کٹ گئی اتنی برس

سنو سے کبھی جہان سے اوداس
پھر اوداسا وہ کب لگاتے وہاں
کل سے کچھ اور سی رنگ ہے گل کا
جھاں تک اس طرف نگر صبا و
دل میں سے اوداسی پڑ جائے
یار و مجھ سے کچھ نہ ہو چھوٹم
جس کے نزدیک کچھ نہیں دنیا

ہم تو اب ہو گئے وہاں سے اوداس
ہو تو آزاد حسیں مکان سے اوداس
آج بیلبل ہی بوستان سے اوداس
ہو تو بہرین شہر آشیاں سے اوداس
شاہ بولے جو چھوڑیاں سے اوداس
دل مرا اب ہوا کہاں سے اوداس
وہ تو رہتا ہے اس جہان سے اوداس

سرمایہ کے رفیقین کے
سرمایہ کے رفیقین کے
سرمایہ کے رفیقین کے
سرمایہ کے رفیقین کے

اس جہان کو کوئی پہاڑ اوداس
اس جہان کو کوئی پہاڑ اوداس
اس جہان کو کوئی پہاڑ اوداس
اس جہان کو کوئی پہاڑ اوداس

در ویش کو اندر طباقین بی یز
کامل که گر انکو ناقص تو هر کامل
در ویش کو کجی که نه اگر سو تو کجی
هوشا که گدائی که بر بند ویش بر سائل
از مائنه و اندر کوئی طاقت در ویش
در ویشی که دعوی هر بیت غفلت در ویش
هوس تو می که گئی که حضرت در ویش
یه شامت در ویش بر اور ویت در ویش
بر لای ترا سپا و سلی خدا حاجتین سپا
بر لای هر کوئی صدق هر اک حاجت در ویش
انسان را میس که شخص کو دنیا کی تلاش
مال و زون کو زیاده هر طبع دنیا کی
گری کار خاغر بیو نکو هر مطلق لباس
خلعت فاخره لیلی به سزاوار
محتسب بر او و هر جستجو باده کشان
ماریا هر بی عاشق کو جلالت هر بی
خوش پوشش عمده هنرین او نکو زیبا
گر بی پوشش او سکو نه که هر ده لباسی
اس جهان بین کوئی هر کا طلب سخا
زاد اندر هر در و حوت اسما نه کر
بیس غنیت هر جسمی که چندی هر عقی کی تلاش
هر محتاج کو هر روزی فردا کی تلاش
نازل نذا سو نکو هر جانیه یار کی تلاش
او سو مجنون کو تو هر دامن صحر کی تلاش
هر پستو نکو او و هر ساغر غصه کی تلاش
یار کو هر ذکر کون سیح کی تلاش
قدرتین که تو هرین جو در خیر علی کی تلاش
جو که هر کو هر اطللس و دنیا کی تلاش
کسیر اعلی کی طلب که هرین او بی کی تلاش
چا هر شام و هر تجمک و سحر کی تلاش
فی الحقیقت که نفس بند هرین ترا
بند هر حق هر و هر جسم کو هر سولی کی تلاش
دوران شاه زار
صفت دل به مریه سخن بر هر
دل کلایه خطا کامل شکین
مغفرت هر انوار سپهر تا هر نفس
سندل هر کجی که هر بی هر نفس
مغفرت هر انوار سپهر تا هر نفس
سندل هر کجی که هر بی هر نفس
مغفرت هر انوار سپهر تا هر نفس
سندل هر کجی که هر بی هر نفس

روایت ضابطہ منقوطة

الکدن رقیبوتیو کیلا او سے پایا
رندان و خراباتی و او با شجہ صبر سون
آینکا عیادت کو کسی روز تو مشفق
حکمت سہمیں خالی ہو قفل اوسکا لکھنا
کس طرح کہوں کہ او میرا نہ دین بار
دیکھنا لکھنا غیر سے مجلس کیا اوٹھ

مردم نہ کہ او سکوتراب اپنی گرم سے
آوی جوئے در یہ کنہگار تخصیص

تیر شتاق کیون بھی ہو دیدار کی جس
آج وافر کیے آہ چھنسا جال میں کا
دیکھ کر اشک مسلسل سے لڑی ہوئی کی
اپنی شتاق کی خواہش نہو معشوق کو کیوں
اس طرح یار کا سنہ تاک باہر زائد
دل لیا جان لیا تو بھی نہیں قانع
واقعی آدمی ہوتا ہے برصا دی میں جریں
غم سے ہر آن جو مٹا ہوا ہو کوئی پر سار

گدڑی اور کھنی ہیں جو بنا ہو ازاد
کیون تراب و سکور ہو جیتہ و دستار کی

روایت ضابطہ منقوطة

ساتھ اوس کے لگے بہت دیر تیار
زائد نہ او دھر جائیو زینا نہ صبر
عاشق تو ہوا اس کے سہارے نہیں
آزار مجھ پر ہر دل آزار تخصیص
جاؤ جو کوئی او سطرک کیا تخصیص
بیٹھا جو کر میں میں بھی یا تخصیص

مردم نہ کہ او سکوتراب اپنی گرم سے
آوی جوئے در یہ کنہگار تخصیص

جس طرح ہو کسی جتا جو دیدار کی جس
دشمن جان ہوئی منع کر قیاس کی جس
پکٹی دلسی ہمارے در شہوار کی جس
ہر دکاندار کو ہوئی ہر خریدار کی جس
طعنے خوشی جو جھڑپ ہمار کی جس
بھیرج ہو مری معشوق طہار کی جس
سکھو پری میں ہوئی ہماری بار کی جس
کس طرح اوسکو نہو مشفق مخور کی جس

گدڑی اور کھنی ہیں جو بنا ہو ازاد
کیون تراب و سکور ہو جیتہ و دستار کی

روایت ضابطہ منقوطة

جائے آپ اپنے گھر و اعظ
عشق میں تجھ کو کیا خبر و اعظ
تو بھی دیکھو اسے اگر و اعظ
سنو ایک بھی اثر و اعظ
وہ تو ہی ہیں پس و اعظ
نہ پڑا وہ تری نظر و اعظ
ہے وہ خوبان میں و اعظ

میں مجبور و گناہ کا کسر میں
 ہو سکتا ہے عقل کی تدبیر
 ہوش و رجا و کم ہو عقل تری
 تو ترجمہ پر بہت پڑھے افسون
 دین و ایمان سے دین و بیٹھا
 حیف تیری بھی آنکھ لگ جانی
 تو شیوراج کو نہیں دیکھا

بہت پیرو جان ترا ب ایسے
غش بدن او سکے جمال پیرو

عشق میں کون ہوا سچ و بلا محفوظ
کون چاندیا بچا تیر قصا محفوظ
کہو عاشق کو خدا بانگی ادا محفوظ
اسے بیار کہ کہہ تیخ دو اس محفوظ
سہرگب بال چنگوں ہوا محفوظ
اگر دنیا میں را کون تھا سہر محفوظ

سہول کیونکہ میں تری جوہر جہاں محفوظ
 کیا مجبیل جوہر انوک مژہ سہو مخی
 نہنہن بچتا ہر سہو طرح ادا کا مارا
 حال عاشق پر نظر کر کے سخن بچتا
 شمع مجبئی نہ اگر پردہ فانوس میں
 جتنے جوہر ہیں ان انوکو عدم میں لا

کے طرح کہیں دعا میں نہیں لکھتے تھے۔
اب تک ہم تو رہے تیری دعا سے محفوظ

جواو سے دیکھ کر ہوا محظوظ

لالہ گل سی ہو و کیا مخطوط

دی این بیان را غلط
نمودی و گویند که
این سخن را غلط
نمودی و گویند که
این سخن را غلط
نمودی و گویند که
این سخن را غلط
نمودی و گویند که

[illegible]

Handwritten signature: *Handwritten signature*

<p> شہ سوار غنچہ بر نکلت جھک سر و صنوبر نکلت خیم زلف معنہ بر نکلت کیا جیون باد صبر نکلت ہوئی جنت شہر نکلت لیے پھر تار ساعنہ نکلت یلا دی جام صبر نکلت دکھایا جنگل و ترے نکلت </p>	<p> کس طاقت پر آنکھ اوس سر لڑکے جیسا و سکو قامت بالا کو دیکھے خدا اوس سے بچائے دام دل پہ چہین دین جب میں اوس کلام کس کہا بارے مجھے میری بدولت بنا ہے محاسب پیر خرابات چھکا دی مجھ کو اس دور میں ساقی نکلت بر طرف مجنون کو جسے </p>
---	---

ترا اب اور سکی تجلی دیکھتا ہے
ہمیشہ دل کے اندر بے تکلف

جو دل سے ہے تو نگر ہے تکلف
کرے گی جو بیان ترک خیر و ان
شفاعت اپنی امت کی محمد
قدیم مضبوط رکھ اس شیخ علی
اکثر ہر راہ دین شیطاں خبردار
ریاس نفس کو مشربہ نگر تو
خلقات نفس کرنا جتنے مرنا
کرے و سقل گری دل کی جو چاہے

[illegible]

کسی کو بے نیاز نہ بنائے
 کیونکہ بے نیازی بڑی آفت ہے
 کیونکہ بے نیازی بڑی آفت ہے
 کیونکہ بے نیازی بڑی آفت ہے

دل لگاؤ اور سی جہان کی طرف
 راہ تب پاؤ گے نشان کی طرف
 نچلا دل پہ کچھ تراب کا زور
 لگایا بھروسہ دستان کی طرف

یارو آخر جہان کو جانا ہے	دل لگاؤ اور سی جہان کی طرف
اپر نام و نشان سے جب گزرو	راہ تب پاؤ گے نشان کی طرف
نچلا دل پہ کچھ تراب کا زور	لگایا بھروسہ دستان کی طرف
اوسے کہہ دے کہ کمال کو دکھایا کیا صاف	چاندنی رات میں کال لگا دیا کیا صاف
آئینہ و سکی صفائی کو نہیں لگتا ہے	مارض یار کو خالق نے بنایا کیا صاف
واہ اک ترک سی چشم کمان ابرو نے	تیرے چہرے کا مہر دل لگا دیا کیا صاف
کوئی واقف نہواصال سے میرے تیک	عشق کا داغ میں نے نہیں چھلایا کیا صاف
نہیں کہتے ہیں کسی سے وہ کدورت ہرگز	صوفیہ ناز دل صافی کو میں پایا کیا صاف
یا دکر تان میں جو سوچی عاشق کو کبھی	بہر میں مجھ کو تہ دل سے چھلایا کیا صاف
عشق میں یار کو جھپٹے ہوا ہے تراب	خطرہ غیر کو خاطر سے مٹایا کیا صاف

ردیف قاف

محبت میں جو کوئی ہو نہ ہر صادق	اوخصیں پر ہو نہ ہر عاشق
مخالف پھر ہمارا کیا کرے گا	ہو واجب یار ہی ہم سے سوا فاق
نہیں کرنے کا اب وعدہ خلافی	کیا ہے اوسے جسے عہد وفاق
دکھاؤ یار و سیر دیکھو لیجا سے	لبیبو نہیں اگر ہو کوئی حاذق
گرچہ تشخیص دیکھے بغض اوسکی	عزم اوسکو چر گیا یا ہے تپ ق
وصال اوسکا کسیدن ہو گا سنیو	جدائی کی مرض ہے جسکو لاحق

دل لگاؤ اور سی جہان کی طرف
 راہ تب پاؤ گے نشان کی طرف
 نچلا دل پہ کچھ تراب کا زور
 لگایا بھروسہ دستان کی طرف

دل لگاؤ اور سی جہان کی طرف
 راہ تب پاؤ گے نشان کی طرف
 نچلا دل پہ کچھ تراب کا زور
 لگایا بھروسہ دستان کی طرف

اوسو کی گردل کی خونریزی بہت	ہاتھ قاتل کا نہیں مہندی و لال
-----------------------------	-------------------------------

یہ کہیں دیکھی نہ تھی ہنسے تراب
جو ادا دے دگمائی ابکی سال

<p>یاد و پیوست کی ایک تہ پر اصل اصول نفس شیطانی اطاعت میں منکالت و حصول جو خدا کو گنہگار نہ ہو و خود مست کرو حرف حق کو تلخ لگتا ہے شیرین جو جہنا مفع ایذا جسد و ہوا ہے سر کرتے رہو بار خاطر ہو کہ صحبت میں کیوں نہ ہوت</p>	<p>یاد و پیوست کی ایک تہ پر اصل اصول تابع امر خدا ہو پیوستہ حکم رسول اس کو بہتر کوئی نہیں بہر خدا راہ و حصول جو کمر ہو مگو نصیحت مان لوست ہو بلول دور کردو گر تر اپوراہ میں غایب ہول بلکہ یوں ہو کہ جسے پانی پراوتری ہو بل</p>
---	---

اول و آخر قرآن و کلام خداوند
جو بهار ایدر جسکو کیا ہے قبول

عقل کا مکمل ہو اور دھرتی بھانا ایدل
 عقل غلام ہوئی جس وقت ہو عشق کا دگر
 گیت گیت کر نہیں ہونیکا غم یا نہ
 مین کشا کتا کہ رز تو رسوا ہو
 طعن و تشنیع قصیدہ شہ و سلامت ہو محال
 بازار مان کہا اوسکی طرف بھرت جا
 کیون تو محبوب ہو اسو عشق میں انگشت

(Faint handwritten Persian script)

[illegible]

کشتنا جانے غلط ہے
 کشتنا جانے غلط ہے
 کشتنا جانے غلط ہے
 کشتنا جانے غلط ہے

واہ کیا داغوں نے بیان چھوڑا میں لالہ بیل
 اے دلکش کمری ہی کہیں پاس سے لڑا یہ گلا
 دیکھو بارہ گدین گچھین گچھین آہو چا
 ہر مری دیکھ کر مری گل کو نظر آتی ہے
 شجر گل کی قد سوس کی تیر ہے یہ
 شاخ پر گل کو نکال چھوڑ کر بیٹھی مری
 خواب میں مجھ کو وہ گلفام ہے دیکھ کر
 آگ لالہ کی دہکتی ہے چمن میں یہ صعب
 باغبان اسنو توڑا ہے نہیں ہاتھ سے گل
 بلبلیں لڑتی ہیں آسپہن نہیں ڈر گل کا
 گرتی ہیں خاک یہ چھوڑ کر چمن کے بو
 جس طرح چاہے گلستان کو قلم بند کر

ایہ چھوڑوں کو تو بچاتی ہو لالہ بیل
 بھری شبنم سے بہن چھوڑو نہ کیا لالہ بیل
 کرتی ہو شور و شغب شیون نا لالہ بیل
 بہن شے جو چلو دنیا سے نرا لالہ بیل
 نوک سے کھوڑی ہو چھوڑو نہ جو تھا لالہ بیل
 اوسکے ہیں تجھ سے بہت چاہتا ہوں لالہ بیل
 بھری تو گلشن کی طرف آنکھ نہ لالہ بیل
 اور کو آج اپنے برویاں بچا لالہ بیل
 کیون تو صیاد کو کرتا ہے جو لالہ بیل
 کیا لڑائی کر لیے پار تو بالے بیل
 پنکھڑی گل کی تو آنکھوں سے اٹھالو بیل
 خط گلزار سے لکھتی ہو قبا لالہ بیل

کیا ہو گل جو ہو طرہ مستار تراب
 خار زچے سے پانو نہ بچا لالہ بیل

غریز عشق میں صیب پھنسا دل
 الہی جون مراد دل مستلا سے
 کوئی دشمن نہیں عاشق کا ہر گز
 وہ دلبر گر جدا مجھ سے نہوتا

کیا دل ہاتھ سے میر گیا دل
 نہو ویریون کیا مبتلا دل
 اگر تو اوس کا دیدہ یاد دل
 تو ہوتا کسلے مجھ سے جدا دل

ایہ لالہ بیل کا خیال
 ایہ لالہ بیل کا خیال
 ایہ لالہ بیل کا خیال
 ایہ لالہ بیل کا خیال

سودائی ہوں کروں جو اُدھال کا خیال
لا تا ہوں جیب وہ تار بھری حال کا خیال
رہتا ہوں ہر قسم پر چسپی تال کا خیال
کب عشق نہیں چھوڑا سو سال کا خیال
تا چند رکھوں زلف کو ارساں کا خیال

چنگی بر میری آنکھ کی عرض کا اور سوتل
ہوتا ہے قطرہ قطرہ روان چشم سے سرشک
کیا خوشخام قاست ہوزون ہی یار کا
ایسا تو ناہ و سال رخ و زلف یار ہے
عمر دراز چاہیے فسر دراز کو

آتی ہو خوب دل میں حجالت مرگراپ
کرتا ہوں اپنے جب بے اعمال کا خیال

یار و مر تا کیا منین گزتا هوئی سپید
کیون بر عاشق غم چراغ بدتر از ابل
دو بر تو آنسو تو بینا گم کن تن بر لیک پل
آنکه کرد بر دین تو سیر جغت آنکه لعل
چار چشم او سگ گزرا ره بر و کج عمل
زخم تیغ و تبر مندی بر او میا آنسو نه گل
و کینا پیچو زینهار ای مسافر از گل
دلکو ایند میر کول بر اسن گریز و دل

زیر کاه مرگیا اک درد مند بجز کل
مرگ کوئی جیتا ندید بجز بدین غمزدار
بر بدین دلبر تو اندر نشیند چو پست کا
منه دلا کج جو بدین چسبیا جلیند
ایدل آشفته گشتاق هر دیدار کا
نوک رخ گان در شور ابرو خمی منه بجز
کاروان حبس کز تاب هر تو گستاخ جرس
دوستی من تو را بگوشی بس بدلی هر تو کیا

جب تصور اس گل خندا کا کرتا ہوں تو
دل مرا کہتا ہے ایسا جیسے مجھ پر ہر گول

وہ جہان دار الجزاویہ جہان دار العمل

جو بیان ہو گا تخم اوسکا وہاں پڑے گا

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

من بکس بود که می نمودن
دل ز تپان زور او سپهر
دل ز تپان زور او سپهر
دل ز تپان زور او سپهر
دل ز تپان زور او سپهر
دل ز تپان زور او سپهر
دل ز تپان زور او سپهر
دل ز تپان زور او سپهر

وہ تیہ چہ خونریز کو نہ کیوں چمے
وہ کالی زلف کو اندھیرے چہ کیے رات
کہاں وہ کالی عارض کہاں پات اوچا
ہم اوس کو کس کسائل رہی کہی نہ دیا
کہ دست بستی ہر قاتل کی خونہا چشیل
وہ کور و منہ کو نہ سماہ سو کوئی تنہیل
وہ اپنی خوبی میں پیار و نظیر و عریل
نہو گا ایسا کوئی مالدار حسن خیل

ترا ب حسن پستی توقع پرستی ہے
میں کیوں نہ دوست رکھوں حسن کو خدا خیل

وہ گھر اپنوس صارا بے تامل
جہلی کی قباحت کچھ نہ سمجھا
دعا میں دن بلاتیں اوسکی نہیں
کہوں کیا دیکھتے ہی زلف اوسکی
نہ پھیر و نہاد و اوس طرف سر منہ
میں جیتا ہوں کہہ تجھ پیوئی مات
کیا اوس شوخ پرستربان میں نے
سختی میں ملاست کا طے تقیم
کیا ہم سے کنار ا بے تامل
مجھ کو اس غم سے مارا بے تامل
جو پھر آئے وہ پیارا بے تامل
کیا پھنس دل بچار ا بے تامل
کر و اوسکا نظار ا بے تامل
جو دل اوس میں ہمارا بے تامل
حیا و تنگ سارا بے تامل
ہوا اتیو گوارا بے تامل

ترا سپا اوسکو اگر پروا نہ تھی کچھ
لیا کیوں دل ہمارا بے تامل

لیکھا یار گنج دولت و مال
سلطنت لیکے بیوائی ہی
دے گیا مجھ کو اک چھری رو مال
یارو کیا کہیے تم سے اسکا حال

یہ عجیب و ال عاشق آج کل
کون بیٹے دریا میں دھل
کھڑے جو انہوں نے اوسے منتظر
نہاں سے لے کر لے کر لے کر
اوسے غیب میں لے کر لے کر
یہ عجیب و ال عاشق آج کل
کون بیٹے دریا میں دھل
کھڑے جو انہوں نے اوسے منتظر
نہاں سے لے کر لے کر لے کر
اوسے غیب میں لے کر لے کر

یہ عجیب و ال عاشق آج کل
کون بیٹے دریا میں دھل
کھڑے جو انہوں نے اوسے منتظر
نہاں سے لے کر لے کر لے کر
اوسے غیب میں لے کر لے کر
یہ عجیب و ال عاشق آج کل
کون بیٹے دریا میں دھل
کھڑے جو انہوں نے اوسے منتظر
نہاں سے لے کر لے کر لے کر
اوسے غیب میں لے کر لے کر

کون پندری کوئی سرانجام پیداد او را بکجا برد
 کون پندری کا بیان حال کسکند و کسکند
 کون پندری کا بیان حال کسکند و کسکند

سیکڑوں پر مردہ خاطر جی اوتھے نعل در آتش ہو وڑی دور سے چاہیو ستون کو سجدہ شکر کا چھپو بلیبل کے سن کو کو نہ کر	لب کو تیرے مسکے اک آواز قم دیکھ کر عاشق تری گھوڑی کر دم سرفروزی کیون ہوں دریا چم یا نسو اوڑامی فاختہ الٹو کی دم
---	--

عید ہم شوال میں کرتے تراب
 گرنو تا مجھ پر کا ماہ دہم

سہیل چرمین غلہ و فرخ سو کم رنج پہ یار و خدا کا کرم توجہ کر خود بخود جس پہ یار مری سامنے غیر پر او سکا لطف سدا دل میں رہتی ہو فکرت بتا خدا وین و ایمان قائم رکھے	کہ ہر یار بن حصار باغ ارم جہان میں وہی سب سے ہے خرم نصیب کی او سکو میں کھاؤں تم غصہ ہے بکلا ہے جفا ہے تم ہوا کہتے اللہ بیت القنم سنہیں ہکو دنیا کو جانے غم
--	---

تراب اپنا احوال جانے خوب
 نہ تم اوس سے واقف ہو یار و نہ ہم

ہو جو کوئی محو ذاتِ قدیم وہ کب آنکھ اوٹھاتا ہر ایدم کل اک بیوفانے بجلا وصل کا نہ آیا کئی انتظار میں رات	سنہیں اوس پہ لگتا وجود عدم جو رکھتا ہر ہر دم نظر بر قدم کیا مجھ سے وعدہ دیا مجھ کو دم سر شام سے لیکے تا صبح دم
--	---

سج کی بیان نہ کیا وہ
 ایک دن جی بیان نہ کیا وہ
 یاد میں نہ رہا نہ کیا وہ
 گاہ گاہ جی بیان نہ کیا وہ
 کسکند و کسکند نہ کیا وہ
 اگر کوئی شہر سے نہ کیا وہ
 سچ کی بیان نہ کیا وہ
 دین سیم نہ کیا وہ
 کسکند و کسکند نہ کیا وہ
 اس طرف توجہ نہ کیا وہ
 اس طرف توجہ نہ کیا وہ
 اس طرف توجہ نہ کیا وہ

جانتے
 کون پندری کا بیان حال کسکند و کسکند
 کون پندری کا بیان حال کسکند و کسکند
 کون پندری کا بیان حال کسکند و کسکند

نام و نشان چسکا کسی بی بیان سنو	
آخ تراب کو سوادسی نشان سر کام	
درد مند او سکو پین جو اونکو دوسو کام	بهرین و دشنام طلب و کور و عاکی کام
یار و اوس بیت کو دلا و نه خدا کی گوند	پرویز و رنج و او سکو خدا سر کام
کرتی ہو وعدہ خلافی کا عبت اوس کی نگہ	وہ وفادار نہیں اوسکو وفا سر کام
گروہ گستاخ ہو عاشق سر پر است مانو	شوق پیشمون کو بھلا شرم و حیا کام
خکو خوش لگتی بر طاس ہرین فقط موت تو	بہ حقیقت ہرین و خنین باز و اسو کیا کام
وہ تو کتا سر بلا سر مری مر جاتی کوئی	عشق ہرین اوسکو مری رنج و بلا سر کیا کام
بارہ عشق میں مر مر جاتی سر جو تراب	
اب وہ مری کا نہیں اوسکو فاس کیا کام	
کرتا ہر مجھ جھٹ وہ پیر و نگاہ گرم	شہرہ مری نکلتی ہر جھوٹ آہ گرم
جلجاوے بلہوس نہ کہی اک قدم بیان	اوسکے ہر عشق و محبت کی راہ گرم
گرمی ہر عشق کی نہ کوئی شہد سکورتی	کرتی ہر سرد و لگو جیانی یہ چاہ گرم
نغم کی طیش سے یوں ہر مرا جہم و بال بال	جس طرح جہیم میں ہر زمین و گیہ گرم
عین سر تیرے ماتھے قسم کر لے دھرا	ہو ناہی کیا سمجھے کے تو اسی کجلا و گرم
رو تو ہرین اکل درد دم سر پر مرے	بجائی ہنسن مجھو یہ تری واہ واہ گرم
جاگم کوئی کی نہ بہت کر تراب سے	
کرتا ہر کیوں فقیر کا دل خوا خواہ گرم	

شہرہ مری نکلتی ہر جھوٹ آہ گرم

درد مند او سکو پین جو اونکو دوسو کام
یار و اوس بیت کو دلا و نه خدا کی گوند
کرتی ہو وعدہ خلافی کا عبت اوس کی نگہ
گروہ گستاخ ہو عاشق سر پر است مانو
خکو خوش لگتی بر طاس ہرین فقط موت تو
وہ تو کتا سر بلا سر مری مر جاتی کوئی
بارہ عشق میں مر مر جاتی سر جو تراب
اب وہ مری کا نہیں اوسکو فاس کیا کام
کرتا ہر مجھ جھٹ وہ پیر و نگاہ گرم
جلجاوے بلہوس نہ کہی اک قدم بیان
گرمی ہر عشق کی نہ کوئی شہد سکورتی
نغم کی طیش سے یوں ہر مرا جہم و بال بال
عین سر تیرے ماتھے قسم کر لے دھرا
رو تو ہرین اکل درد دم سر پر مرے
جاگم کوئی کی نہ بہت کر تراب سے
کرتا ہر کیوں فقیر کا دل خوا خواہ گرم

۱۳۴

۱۴

۱۵

۱۶

۱۷

۱۸

۱۹

۲۰

۲۱

۲۲

۲۳

۲۴

۲۵

۲۶

۲۷

۲۸

۲۹

۳۰

۳۱

۳۲

۳۳

۳۴

۳۵

۳۶

۳۷

۳۸

۳۹

۴۰

۴۱

۴۲

۴۳

۴۴

۴۵

۴۶

۴۷

۴۸

۴۹

۵۰

۵۱

۵۲

۵۳

۵۴

۵۵

۵۶

۵۷

۵۸

۵۹

۶۰

۶۱

۶۲

۶۳

۶۴

۶۵

۶۶

۶۷

۶۸

۶۹

۷۰

۷۱

۷۲

۷۳

۷۴

۷۵

۷۶

۷۷

۷۸

۷۹

۸۰

۸۱

۸۲

۸۳

۸۴

۸۵

۸۶

۸۷

۸۸

۸۹

۹۰

۹۱

۹۲

۹۳

۹۴

۹۵

۹۶

۹۷

۹۸

۹۹

۱۰۰

بہ تو میرے چہن کے لالہ ہیں
کسکو اوس برہمن کو لالہ ہیں
ہو اوس برہمن راہزن کو لالہ ہیں
دہی بیڑ کسکین دہی کلفام کسکین
جسکو چن کسکین ہین اوس کسکین
دہی غار کسکین دہی انجاک کسکین
ہمین ہین نیک کسکین اوس ہین بدنام کسکین

بہ تو میرے چہن کے لالہ ہیں
کسکو اوس برہمن کو لالہ ہیں
ہو اوس برہمن راہزن کو لالہ ہیں
دہی بیڑ کسکین دہی کلفام کسکین
جسکو چن کسکین ہین اوس کسکین
دہی غار کسکین دہی انجاک کسکین
ہمین ہین نیک کسکین اوس ہین بدنام کسکین
بہ تو میرے چہن کے لالہ ہیں
کسکو اوس برہمن کو لالہ ہیں
ہو اوس برہمن راہزن کو لالہ ہیں
دہی بیڑ کسکین دہی کلفام کسکین
جسکو چن کسکین ہین اوس کسکین
دہی غار کسکین دہی انجاک کسکین
ہمین ہین نیک کسکین اوس ہین بدنام کسکین

وہ تو مہرے دہ کہتا ہے	بہ تو میرے چہن کے لالہ ہیں
وہ تو مہرے دہ کہتا ہے	کسکو اوس برہمن کو لالہ ہیں
وہ تو مہرے دہ کہتا ہے	ہو اوس برہمن راہزن کو لالہ ہیں
وہ تو مہرے دہ کہتا ہے	دہی بیڑ کسکین دہی کلفام کسکین
وہ تو مہرے دہ کہتا ہے	جسکو چن کسکین ہین اوس کسکین
وہ تو مہرے دہ کہتا ہے	دہی غار کسکین دہی انجاک کسکین
وہ تو مہرے دہ کہتا ہے	ہمین ہین نیک کسکین اوس ہین بدنام کسکین

بہ تو میرے چہن کے لالہ ہیں
کسکو اوس برہمن کو لالہ ہیں
ہو اوس برہمن راہزن کو لالہ ہیں
دہی بیڑ کسکین دہی کلفام کسکین
جسکو چن کسکین ہین اوس کسکین
دہی غار کسکین دہی انجاک کسکین
ہمین ہین نیک کسکین اوس ہین بدنام کسکین

پاؤر کسکین سوغات کال ارام کسکین	خود پیچین اگر اوسکا دلا ارام کسکین
گل و شمشاد سو پھر بلبل و قمری	باغ بدین چاروہ سرو گل اند کسکین
بود گل سر بہر ہستی ہنن اتی ہر صبا	لیو جاتا ہر کوئی یار کا پیغام کسکین
ست بہر گری سر بندہ کی طرف جایا	محبوب دیکھ نہو جا تجھ سر سام کسکین
آج میخانہ ہین دیکھا تو ہر کچھ اور ہر	ساقی ہر لٹ کسکین بادہ کسکین جام کسکین
بہ قرار سی ایا کجا سنیں عاشق کا قرار	دن کسکین ات کسکین صبح کسکین شام کسکین
سودا دیوین تراب اوسکو حوض یار کو ہم	وہ اگر دیو ہر ہمین ایک ہی دشنام کسکین
کبھی ہر طوق ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر	رسا ہین دل پھنسا دہین ہر ہر ہر ہر ہر

بہ تو میرے چہن کے لالہ ہیں
کسکو اوس برہمن کو لالہ ہیں
ہو اوس برہمن راہزن کو لالہ ہیں
دہی بیڑ کسکین دہی کلفام کسکین
جسکو چن کسکین ہین اوس کسکین
دہی غار کسکین دہی انجاک کسکین
ہمین ہین نیک کسکین اوس ہین بدنام کسکین

کسیه قاتل هر کس تلک تر پے از ياد طاق نهين يه سمل مين

اگے وه کيا سفر کرگا تراب

تک گيا ه جو پهل ي سمل مين

عشق سري ماته سري خسته در ايش مين بدو سري مين پ کوه جاتي هين سبک

دوستو اب سطر ايناکه ارا هو و مان دشمنو کي ميخي با تو ن پر نه کچه اعتاد

رات دن خواب و خور مين گز او مين قاتل سگرون کي گکھ مين بيقدر مين صوفيه

او تلو چا ه سو کم و ي خجود و خويش مين اگوه سبک کم و جدين سبک ميش مين

او سگي مجلس مين دشمن و ي ميش مين شمد کي مجلس مين و کونکرون ميش مين

آومي و نکونه کيو وه تو کا و ميش مين قدر و ناي و نسي و چو جواراد ت کش مين

کام دروشي گاهه سخي مين ايا تراب

اس لباسي فخر مين کسي کو هم درو ش مين

خدا و جگه و ناي سري برق سته پد الم مين تکلمه و سکر فقر از بان سري يکلمه

تو ارباب سلامت کي صلاحيت کيا و ا تو کيا چا کسي مجذوب کتر مين کس جدين

ولي کو خجولي هرگز نهين سچا ستا کوني هزار و ن و ليا مکتوم و صد مال سته مين

چچي سري مين سبه اهل سته او سري کسي کمال اينچا چا مين کيون جوا سته و المين

که در و شل سري با کوه سبک کسي مين بغل مين جيا شيشه مين او تلو مين سايه مين

کمان نگر کو سوجو سري گوري مين کاي مين جو بند و خاص مين حقه و و نيا سري ا مين

او خيخين سري خيره کسي و سري نيا سته او مين بنو مين جبر ايت کريه و سري سري مين

Handwritten marginal notes in Persian script, including phrases like "کسیه قاتل هر کس تلک تر پے", "عشق سري ماته سري خسته در ايش مين", and "کمال اينچا چا مين کيون جوا سته و المين".

دل خرمی کو مری جانندی ماری نہ کہیں
چوٹ لگے میاں لپے تھاری نہ کہیں
دور سے کئے عاشق تو بچار نہ کہیں
عشق بازی میں قتل کیو ہمار نہ کہیں
بیہ بیان پانہ نہیں کوئی ڈال ہمار نہ کہیں
گھر بناو مری کوئی دریا کو کنار نہ کہیں
مدعی مری نبی بات لگاڑ نہ کہیں
خیر کا نام نہ لہجہ نہ بیکار نہ کہیں

دل خرمی کو مری جانندی ماری نہ کہیں
چوٹ لگے میاں لپے تھاری نہ کہیں
دور سے کئے عاشق تو بچار نہ کہیں
عشق بازی میں قتل کیو ہمار نہ کہیں
بیہ بیان پانہ نہیں کوئی ڈال ہمار نہ کہیں
گھر بناو مری کوئی دریا کو کنار نہ کہیں
مدعی مری نبی بات لگاڑ نہ کہیں
خیر کا نام نہ لہجہ نہ بیکار نہ کہیں

دل خرمی کو مری جانندی ماری نہ کہیں
چوٹ لگے میاں لپے تھاری نہ کہیں
دور سے کئے عاشق تو بچار نہ کہیں
عشق بازی میں قتل کیو ہمار نہ کہیں
بیہ بیان پانہ نہیں کوئی ڈال ہمار نہ کہیں
گھر بناو مری کوئی دریا کو کنار نہ کہیں
مدعی مری نبی بات لگاڑ نہ کہیں
خیر کا نام نہ لہجہ نہ بیکار نہ کہیں

دل خرمی کو مری جانندی ماری نہ کہیں
چوٹ لگے میاں لپے تھاری نہ کہیں
دور سے کئے عاشق تو بچار نہ کہیں
عشق بازی میں قتل کیو ہمار نہ کہیں
بیہ بیان پانہ نہیں کوئی ڈال ہمار نہ کہیں
گھر بناو مری کوئی دریا کو کنار نہ کہیں
مدعی مری نبی بات لگاڑ نہ کہیں
خیر کا نام نہ لہجہ نہ بیکار نہ کہیں

کھر تو لایا ہوں تر اسب و سکویہ و طر کا ہو گے
پھر خفا ہو کر کھر اپنے وہ سر جاری نہ کہیں

چاندنی لکلی ہو دیکھو ات اندھیری میں
دیدہ مشتاق کو دیدار سے تیری نہیں
اس دل شیدا میں یہ قصہ کچھ تیری نہیں
یار تو میری طرف سے کہ کچھ تیری نہیں
وہ تو دھیر ہو ہمار کی کچھ تیری نہیں
میں نہیں بانوں کا کچھ آپ بتیہ تیری نہیں
دلربا ایسا کوئی سناں تقریبی نہیں
کوئی دن کو پھر جائینگے مجھے کو آؤ نہیں

یار تو کھر کھر اوس کا لطف کھر تیری نہیں
یار تو کھر کھر اوس کا لطف کھر تیری نہیں
یار تو کھر کھر اوس کا لطف کھر تیری نہیں
یار تو کھر کھر اوس کا لطف کھر تیری نہیں
یار تو کھر کھر اوس کا لطف کھر تیری نہیں
یار تو کھر کھر اوس کا لطف کھر تیری نہیں
یار تو کھر کھر اوس کا لطف کھر تیری نہیں
یار تو کھر کھر اوس کا لطف کھر تیری نہیں

دل خرمی کو مری جانندی ماری نہ کہیں
چوٹ لگے میاں لپے تھاری نہ کہیں
دور سے کئے عاشق تو بچار نہ کہیں
عشق بازی میں قتل کیو ہمار نہ کہیں
بیہ بیان پانہ نہیں کوئی ڈال ہمار نہ کہیں
گھر بناو مری کوئی دریا کو کنار نہ کہیں
مدعی مری نبی بات لگاڑ نہ کہیں
خیر کا نام نہ لہجہ نہ بیکار نہ کہیں

دل خرمی کو مری جانندی ماری نہ کہیں
چوٹ لگے میاں لپے تھاری نہ کہیں
دور سے کئے عاشق تو بچار نہ کہیں
عشق بازی میں قتل کیو ہمار نہ کہیں
بیہ بیان پانہ نہیں کوئی ڈال ہمار نہ کہیں
گھر بناو مری کوئی دریا کو کنار نہ کہیں
مدعی مری نبی بات لگاڑ نہ کہیں
خیر کا نام نہ لہجہ نہ بیکار نہ کہیں

واکا ایسی دلائق ہے کہ جین اگر نہ نہیں
 ایک بھی سپہی لگاواو سکی نہیں ٹی اوجہ
 یارو پیری برآمد کیوں ہو کر تا بہ فریب
 خود بخود یاری ہو او سکی ہو کو نیز اسی کوئی
 ہجو و وصل قے برابر ہو گیا چاہے سو ہو
 نہ کوئے چاہے محاز نہ مافی ہکو کاش

عشق کا وہ خرم ہے جس کا کوئی مر نہیں
 کس طرح کہی وہ ہے جسے ان کل برہم نہیں
 مدعی اک وزیا تو نہیں یا نہیں نہیں
 حال دل کس سے کہوں سکا کوئی نہ نہیں
 حسیال و سکا احوال سو کو کچھ ہی نہیں
 فقر کے عالم میں ہر اس کوئی عالم نہیں

دوس کو زیادہ نہیں کہتی سعادان

کتب و نسخہ کی دیکھ کر سنا بہت
 کچھ عارف کی حکایت سنا بہت
 کچھ کتب و نسخہ کی دیکھ کر سنا بہت
 کچھ کتب و نسخہ کی دیکھ کر سنا بہت

روان شاه تراب
ردیف نو

گر وہ عاشقان شہور دار بار و زمین ہوں
 کو ان سے کہہ دو یہ تو غلط کہتی ہیں آپ
 مجھ سے ملحق کہتی ہیں عاشق شہر گار کی نام
 یکجام عشق بخود ہو گو فراد و قیس
 شیخ پائی تو یہ قید بشریت ہو صلاح
 کون سن جنجال و محاکمہ کار خبر خدا

زیادہ اس شعر کھائی مت کرواد سے شراب
 جی کڑھائی کو بی اداسی بہت ہو کم نہیں

آجانا جب میں خوبوئی سرکار نہیں ہوں
 بی وفا کوئی اور ہو گا میں فدا رہ نہیں ہوں
 دلی کر تا ہوں کی کو دل آزار نہیں ہوں
 میکدہ عشق کو میں یکیشیا نہیں ہوں
 میں قیہ بھوار کا کاواسیہ نہیں ہوں
 چھن گئی ہے میں اس قدر تار و نہیں ہوں

[illegible]

۴۲	ہنس کے جیبا وچ جلاوہ راحت جبا اسر کمان ابرو اس طرف پھر دیکھ	روکھینے کا خدا کی امان ہوں غم و حیم پتیسری میں قربان
----	--	---

وہ یسوعی الیوم کسی دو حبیب ہو گئی کہان نسبت کہا
وہ ملاقات اور وہ عجیب ترین یقین اور کسی دوست کہا
جس سے ملنے کی اور کسی دوست کہا

...

وہ تو در اول اوسکو دیکھ کر بے اختیار ہنس پڑا
لیکن اس شخص کو دیکھ کر اس کا دل بے اختیار
خاموش ہو گیا اور اس کا دل بے اختیار
زلف کو بال کی خوشبو میں بھونک گیا
بھونک کر اس کا دل بے اختیار
میں شام کی گھبراہٹ میں بے اختیار
یاد دہانہ ہو کر اس کا دل بے اختیار
نیکوئی کی یاد میں بے اختیار
حق کو دیکھ کر اس کا دل بے اختیار
ناقص ہو کر اس کا دل بے اختیار

کس طرح کیو اوسکو بھلا سائیہ خدا دنیا کی سلطنت کو سمجھو میں یں فقیر ہمیشہ سیکھو میں نہ پایا سیکو آہ تقویٰ پر اپنے شیخ بھو سطح ہر ذوق اک دریا کو در پہ مزابا ت کے تو بیٹھ عاشق کا حال یا کسی دن تو جو جھپٹا سرخان میں ہر جسکی سوئی ہر نطر بلند	گر عدل وجود ہر نہو بادشاہ میں نوشا کبھی بنے کوئی جیسو بیاہ میں بیخود کوئی نظر نہ پڑا خانقاہ میں فاسق کو جیسو ملتی ہر لذت گناہ میں کبتک چھنسا میر گاشخت کی چاہ میں تائیر سوئی کچھ بھی اگر اوسکی آہ میں بہفت آسمان بہت میں و سکی نگاہ میں
--	---

یان کیوں فکر یاد ہمیشہ ہے تراب	۴۹
کرتا ہوں نفی غیر میں ہر لا آہ میں	

کیا مجھ کو سوس الیقین قیس یا ہمیں نہ چین نکالو مارویان از بناوی پھر بھی کہو میں سے کیا کہوں وہ نہیں کہنے پیا ہوں ربانی اوس سے کیا کہیں عارض کیا ہے چمن میں آج وہ گلبدن شد قبا کہوئے بغل میں انہیں سے کہانی کا مرقع ہے تو اپنے ہاتھ سے عاشق پر کر اک وار مارے اجل آئی ہر کسکی کون ہووی چارچہ اور مری خواب پریشان سن کر گل کہن لگا لو	وہ مجھ کو ہی ہمارے چین لیلیٰ تو تیر میں زیادہ اس سے کیا ہوگی شکر عاشق کی تقریر وہ کہتا ہے مجھ کو تیر میں بھائی میں تقریر کچھ ملتی ہیں تقریر میں کچھ بنتی ہیں تحریر دوانی کیوں نہیں بلبل کر سناؤں گل تحریر بھری ہیں اس میں من نگار کی خوبو کی تصویر جناز میری چلی و سکو جا کہ میری چار کسیر وہ ترک شکر ہے میری کچھ ہنس کر شکر شیر کوئی کتا رکاب تک شکر خواہوگی تعبیر
---	---

وہ تو در اول اوسکو دیکھ کر بے اختیار ہنس پڑا
لیکن اس شخص کو دیکھ کر اس کا دل بے اختیار
خاموش ہو گیا اور اس کا دل بے اختیار
زلف کو بال کی خوشبو میں بھونک گیا
بھونک کر اس کا دل بے اختیار
میں شام کی گھبراہٹ میں بے اختیار
یاد دہانہ ہو کر اس کا دل بے اختیار
نیکوئی کی یاد میں بے اختیار
حق کو دیکھ کر اس کا دل بے اختیار
ناقص ہو کر اس کا دل بے اختیار

کسی نے نہ سنا کہ میں نے کیا کیا ہے
میں نے کیا کیا ہے نہ کسی نے سنا
میں نے کیا کیا ہے نہ کسی نے سنا
میں نے کیا کیا ہے نہ کسی نے سنا

اسی ابرنگر ناتو گھنڈا گھنڈا سے میری جس طرح خزان تو کی کیا چولون کو برباد جو یار دہنی گندہ بہار ابلی تو میرا یار کو مری بدین کس طرح سے سوچا ہو نہ کھلو سکے مٹھانی سر رہی نہ پھانسی	برسہ ہمیں بہادی تو بدین بل میں دو اک پو کشتی چون گرو چھو کہ تو اور او کس پھر میں شش آہو مجھے ساون دو آؤ ہی او سا اپنی کمانی جو سنا دین دی یار نے گالی مجھ کو کیا او سکھو عاود
---	---

رہتا ہر تر اسب او سکا شب و روز تصور کس طرح خیال او سکا بھلا جی سو بھلا دو
--

مفتن سینگ مرا قصہ دینا زمین صنم کی یاد میں ایسا کیا وہ ہر کو میں اوس نگاہ کو قربان جو دیکھا پر اوسے کیو صبا او سکی آستان کی تو اپنے بلنے کا مجھ سے کرے سو سو غد و کعادری امی شہ خوبان ذرا جمال اپنا نہ کہی لالہ و گل سو چین دہکتا ہے کہو ستادی مجھ کو خوب سا کرے نہ قصو	مجھے بھی یاد کر نیلے کسی ما زمین یہ تذکرہ ہر مرا اپنے اور لگا زمین لگا ہر تیر صفائی سے کیا نشا زمین پہری جو خاک مری جسکے آستان زمین مری تو عمر گئی کٹا اسی بہا زمین کمی ہوگی تر حسن کو خزان زمین لگی ہر آگ یہ بلبل کے آشیان زمین وہ حور کو جو ملے کچھ مرستان زمین
--	--

یہاں مجھ جس پر آیا میں جانتا ہوں تر آ کچھ اور می جان پڑا ابلی بار آ زمین

اوسو قرار سو کیونکر کسی ٹھکان زمین کہ بقراری ہو غالب ہے وہ زمین
--

میں نے کیا کیا ہے نہ کسی نے سنا
میں نے کیا کیا ہے نہ کسی نے سنا
میں نے کیا کیا ہے نہ کسی نے سنا
میں نے کیا کیا ہے نہ کسی نے سنا
میں نے کیا کیا ہے نہ کسی نے سنا
میں نے کیا کیا ہے نہ کسی نے سنا
میں نے کیا کیا ہے نہ کسی نے سنا
میں نے کیا کیا ہے نہ کسی نے سنا

دلی کلام
دلی کلام
دلی کلام
دلی کلام
دلی کلام
دلی کلام
دلی کلام
دلی کلام

کہان تک کریگا مراد امتحان
 مراد اور ترے ہو خدا اور میان
 ہلایا ترے کیا دیا اور سپہاں
 یہی ہے زمین اور یہی آسمان
 محبت کا آخر یہی ہے نشان
 یہ ہندو بھی ہے کہ بانگیاں
 وہ فی الفور کاٹے گا تیری بان
 سنے قصہ کو گر مراد استان

میرا خدا اب تو ہو مراد
 صنم چہ نہ مجھ سے دعا کیجیو
 جو اوس پروردگار ہلکے خوب
 پیو اوس چہی سو میں کیونکر ہوں
 کسی سونہ باقی رہا ہو کوا انس
 میں کہتا ہوں سو کی سچ کو دیکھ
 تلینا مراد نام قاصد وہاں
 کہانی کے چہ نہ مجھوں کی وہ

مراد وہاں جا کے الگا تراب
 جہاں تھا کیا نہ وہم و گمان

جو کتا ہے دل ہم کیا نہیں
 کہ قتل اوسے تو کتنے یہاں
 گا کہ میں تو نے بہت دلیر زخم
 ختم زلف کا فر کے بل جاتیے
 بھرون کیا میں اوسکی محبت کا دم
 دوس کوں ہمارا اپنا کرے
 نہ ہست کیوں ہم تار سر
 جو عالم تر عشق کا ہو تراب

رہی خوش اوس غم کیا نہیں
 اوس سوچ و ماتم کیا نہیں
 ترے ہاتھ مرسم کیا نہیں
 کہ ایسا صنم و چم کیا نہیں
 وہ دمساز و ہمدم کیا نہیں
 جو ہمارا و محم کیا نہیں
 یہ رشتہ تو محکم کیا نہیں
 یہاں تو وہ عالم کیا نہیں

کہان تک کریگا مراد امتحان
 مراد اور ترے ہو خدا اور میان
 ہلایا ترے کیا دیا اور سپہاں
 یہی ہے زمین اور یہی آسمان
 محبت کا آخر یہی ہے نشان
 یہ ہندو بھی ہے کہ بانگیاں
 وہ فی الفور کاٹے گا تیری بان
 سنے قصہ کو گر مراد استان

میرا خدا اب تو ہو مراد
 صنم چہ نہ مجھ سے دعا کیجیو
 جو اوس پروردگار ہلکے خوب
 پیو اوس چہی سو میں کیونکر ہوں
 کسی سونہ باقی رہا ہو کوا انس
 میں کہتا ہوں سو کی سچ کو دیکھ
 تلینا مراد نام قاصد وہاں
 کہانی کے چہ نہ مجھوں کی وہ

مراد وہاں جا کے الگا تراب
 جہاں تھا کیا نہ وہم و گمان

جو کتا ہے دل ہم کیا نہیں
 کہ قتل اوسے تو کتنے یہاں
 گا کہ میں تو نے بہت دلیر زخم
 ختم زلف کا فر کے بل جاتیے
 بھرون کیا میں اوسکی محبت کا دم
 دوس کوں ہمارا اپنا کرے
 نہ ہست کیوں ہم تار سر
 جو عالم تر عشق کا ہو تراب

رہی خوش اوس غم کیا نہیں
 اوس سوچ و ماتم کیا نہیں
 ترے ہاتھ مرسم کیا نہیں
 کہ ایسا صنم و چم کیا نہیں
 وہ دمساز و ہمدم کیا نہیں
 جو ہمارا و محم کیا نہیں
 یہ رشتہ تو محکم کیا نہیں
 یہاں تو وہ عالم کیا نہیں

کہان تک کریگا مراد امتحان
 مراد اور ترے ہو خدا اور میان
 ہلایا ترے کیا دیا اور سپہاں
 یہی ہے زمین اور یہی آسمان
 محبت کا آخر یہی ہے نشان
 یہ ہندو بھی ہے کہ بانگیاں
 وہ فی الفور کاٹے گا تیری بان
 سنے قصہ کو گر مراد استان

چندین سال در آن سبب زندگانی
چندین سال در آن سبب زندگانی
چندین سال در آن سبب زندگانی
چندین سال در آن سبب زندگانی

آپ درین سبب چه درد و سبب بدین او نگذشت
سببی برین حلقه بگوش او سبب بدین کجی
یون تپیر شتی بدین و فانوس بدین چه صدمه
اوسکی مجلس کار ویه بی هوا چیده او را
درد و غم آه و فغان و فراق و شوق و نال
تو بھی سیر دل دل سرده نمین پوتا خبر
منغ بازی کا هویر شوق جب سیر یار کو

چاپ و ده برگ حنا هو چاپ و ده برگ خاک ره
دل کی قسمت بدین تر اس بتو بدین نالیاں

اوس گدنگ اگر وقت نال زن ہوں
کو عاشقی بدین محکو سمجھ نہ طفل کتب
و حشت و حبیب گھیرا بدین کیا سیر
دیدار کا ہوں خواہاں لدار کا ہوں دریا
کوئی رسم محبت کھائی جنجال سے چھرا
ناحق محو جلا کر کتاب سے وہ سنگمر
بڑیا زندگی پر عاشقی کی سخت دشوار
ہر کردہ پر زخم کرتا نہیں تکلم
میر طیفیہ کیوں جاتا ہے راہ کترا

دلدار چھوٹا دلدار چھوٹا
دلدار چھوٹا دلدار چھوٹا
دلدار چھوٹا دلدار چھوٹا
دلدار چھوٹا دلدار چھوٹا

دلدار چھوٹا دلدار چھوٹا
دلدار چھوٹا دلدار چھوٹا
دلدار چھوٹا دلدار چھوٹا
دلدار چھوٹا دلدار چھوٹا

[illegible]

آبی درد آپ ہی دوا ہوں میں
آبی تیلی دل ربا ہوں میں
دیکھ کیسا بناٹنا ہوں میں
جلوہ ہوں ناز ہوں داہوں میں
قمر ہوں جو رہوں جفا ہوں میں
گرچہ دونوں سے ماورا ہوں میں
غیر ہے کون جسکو چاہوں میں
عرش ہوں فرش ہوں مہا ہوں میں
سب کا مقصود و مدعا ہوں میں

آپنی عاشق ہوں آپ ہی معشوق
آئی ہوں قیس خستہ و دل ریش
الحول کے آنکھ کر کے صاف نگاہ
غمرہ ہوں عشوہ ہوں کرشمہ ہوں
طفت ہوں ہر ہون کرم ہوں تمام
روح جمال و جلال میری شان
بسکو میں پایا ہوں وہ مجھے چاہے
وہی سیکر سوا نہیں موجود
مجھ سے سب مانگو ہیں اپنی مراد

ہوں بری وہم و فہم سے تیرے
کیا بتاؤں تراب کیا ہوں مین

اک برہن کا آستانہوں میں
کیسا دیوانہ بن گیا ہوں میں
تیرہ بجتی سے نارساہوں میں
سیجائی سے وان پڑا ہوں میں
ایک مدت سو کہ رہا ہوں میں
لب سے بیان منتظر کرا ہوں میں
ناحق او سپر بہت خدا ہوں میں

یہ مسلمان پارسا ہوں میں
و سکی نہ بجزلف و بکھتے ہی
اختلافی کبھی نہ زلف سیاہ
رین او س شوخ و گداز ہے کہاں
وئی سنتا نہیں کہوں کس سے
عمر و باہر نکل گئے و یکھہ ذرا
و سکوپر و انہیں کیل تیرا

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

میں نے تجھے نہ پہچانے گا میں نے تجھے نہ پہچانے گا میں نے تجھے نہ پہچانے گا
میں نے تجھے نہ پہچانے گا میں نے تجھے نہ پہچانے گا میں نے تجھے نہ پہچانے گا
میں نے تجھے نہ پہچانے گا میں نے تجھے نہ پہچانے گا میں نے تجھے نہ پہچانے گا
میں نے تجھے نہ پہچانے گا میں نے تجھے نہ پہچانے گا میں نے تجھے نہ پہچانے گا

وہ تو گرجا کو عیش کرنے لگا وہی خوش رہن جو اپنی یار کو ساتھ کس طرح ادس کو اپنی بس میں کرو	ہم بیان غم سے زبان کو ڈھین رات دن جاگتے اوسو ڈھین کہیں معشوق بس میں ہو تو رہیں
--	--

یہ مشکل تراب پر سے کہہ وہ تو مشکلات کے پور تو رہیں	
---	--

کوئی مار سیر کے مارے ہیں آشنائی نہیں کیا وہ دلبر و نکو حصار کے جیستا دل کو جب چاہیں صید کر ڈالیں جلوہ گر ہو چمن میں اوسے بہت اوس کو کیا کیسے حسانہ آبادان حکمت العین سے نہیں ظالی کیونکہ عاشق اور او دھروں میں	ہم دسے زلف کے تھار ہیں سیکھے کیا آشنا ہمار ہیں ہم تو دل اوس کے ماتھے پر ہیں دستے ناحق استخار ہیں پیر میں گل کے پیر پر چار ہیں اوس کو کھر کھیلوں اور چار ہیں شوق چشموں کے جو اشار ہیں ہر طرف یار کے لظار ہیں
---	--

ہم تو ہر شے میں دیکھتے ہیں تراب جلوہ گر وہی لال میاں ہیں	
---	--

سنوئی ایسی بوی خوش چمن میں جیسے رنگ و روپ اوس چمن کا ترتیا ہوں میں چون بانی بڑا آب	جو اوس گنام کے ہی پیر ہیں کہاں ہے یہ چمک حور عین چسپا ہر جگہ وہ جھنجھوٹ ہیں
--	---

میں نے تجھے نہ پہچانے گا میں نے تجھے نہ پہچانے گا میں نے تجھے نہ پہچانے گا
میں نے تجھے نہ پہچانے گا میں نے تجھے نہ پہچانے گا میں نے تجھے نہ پہچانے گا
میں نے تجھے نہ پہچانے گا میں نے تجھے نہ پہچانے گا میں نے تجھے نہ پہچانے گا
میں نے تجھے نہ پہچانے گا میں نے تجھے نہ پہچانے گا میں نے تجھے نہ پہچانے گا
میں نے تجھے نہ پہچانے گا میں نے تجھے نہ پہچانے گا میں نے تجھے نہ پہچانے گا
میں نے تجھے نہ پہچانے گا میں نے تجھے نہ پہچانے گا میں نے تجھے نہ پہچانے گا
میں نے تجھے نہ پہچانے گا میں نے تجھے نہ پہچانے گا میں نے تجھے نہ پہچانے گا
میں نے تجھے نہ پہچانے گا میں نے تجھے نہ پہچانے گا میں نے تجھے نہ پہچانے گا

میں نے تجھے نہ پہچانے گا میں نے تجھے نہ پہچانے گا میں نے تجھے نہ پہچانے گا
میں نے تجھے نہ پہچانے گا میں نے تجھے نہ پہچانے گا میں نے تجھے نہ پہچانے گا
میں نے تجھے نہ پہچانے گا میں نے تجھے نہ پہچانے گا میں نے تجھے نہ پہچانے گا
میں نے تجھے نہ پہچانے گا میں نے تجھے نہ پہچانے گا میں نے تجھے نہ پہچانے گا

197

[illegible]

نیکار او را در غفلت کبھی
چاکر او سکی یا دین یا سوز
و کلمه شریفی در کتب
و کلمه شریفی در کتب

گویتخار و مانتھہ اک گل نہ ہاتھ آتا مجھے
خال ہند و زلف کا فریاد ایک ہی رنگ میں
عشق میں ہرگز سلو کی راہ حق ممکن نہیں
اشک کو ملو خان سے صد کشتی انگھون پہ ہے
دوستو پیچھاؤ او دھر او سکھو او آوا دھر

عشق میں ہر خدا غافل ہوا اس سے تراب
ذکر یہ اوس بت کو باز آؤ خدا کا نام لو

باغبان صبر قلم کرتا ہر گل کی ڈال تو
باوجود است قدمی باین خوش قسمتی
جال کا نہ میر نہ کہ صیاد کی صورت نہیں
عاشقی کوئی مجھ سے کیسے طرز غوی تجھ سے
غمسیر و تو میں کچھ آبرو کھو تو نہیں
عیب جلی غیر کی کرنا برا ہے مدعی

کبھی اوس حال بھی تیرا نہیں پوچھا تراب
عشق میں جسکو ہوا ایسا خراب احوال تو

ہستی کے جہد میں یار و رہو
طالب مطلوب کتاب ہے دوتی
ہستی اپنی کھو کے کچھ ہو رہو
ظاہر و باطن دہی ہے جلوہ گر

دست گل تم میری ہاتھوں سے ام کلثام لو
چاہے ہندوستان پھر وار چاہے ہوا شام
شیخ مجی تم عشق اوسکا ہمسفر و ام لو
نوح جلد آؤ کہیں دوزخ نہ کشتی تمام لو
ایک بسم اللہ کسی نامہ و پیغام لو

راز عشق و کرباں کبھی بیان
ساتھ مجھے سکنا کبھی بیان
نور الوجود کا شمع کبھی بیان
انہی کلمہ کا کھانا کبھی بیان
جنس کی کبھی کبھی بیان
فصلی و جنون کبھی بیان
کرباں کبھی بیان
تاج کبھی بیان

تاریف و اوصاف
تاریف و اوصاف
تاریف و اوصاف
تاریف و اوصاف
تاریف و اوصاف
تاریف و اوصاف
تاریف و اوصاف
تاریف و اوصاف
تاریف و اوصاف
تاریف و اوصاف

ایک ہستی کے جہد میں یار و رہو
طالب مطلوب کتاب ہے دوتی
ہستی اپنی کھو کے کچھ ہو رہو
ظاہر و باطن دہی ہے جلوہ گر

<p>جسیر تمیز نوا اهل امتیاز کو سنا سدا جہاز کا کو اہر جہاز کو سنا صنوبر چاہیو اچھو شیخ یون غار کو سنا</p>	
وہ بر تمیز اونا اہل ہر بلا شبہ بھلا قیب کسان جاس اور کو در ستر خود او سکود کیسی یا او سکود چھو نظر	
تراب کام تر سب ست ہو جائیں جولو لگا کر خداوند کار ساز کو سنا	
جوشاہ تھا سر تا قدم اشد کاسایہ اشد کسی دل میں مسلمان کو نہ دالے آسیب نہ دے مت کہ او سکود نہ دانا یہ چلتی تہ لیل کہ نہوتا کیسی گل خشک آئینہ میں پتا نہ وہ رخسار کا یون کس ہر شرمین چہرے دیکھو اوسر شکل او سکی	ہر سر پہ فقیر و ن کو اوشیہ کاسایہ زلف سیہ کافر گراہ کاسایہ عاشق ہر پیرا اوسپہری چاہ کاسا گر باغ میں پرتانہ مری آہ کاسا دریا میں چہرے شب ماہ کاسا حسن دل میں پیر عارف آگاہ کاسا
کمل ہما سونہ تراب او سکود سمجھنا ملتا کسی پیر کی در گاہ کاسایہ	
کیون ہو عشق میں لب خشک زرد کو سنا یار اسطون جو ہو نکا تو ہو الیا یون جسکو چکا ہر تر تر بوس لب و عارض کا سنا خوشید قرار او سکود نہیں اک جاہ یا چھٹ کسکو ضعیفی پیری آوی ترس	آہ نکا ہوتہ دل ہو عجیب دے کے ساتھ دل میں یون او سکود رتہ مری گرو کسا او سکود غائب میں کیا دون ق درو کسا رہ سکر کونہ صیاد جہان گرو کسا رہ بدھو نکو خدا ایس جو اعر و کسا

جسیر تمیز نوا اہل امتیاز کو سنا
سدا جہاز کا کو اہر جہاز کو سنا
صنوبر چاہیو اچھو شیخ یون غار کو سنا
وہ بر تمیز اونا اہل ہر بلا شبہ
بھلا قیب کسان جاس اور کو در ستر
خود او سکود کیسی یا او سکود چھو نظر
تراب کام تر سب ست ہو جائیں
جولو لگا کر خداوند کار ساز کو سنا
جوشاہ تھا سر تا قدم اشد کاسایہ
اشد کسی دل میں مسلمان کو نہ دالے
آسیب نہ دے مت کہ او سکود نہ دانا
یہ چلتی تہ لیل کہ نہوتا کیسی گل خشک
آئینہ میں پتا نہ وہ رخسار کا یون کس
ہر شرمین چہرے دیکھو اوسر شکل او سکی
کمل ہما سونہ تراب او سکود سمجھنا
ملتا کسی پیر کی در گاہ کاسایہ
کیون ہو عشق میں لب خشک زرد کو سنا
یار اسطون جو ہو نکا تو ہو الیا یون
جسکو چکا ہر تر تر بوس لب و عارض کا
سنا خوشید قرار او سکود نہیں اک جاہ
یا چھٹ کسکو ضعیفی پیری آوی ترس
آہ نکا ہوتہ دل ہو عجیب دے کے ساتھ
دل میں یون او سکود رتہ مری گرو کسا
او سکود غائب میں کیا دون ق درو کسا
رہ سکر کونہ صیاد جہان گرو کسا
رہ بدھو نکو خدا ایس جو اعر و کسا

جسیر تمیز نوا اہل امتیاز کو سنا
سدا جہاز کا کو اہر جہاز کو سنا
صنوبر چاہیو اچھو شیخ یون غار کو سنا
وہ بر تمیز اونا اہل ہر بلا شبہ
بھلا قیب کسان جاس اور کو در ستر
خود او سکود کیسی یا او سکود چھو نظر
تراب کام تر سب ست ہو جائیں
جولو لگا کر خداوند کار ساز کو سنا
جوشاہ تھا سر تا قدم اشد کاسایہ
اشد کسی دل میں مسلمان کو نہ دالے
آسیب نہ دے مت کہ او سکود نہ دانا
یہ چلتی تہ لیل کہ نہوتا کیسی گل خشک
آئینہ میں پتا نہ وہ رخسار کا یون کس
ہر شرمین چہرے دیکھو اوسر شکل او سکی
کمل ہما سونہ تراب او سکود سمجھنا
ملتا کسی پیر کی در گاہ کاسایہ
کیون ہو عشق میں لب خشک زرد کو سنا
یار اسطون جو ہو نکا تو ہو الیا یون
جسکو چکا ہر تر تر بوس لب و عارض کا
سنا خوشید قرار او سکود نہیں اک جاہ
یا چھٹ کسکو ضعیفی پیری آوی ترس
آہ نکا ہوتہ دل ہو عجیب دے کے ساتھ
دل میں یون او سکود رتہ مری گرو کسا
او سکود غائب میں کیا دون ق درو کسا
رہ سکر کونہ صیاد جہان گرو کسا
رہ بدھو نکو خدا ایس جو اعر و کسا

ہوئی حسین و سید کا مین سیدائش پٹنہ کی
بتوں کے ہر گتے کا باز سبب العنعم خالی

شراب اوسنی ہمیں کل دیکھتی ہوئی ہو

نہیں بچ سکتے وحشت کر یہ آپس کی مداخلت

یہ دل لے کیسے کو لیر و در پر لکی

سیری تو آنکھ باریک و پیر بن و پیری لگی

ہندی یہ جسکی انگلی میں سرور ہوگی

سیدھے کی چاٹ میں پھنسی ہو رہی تھی

تو ایں اوسکی سنجہ نہیں قورہر کی

فرکس کھڑے لگ گئی ہر تنگی اور

یار و اوسى فرد لکومرى کشته خون لیا

میا لیا صلوات و سبیلو نسبیہ خط

امی کاش بعد مرل بھی دیدار ہو نصیب

یہ از رو سراپا لوتا اور ہے لی

لرمم پر ظلم ہو بازار استعمار و سرمایہ

اصلیاج اوسلو سہین پچی ملواری

کیسیت پر چھوڑ چھوڑیوں درباروں

یا بنو سبیل است و سبیل از سبیل است

محتد دیکہ تک اشوخہ مہنہ افک

منہ دیکھ رہی تھی وہی دیکھ رہی تھی

تکون منور کفر و فسق

لیون خوشامد کروں اخبار کہ کافر و نکی

سردھری، عصبیح جھکاروئی

و اما در این کتاب که در این کتاب است

بانیان و سرور و بار سپاد و در کمال
سطح حس که در دین و راه است

و بعد غزو اکتوبر متناہر منہاں

مقتدر که لغات و لایحه

۱۰۰

لکھنؤ کے قریب ہوا دھماکا

رکنتمایه میں لیتا ہوں خبر دل سہتری

2/14

لیکھی ہوئی کتاب کا نام ہے جس کا نام ہے
 لیکن اس کا نام ہے جس کا نام ہے
 لیکن اس کا نام ہے جس کا نام ہے
 لیکن اس کا نام ہے جس کا نام ہے

کیا سنا کر مجھ کو کتاب تو اسے مٹا دے
 میری رانی کی صدا سن کر کیا کہو
 یاد کر کر تو مجھ کو قیس مجنون بن گیا

کس طرح کہیں نہیں وہ جانتا مجھ کو تراب
 جس کا صد ہا شعر میرا عاشقاں یاد ہے

بال زلفون کے جو سرکش تھے پیرے
 جاؤ ہو کیوں چپکے بتانے میں تم
 بت پرستی کیا پسند آئی تمہیں
 ست کہو حق جلوہ گر ہو سب کہیں
 زلف کافر میں پھنسا یا دل عبت
 حبس طرف چاہی اور دھریجا عشق
 الامان خوبون سے یارب الامان
 جس کو اچھو کہہ رہی تھی سب بیان
 مار کر مشتاق مر جاتے نہ کیوں
 صدلی پوشاک جہان سونگھ لے
 سا قیاب تک نہ موسیٰ جی جبر
 ہر فرہ تیرا ہی چون نادر کا تیر
 خوب مارا دل پہ اک چتون کا وار

لوٹ کر پاؤں پر او سکے گر پڑے
 شیخ صاحب قبلہ و کعبہ مرے
 کیوں طریق حق پرستی سو پھرے
 یہ فریب نفس کے ہیں ماجرے
 ہنستی ہیں سب ہندو کو چھو کرے
 کچھ نہیں چلتا ہر دل کا کیا کرے
 ہو تو ہیں یہ قوم سب جادوگرے
 عشق میں دے ہو گئی کیسے برے
 ملتے ہیں کب حور و غلمان ہر
 خیم سے اونٹین جس کو دل میں انجھڑے
 سو گھر خالی ترے کتنے گھرے
 اسی کمان ابرو میں قربان ہوں شہرے
 آفرین شاہی پیر و احقرے

کیا سنا کر مجھ کو کتاب تو اسے مٹا دے
 میری رانی کی صدا سن کر کیا کہو
 یاد کر کر تو مجھ کو قیس مجنون بن گیا
 کس طرح کہیں نہیں وہ جانتا مجھ کو تراب
 جس کا صد ہا شعر میرا عاشقاں یاد ہے
 بال زلفون کے جو سرکش تھے پیرے
 جاؤ ہو کیوں چپکے بتانے میں تم
 بت پرستی کیا پسند آئی تمہیں
 ست کہو حق جلوہ گر ہو سب کہیں
 زلف کافر میں پھنسا یا دل عبت
 حبس طرف چاہی اور دھریجا عشق
 الامان خوبون سے یارب الامان
 جس کو اچھو کہہ رہی تھی سب بیان
 مار کر مشتاق مر جاتے نہ کیوں
 صدلی پوشاک جہان سونگھ لے
 سا قیاب تک نہ موسیٰ جی جبر
 ہر فرہ تیرا ہی چون نادر کا تیر
 خوب مارا دل پہ اک چتون کا وار
 لوٹ کر پاؤں پر او سکے گر پڑے
 شیخ صاحب قبلہ و کعبہ مرے
 کیوں طریق حق پرستی سو پھرے
 یہ فریب نفس کے ہیں ماجرے
 ہنستی ہیں سب ہندو کو چھو کرے
 کچھ نہیں چلتا ہر دل کا کیا کرے
 ہو تو ہیں یہ قوم سب جادوگرے
 عشق میں دے ہو گئی کیسے برے
 ملتے ہیں کب حور و غلمان ہر
 خیم سے اونٹین جس کو دل میں انجھڑے
 سو گھر خالی ترے کتنے گھرے
 اسی کمان ابرو میں قربان ہوں شہرے
 آفرین شاہی پیر و احقرے

دشنام دیکھ کر نہ زنیو نام
 شاہو کا خلاصہ کا نام
 شاہو کا خلاصہ کا نام
 شاہو کا خلاصہ کا نام

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے
میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے
میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے
میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے
میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے
میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے
میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے

کوئی خوب نیکو سکھادی نہ کیسا دل لیر
پھیر لاکوئی ایدھر نہ اودھر جانے دے

اپنی خواہش کے موافق نہ ہوا کام کوئی
وہی ہونا ہی تراب او ستر جو کچھ چاہتا ہے

انسوؤں کے نہ فقط پیش نظر پانی ہے
واغظ اس طرف نہ آدیکھہ کہیں وہ بچا
شست شواستدای شیخ خنک طبع نکر
آتش گیتہ اعداسو او سو کیا خطہ
جوہری تجھ کو حقیقت سے نہیں کچھ بھی خبر
دیکھتے پڑتی ہی نہیں اتنے کہیں خشتانہ خبر
جھک جرات نہیں پڑتی ہے کہ وہ ان کا کادو
تو ہی لادو خبر او سکی وہ کہاں ہے بالفعل

پھر لکھتے ہر تراب او سکھادی گھر آتا
یوں ہی برسات میں شدت اگر پانی ہے

قیامت کیوں او سکھادی کی بیلو میں گذر
کہوں کہ نہ شیریں کام ہو خوش و قریب اس سے
نکو سطر حصو خوش دل ہو سطر حصو غمگین
جو عاشق حیدر قریب نہیں ستر قریب ہو جاو

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے
میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے
میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے
میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے
میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے
میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے
میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے

دل میں ہر زبان میں تو ہے
 اندرون دہری زبان میں تو ہے
 نام کو در بیان میں تو ہے
 دل میں ہر زبان میں تو ہے
 اندرون دہری زبان میں تو ہے
 نام کو در بیان میں تو ہے

<p>تجربہ اورین کچھ اور سی بارہ اور گھاٹ ہے عشق کو دریا کا لیا و چڑیا ہے ناخدا کی ناو دیکھیں گیتی ایک گھاٹ ہے رشک القبر اور سکا فرش پر یاوٹا ہے حسرت کی چہ ماہ اور نسہ ہر چین گھاٹ ہے غویہ بھی خیر سو سیہ کو چاٹ ہے چرخ کا دورہ ہر بکر انیل کا ساٹا ہے یار و جوا یا سا ہو وہ شام نہیں بے بھاٹ ہے</p>	<p>جو ہو کو سکا دل ہر جانی جسیا و سکا کاٹ ہے عقل غوطہ کھا ہر پیاں اور سکا پانی ہے باخدا تجھ کو سو پار اچھی طرح سو ہوٹے خاکسار عین دیا ہر حق نے جیسا ورتہ ہے یار وین یاد نہیں کہتا ہوں کچھ دیکھو سیطرح دور اور سنہ اور لب شیریں کے گرد اب تو گردش فلک کی سی ہی کساں سنگ شہ پہ پہ بیاں اور پیچھو کر سی او سکی بیری</p>
--	---

کیون واسکیر ہو او سکا یہ دل میرا تراب
 جسکے خون سے تر تر دامن کا او سکا پاٹ ہے

<p>او سکا جانا قیامت آنا ہے تیر کا او سکے دل نشانا ہے دل تو کس پر ہوا دوانا ہے پھر گیا جسے اک زبانا ہے کہیں او سکا نہیں ٹھکانا ہے عین ہون اور او سکا آستانا ہے</p>	<p>یاد یہ خوب اپنا جانا ہے وہ کیا ان ابرو رخ کر سی جوادہ ہے تجھ کو اپنی قسم بنا دے کچھ یار تو آنکھ سے کس پھیری دل میں او سکے نہو جگہ جگہ زاہدا تو ہے اور میت اشہ</p>
---	---

او ستر نا حق تراب کو لوٹا
 عاشقی کا فقط مہمانا ہے

دل میں ہر زبان میں تو ہے
 اندرون دہری زبان میں تو ہے
 نام کو در بیان میں تو ہے
 دل میں ہر زبان میں تو ہے
 اندرون دہری زبان میں تو ہے
 نام کو در بیان میں تو ہے

دل میں ہر زبان میں تو ہے
 اندرون دہری زبان میں تو ہے
 نام کو در بیان میں تو ہے
 دل میں ہر زبان میں تو ہے
 اندرون دہری زبان میں تو ہے
 نام کو در بیان میں تو ہے

دین کے لئے جو کچھ دینا ہے وہ دینا ہے
 دین کے لئے جو کچھ دینا ہے وہ دینا ہے
 دین کے لئے جو کچھ دینا ہے وہ دینا ہے
 دین کے لئے جو کچھ دینا ہے وہ دینا ہے

کیا ہو اگر تو نہیں لوگوں میں کہتا ہر کچھ
 یارو کچھ بچھو نہ تم دلچہ جو گزری ہو
 بھیکہ صوٹ سو نکچہ کام نہ سیت سو تھن
 چاہ سو دلی مری پیاری نکرتا ہو عیت

حسے آہی نظر جلوہ نیرنگ تراب
 دیکھ پڑتا ہے جہاں مثل طلسمات ہے

نہیں جس سے ہرگز ملاقات ہے
 وہی ہے سمیع اور وہی ہے کلیم
 رہو جاگتے چاہو سوتے رہو
 نصرت او قدرت کمان ہمسے ہو
 حقیقت کو اپنی جو سمجھا ہو خوب
 صفت جسکی سب سے مشتاق ہیں

وہ کیا لکھیں تیرے بسا ہر تراب
 کہ دن عید ہر رات شبیرات ہے

یارو جو خوب حقیقت سے خیر ہیں اپنے
 چاہوں میں چاہوں میں چاہوں میں
 ہمسے جو کہتے ہوں نسبت نصیحت ہی اوپر
 کا لہقار ہیں اقارب نہیں کچھ اسٹین

سورفت میں وہی منظور نظر ہیں اپنے
 حق رہی یا س قہر دو نون یہ گھر ہیں اپنے
 خیر کا نام نہ لکین سے اگر ہیں اپنے
 اس کی زمین تو غیر و نسو تیر ہیں اپنے

دین کے لئے جو کچھ دینا ہے وہ دینا ہے
 دین کے لئے جو کچھ دینا ہے وہ دینا ہے
 دین کے لئے جو کچھ دینا ہے وہ دینا ہے
 دین کے لئے جو کچھ دینا ہے وہ دینا ہے
 دین کے لئے جو کچھ دینا ہے وہ دینا ہے
 دین کے لئے جو کچھ دینا ہے وہ دینا ہے
 دین کے لئے جو کچھ دینا ہے وہ دینا ہے
 دین کے لئے جو کچھ دینا ہے وہ دینا ہے

میر کوں میری تم صبر و محب کوں دیکھ سخری داد		نہ تو شبلی ہر نہ جند ہر نہ نظام ہر نہ فریاد	
بنگاہ کاظم رہنما بطنیل یا سطر مقتدا		ہر وہی شہر و شراب کا جو قلندرون کی دیکھا	
شعر ابرو کو نہ دو مصرع عالی کیسے		بیت مطلع دیوان ہمالی کیسے	
ظلمت کفر سے وہ ظاہر و باطن کیسیا		زلزلت کافر کو نہ کس طرح سے کالی کیسے	
آہ کیا داغ جگر جلتے ہیں کیا سیسے وہ		دیکھیے انکو چراغان دوالی کیسے	
کیفیت مرزا و جینو کی نہو جس سے کھلی		اوس نے کیا حال تغیری و بجالی کیسے	
حی و قیام جو پس از مرگ بدن ہتی ہو		یار و اوس روح کو ہم روح شمالی کیسے	
ذری ذری میں چمکتا ہو وہی مہر نیر		نور سوسو کو نہ کوئی ذری کو خالی کیسے	
کتی ہو تجھ کو خدا عشق سے محفوظ ہے		کیہ نہ ہم ایسی دعا کو تری گالی کیسے	
مرد غارتگر و ظالم جو نہ ناظم ملک		اوس سے کیا مصلحت ملکی و مالی کیسے	
جوش دریا کے سوا چھ نہ ہیں چونین ترا		غیریت موج کی وہی و خیالی کیسے	
ابو رستی ہر ہی حق سے سنا جات مجھ		بندگی اوس کی نہ جو کسی وقایہ کیسے	
جونہ تھی کمتر کو لایق سو کسی بات مجھے		اور کیا کہیو گا اسی قبلہ حاجات مجھے	
باغ ہو بادہ ہو ساقی ہو نہم ہو بزم		کیفیت دوسری تدعین موسم ہر بات مجھے	
مہندی باغ میں لگی اوس کو ملون میں لگتی		اوس کا قد منو بھی ایو دوسری مہیا مجھے	
واعظو جیاد کو محتسب قاضی سے		لیجا اہر یہ بیت اب سو خرابات مجھے	

قصہ مسجد کریم بنامہ ہر کس
مالک الملک ہر جاہ و درویش کی داد
یار ویدوین مشوق کی ہر عشق کی داد
یار ویدوین شاد نہ کوئی غم کی داد
یار ویدوین بیکار کو دین سکندر کی داد
یار ویدوین سکی ہوئی و شامت نہ کوئی غم کی داد
یار ویدوین ہر وہی ہر کس کی داد
یار ویدوین ہر کس کی داد

دیوان شہر آشوب
وہ آدمی کیا جو سنگ نہ بیاوردی
درویش کی کیا چاہیو اندھنی
جو فتن کو باور نہ مسلمان ہو پور
اس اہل بدین نفس کی شہنی
جو جسکے مجرہ ہو سرفروشی
ازاد نامہ اوس کو جو بنی
جسکے چہ درویش کی غلام کو فاق
جسکے چہ درویش کی غلام کو فاق

وہ آدمی کیا جو سنگ نہ بیاوردی
درویش کی کیا چاہیو اندھنی
جو فتن کو باور نہ مسلمان ہو پور
اس اہل بدین نفس کی شہنی
جو جسکے مجرہ ہو سرفروشی
ازاد نامہ اوس کو جو بنی
جسکے چہ درویش کی غلام کو فاق
جسکے چہ درویش کی غلام کو فاق

چونکہ میں نے اپنے ہر روز کی زندگی میں اس قدر غور و خوض کیا ہے کہ
میں نے اپنے ہر روز کی زندگی میں اس قدر غور و خوض کیا ہے کہ
میں نے اپنے ہر روز کی زندگی میں اس قدر غور و خوض کیا ہے کہ

وہ کہ جس کی
وہ کہ جس کی
وہ کہ جس کی

کچھ نہیں ہے اس کا اگر قدر و خوبی ہوگی
نام عاشق سننے کے چوٹ کا بھلا اس قصہ خوا
ہر دین کی ایک آنکھ کو بہتی مری بولا طیب
یوں تھی یہ تری جل میں گیا ہر دل را
تیر کی خط سے تیرے درتا ہوں میں اگر آ
شع ہے اگر کسی ہو گئی جل کے سوا
بکشت شیریں کوئی وصل آ سکتا تھا
ہو انانیت میں ایدل سو بلاست بل کچھ

وہ کہ جس کی
وہ کہ جس کی
وہ کہ جس کی

اب تو پھر تامل کر تلواریں وہ ظالم تراب
کچھ نہیں معلوم کسی قتل ہے نہ ظلم کی
رات ہم اوست کو تو پھر جو ہر دم زلے
ماہی کی خیر کل تو ہمو تم کرتے تھے منع
نامہ یہ کہیو کس حلیے سے تو پہنچا دنا
یہ تو ہم کہیو کہیں کچھ بھی نہ تھا ایما یاد
عشق میں کیا جانیوں کیوں ہو گیا یہ دل
جس میں کہتا ہوں مگر گلہ یہ کہتا ہوں یاد

وہ کہ جس کی
وہ کہ جس کی
وہ کہ جس کی

جاسو میرت یہ جہان یہ جو جھوٹ دل میں ترا
کس طرح آزیں ان سب کس طرح مرنے لگے

وہ کہ جس کی
وہ کہ جس کی
وہ کہ جس کی

<p>۳۰۶</p>	<p>کمالی کی طرف سے لکھا گیا ہے کہ اس کا نام ہے</p>	<p>کمالی کی طرف سے لکھا گیا ہے کہ اس کا نام ہے</p>
<p>جائے تھے وہ طفل و بستانا کر سنا ہو وی جو میری دیدہ گریان کر سنا دانا کی بات کہ نہیں نامان کر سنا رستہ جو ت وہ زلف پریشان کر سنا</p>	<p>ہوئی اگر ذرا بھی معلوم ہو دوستی کسل جاہ کیفیت او سو طوفان فوج کی جاہل کو اگر سچ ہو عالم کا قیل و قال آشفتمہ کیوں نہ دل سودا زہ مرا</p>	<p>کمالی کی طرف سے لکھا گیا ہے کہ اس کا نام ہے</p>
<p>یار و خدا شناسوئی صحبت کیسیا بیٹھو تراب صاحب عرفان کر سنا</p>	<p>۱۱۳</p>	<p>کمالی کی طرف سے لکھا گیا ہے کہ اس کا نام ہے</p>
<p>بھلا تم چپ کر کل یہاں سے گئے گھر سے آخری اور آشیان سے گئے آہ ہم قدر برگ پان سے گئے گل سے گزری او بوستان سے گئے ابنی جو ہستی و نشان سے گئے اسی حیرت مہین ہم جہان سے گئے</p>	<p>ہم نہ کیا کہ ہر کمان سے گئے کچھ نو صیدون پر اپنی کھاؤ ترس بھگو چھڑکا او سے لگایا سنہ باغبان فرچین ترا جھوڑا وہی کچھ سمجھے ز نشان کی بات مر گئے ہم اسی نقشہ مین</p>	<p>کمالی کی طرف سے لکھا گیا ہے کہ اس کا نام ہے</p>
<p>وامی حسرت تراب بار و کر پھر نہ آنے جو کوئی بیان سے گئے</p>	<p>۱۱۳</p>	<p>کمالی کی طرف سے لکھا گیا ہے کہ اس کا نام ہے</p>
<p>قیامت اس گھڑی جلوہ نما وہ قد بال ہے گردن ماہ کی قرین اپنا دیکھا بھالا ہے بیزلف او سنو بڑھائی کیا ہو کالا سا پالا ہے سنبھل کر زلف لہو بات تھیں سنا پالا ہے</p>	<p>خدا حافظ نہیں معلوم اب کیا ہو زوالا ہے ہمارے یار کی خوبی کا کچھ عالم نہ والا ہے ہمیں تو اس کو لبو بال ہی ز مار ڈالا ہے نظر ہر جان کا اس شانہ ست اسی ندر ہوا ہے</p>	<p>کمالی کی طرف سے لکھا گیا ہے کہ اس کا نام ہے</p>
<p>۱۱۴</p>	<p>۱۱۴</p>	<p>کمالی کی طرف سے لکھا گیا ہے کہ اس کا نام ہے</p>

میں کوئی شک نہ ہو کہ ہمارا ہر کام ہمارے ہاتھ سے ہوگا۔ ہمارے ہر کام میں ہمارے ہاتھ سے ہوگا۔ ہمارے ہر کام میں ہمارے ہاتھ سے ہوگا۔

یار کو دیوانہ کی طرح چلے دارو کرین
جو گل ستارہ اور باغ و زینب بہار
فانے اوسکو کہیں جو کہتا ہوں کچھ آرزو
کس طرح ہو جاوے میں کیون اور ترین پاس
مرشد و نگر و سید و قرب حق دشوار ہے

آپ کو پہچان کے جو اسکو پہچانے تراب
عارف اوسکو کہیں ہم طالب ہیں اس عرفان

دل ہمارا تو گھر تمہارا ہے
عشق میں سب جدا ہوئے ہم سے
سنہ سہ کوئی بات کہہ نہیں سکتا
اوس طرف کون جادو کسی مجال
یار وہ فعل تم سمجھ کے کر دے
بندگی میں خدا سے پاؤں کے
پیرو می ادسکی پر کیے جانا
شیخ جی کہیو ازیرا کے خدا

ہو بہت خوب یان تراب دی
جو کہ مشتاق تر تمہارا ہے

دل میں جسکے خطر ہمارا ہے
وہی طرح نظر ہمارا ہے

میں کوئی شک نہ ہو کہ ہمارا ہر کام ہمارے ہاتھ سے ہوگا۔ ہمارے ہر کام میں ہمارے ہاتھ سے ہوگا۔ ہمارے ہر کام میں ہمارے ہاتھ سے ہوگا۔

میں کوئی شک نہ ہو کہ ہمارا ہر کام ہمارے ہاتھ سے ہوگا۔ ہمارے ہر کام میں ہمارے ہاتھ سے ہوگا۔ ہمارے ہر کام میں ہمارے ہاتھ سے ہوگا۔

<p>۱۳۹</p> <p>دل میں جب حق کی بات دیکھ کر دھڑکتا ہے جس کا اندیشہ ہے کہ خالی رہ جاتا ہے</p>	
سنتا وہ کیسی نہیں ہے کہ ڈراؤس سے جس کے ہونے کو خاک ہم اوشن کو غم میں کیا کہ بیان دسکا کیا ہی نہیں جاتا ہر چند بھائی کی بہت چاٹ مٹ رہے گرچہ میں کہہ دو ملاقات میں سکھ رہے	کیا منہ جو کہ حال مرا نامہ براد سے جس نے د صبا کون کہہ خبر اوس سے الفت ہوئی ہو دلوں میں اس قدر اوس سے پر ہنر کہ طرح منوگا مگر اوس سے دل کیون نہ ہو عشق میں بار دگر اوس سے
<p>۱۴۰</p> <p>دل میں جب حق کی بات دیکھ کر دھڑکتا ہے جس کا اندیشہ ہے کہ خالی رہ جاتا ہے</p>	
سنتا وہ کیسی نہیں ہے کہ ڈراؤس سے جس کے ہونے کو خاک ہم اوشن کو غم میں کیا کہ بیان دسکا کیا ہی نہیں جاتا ہر چند بھائی کی بہت چاٹ مٹ رہے گرچہ میں کہہ دو ملاقات میں سکھ رہے	کیا منہ جو کہ حال مرا نامہ براد سے جس نے د صبا کون کہہ خبر اوس سے الفت ہوئی ہو دلوں میں اس قدر اوس سے پر ہنر کہ طرح منوگا مگر اوس سے دل کیون نہ ہو عشق میں بار دگر اوس سے
<p>۱۴۱</p> <p>دل میں جب حق کی بات دیکھ کر دھڑکتا ہے جس کا اندیشہ ہے کہ خالی رہ جاتا ہے</p>	
سنتا وہ کیسی نہیں ہے کہ ڈراؤس سے جس کے ہونے کو خاک ہم اوشن کو غم میں کیا کہ بیان دسکا کیا ہی نہیں جاتا ہر چند بھائی کی بہت چاٹ مٹ رہے گرچہ میں کہہ دو ملاقات میں سکھ رہے	کیا منہ جو کہ حال مرا نامہ براد سے جس نے د صبا کون کہہ خبر اوس سے الفت ہوئی ہو دلوں میں اس قدر اوس سے پر ہنر کہ طرح منوگا مگر اوس سے دل کیون نہ ہو عشق میں بار دگر اوس سے
<p>۱۴۲</p> <p>دل میں جب حق کی بات دیکھ کر دھڑکتا ہے جس کا اندیشہ ہے کہ خالی رہ جاتا ہے</p>	
سنتا وہ کیسی نہیں ہے کہ ڈراؤس سے جس کے ہونے کو خاک ہم اوشن کو غم میں کیا کہ بیان دسکا کیا ہی نہیں جاتا ہر چند بھائی کی بہت چاٹ مٹ رہے گرچہ میں کہہ دو ملاقات میں سکھ رہے	کیا منہ جو کہ حال مرا نامہ براد سے جس نے د صبا کون کہہ خبر اوس سے الفت ہوئی ہو دلوں میں اس قدر اوس سے پر ہنر کہ طرح منوگا مگر اوس سے دل کیون نہ ہو عشق میں بار دگر اوس سے

۱۳۸

دل میں جب حق کی بات دیکھ کر دھڑکتا ہے
جس کا اندیشہ ہے کہ خالی رہ جاتا ہے

۱۳۹

دل میں جب حق کی بات دیکھ کر دھڑکتا ہے
جس کا اندیشہ ہے کہ خالی رہ جاتا ہے

۱۴۰

دل میں جب حق کی بات دیکھ کر دھڑکتا ہے
جس کا اندیشہ ہے کہ خالی رہ جاتا ہے

۱۴۱

دل میں جب حق کی بات دیکھ کر دھڑکتا ہے
جس کا اندیشہ ہے کہ خالی رہ جاتا ہے

۱۴۲

دل میں جب حق کی بات دیکھ کر دھڑکتا ہے
جس کا اندیشہ ہے کہ خالی رہ جاتا ہے

۱۳۷

دل میں جب حق کی بات دیکھ کر دھڑکتا ہے
جس کا اندیشہ ہے کہ خالی رہ جاتا ہے

۱۳۸

دل میں جب حق کی بات دیکھ کر دھڑکتا ہے
جس کا اندیشہ ہے کہ خالی رہ جاتا ہے

۱۳۹

دل میں جب حق کی بات دیکھ کر دھڑکتا ہے
جس کا اندیشہ ہے کہ خالی رہ جاتا ہے

۱۴۰

دل میں جب حق کی بات دیکھ کر دھڑکتا ہے
جس کا اندیشہ ہے کہ خالی رہ جاتا ہے

۱۴۱

دل میں جب حق کی بات دیکھ کر دھڑکتا ہے
جس کا اندیشہ ہے کہ خالی رہ جاتا ہے

۱۴۲

دل میں جب حق کی بات دیکھ کر دھڑکتا ہے
جس کا اندیشہ ہے کہ خالی رہ جاتا ہے

<p>آفتِ مجرب جس پہ نازل ہے آہ اتنا وہ ہم سے غافل ہے عشقِ مین یہ تو فتِ حاصل ہے یاد آتی جب او سکی محفل ہے اس ماضی میں کون واصل ہے</p>	<p>اوس سے پھر کہ بلا میں ہو گا کون خط نہ لکھے نہ کچھ پیام کے جھا گیا آرزو سے سینہ دل جاگ کشتے مین رونے لگتا ہوں جسکو دیکھا سو ہی سہی سراق میں آ</p>	<p>اوس سے پھر کہ بلا میں ہو گا کون خط نہ لکھے نہ کچھ پیام کے جھا گیا آرزو سے سینہ دل جاگ کشتے مین رونے لگتا ہوں جسکو دیکھا سو ہی سہی سراق میں آ</p>
<p>درد میری کو تراب سے جا وہ تو اس فن میں پیر کامل ہے</p>	<p>درد میری کو تراب سے جا وہ تو اس فن میں پیر کامل ہے</p>	<p>درد میری کو تراب سے جا وہ تو اس فن میں پیر کامل ہے</p>
<p>عالم مرغِ نیم بسمل ہے وہ تو صیدِ غریب قاتل ہے عاشقی میں یہ پہلی منزل ہے صبر تو بحرِ غم کا ساحل ہے کوئی او سکے نہیں مقابل ہے ق کون تیرے کرم کے قابل ہے</p>	<p>کل سے آج اور سی حالت دل ہے قتل پراو سکے اتنی تندہی کیا تنگ و ناموس سے گزر جاتا بہر مین دل کو دے خدا تکین مرو مہمنے دو لون دیکھے خوب میں نے اک دن تراب سے چھپا</p>	<p>کل سے آج اور سی حالت دل ہے قتل پراو سکے اتنی تندہی کیا تنگ و ناموس سے گزر جاتا بہر مین دل کو دے خدا تکین مرو مہمنے دو لون دیکھے خوب میں نے اک دن تراب سے چھپا</p>
<p>ہنسکے بولا میں کو مبتلاؤں جس پہ فضلِ الہ شامل ہے</p>	<p>تو جلوہ گر ہو جسمِ بیکر حضور آو میں اک نظر نڈالوں تیرے سوا کسی پر کیا نیما تو لو اہو دی کسی پر روشن</p>	<p>تو جلوہ گر ہو جسمِ بیکر حضور آو میں اک نظر نڈالوں تیرے سوا کسی پر کیا نیما تو لو اہو دی کسی پر روشن</p>

[illegible]

ہنسی آتی ہے ہوا چاہ اپنی یاد کر جی میں
کبھی تنہا مجھ کو نہیں کرتا ہے دوست
اجل کیا بارہ آتی ہے نہیں لٹائی ہے کیا
بہت تیر پر کر دیکھی دوست آتی نہ کوئی

کسی سے یا حبیب ظہار اسی جاہد کرتا ہے
غم و درد و فراق اپنا میری ہمراہ کرتا ہے
جہاں وہ سنگدل ظالم گزرتا گاہ کرتا ہے
وہی ہوتا ہی اسی بار و جہ کی شد کرتا ہے

بجلی ہر سیکے یاد اوستی میں تو ہر مراد اوستی
شراب اس بات پر تحجج و ہنسی آگاہ کرتا ہے

خوہاؤ کہ کون کون سا مری جا
یہ لکھیں اور سکائی ہو کر تاسے تقیہ
سطح تجاہل کری کیونکہ وہ چھپا
رکھی مری سینہ پر ذرا ہاتھ ڈالنا
اور ان کلم کی مجھے رہ گئی افسوس
کون اوسکی خبر لاؤ مری کون سناؤ
آئندہ تو ڈوب دو گا کسی روز ترا گھر
سطح یقین آؤ مجھے اوس پر غریب

جو دلمین سماں پر وہ لکڑی زبان سے
تقریب نگر میری تو ہر پر و جان سے
مفتون ہوا ہو جو کسی پر دل جان سے
معلوم تو ہو تجھ کو مگر محسوس نہ جان سے
اوس نعل شکر خدای بہت غنچہ دیاں سے
کوئی دانستہ آتا ہے نہ جاتا ہے وہاں سے
ہیشیار ہوا ہے مرد کا سارا زبان سے
جو شبہ کہ باہر ہر مری و ہم و گمان سے

پیش آئی تراب اینکے سیدو سنو ہی بات
جس بات کی امید نہ تھی ہکو جہان سے

کتاب و نہ غبتو کا میں تقصیر کسی
پھر ترک ملاقات لگا کر نے وہ مجھ سے

یہ میرے گڑھاؤ کو تو تسخیر کرے گی
میں خوب سچ جانتا ہوں یہ تدبیر کیسوی

سید و مدد کیا
 و
 قتل حال غم
 نیکی کی جی
 عافیت و سکا
 کلن چھپو
 سرور و
 بال پروانه
 رشتہ کل
 دیف یا
 لکھی کر
 گوش و
 ۱۵۸۰
 ہادی و

عید کا چاند مریض صبر و محنت کے ساتھ
یوں سواری میں چاہتی تھی کہ وہ جلد سے
جسٹس کی خدمت پہنچے۔

تجھ دیکھے ترے مفتو نکو دیکھے
ذرا میرے دل محسنو نکو دیکھے
کوئی اس چشمہ جیچو نکو دیکھے
جب و سکہ عارض گلگون کو دیکھے
اگر اس قیامت موزوں کو دیکھے
نہ خط کیجی نہ وہ مضمون کو دیکھے
کوئی اس جادو و افسون کو دیکھے
کہاں وہ گردش گردن کو دیکھے

جو چاہے ایسی اور مجنون کو دیکھے
جدائی میں کوئی غمخوار بن کے
ہوئی آنکھ آنسوؤں سے بھر سرج
جب میں پھر نہ بلبیل نام گل لے
نہ فارقات فہری سرور کیوں
اوس کوئی کیا لکھا دے کیا پڑھا دے
لیا دل اوس میں ایک دم میں
نظر ہر حال ہے جیسی خدا پر

ترا ب اوسکو کہاں چون و چرا ہو
جو ہر صورت میں اوس بچوں کو دیکھے

دلبری عاشق کی اجھی کر چلے
جسکی گردن پر ترا خنجر چلے
کیا کی تجھے اسو دلبر چلے
شب تو منزل پہنچے گودن بھر چلے
کس طرف جاؤ کوئی کید صر چلے
شوق سے چراک قدم او دسر چلے

ہنگو بیدل کرتے اپنے گھر چلے
 ہوشیدہ وغین وہی اب سنب
 دل تو تیری بس میں ہو جاتا ہے جا
 بعد عمر کے ہاتھ آیا وصل یار
 راہ رو کو وہ کٹا ہے چار و طرف
 دس قدم او سکی طرف چلتا ہے یار

چاہیے سالک کہ تین مہر شد تراب
رہنما بن راہ کوئی کیونکر چلے

وہ
میں نے اپنے مرشد سے بھی کہ با باقی ہی
کفرانی ہو یہ سید عالم ہی الکلمات باقی ہی
بُجایا

[illegible][illegible]

کب عشق کی بات مختصر ہو گھٹا سب سے وہ آپی آپ یوں بڑ	قصہ یہ دراز ہو گیا ہے دل جیسا گداز ہو گیا ہے
الفت میں تری یہ حال بند جس سے میں کبھی نہ بولتا تھا	ای بندہ نواز ہو گیا ہے وہ محرم راز ہو گیا ہے
کیا کیسے تراب کی حقیقت	پھر عسرق مجاز ہو گیا ہے
پشکر کہ ناخدا کے باعث	
یارا و سکا جہاز ہو گیا ہے	
چاہی کوئی دیوانہ ورنہ مجھ کو دیکھے پتھر کو کیا پانی اور لوہے کو کیا نرم	دل کو مری اور زلف گرہ گیر کو دیکھے واشد کوئی عشق کی تاثیر کو دیکھے
کیا شکل ہو کیا حسن کیا رنگ کیا ڈھان وان صید کو پھر لاکو بنا تو مہین نشانہ	کوئی خوب مہر یار کی تصویر کو دیکھے فرخ کو کوئی دیکھے نہ کوئی تیر کو دیکھے
اواز بہ ماری ہی خدا کا م نہ ڈالے گھاتل کو دم نزع نہ کھلا خنم ابرو	وہ ترک اگر اس کا کھنجر کو دیکھے قاتل وہ تجھے دیکھے کہ شمشیر کو دیکھے
کس طرح نہ دل میری وہ گری کیوں نہ لاسا	
بیدل جو تراب اوست دلیگر کو دیکھے	
غیر کو کیا کیا نہ ہمسر بد گمانی ہو گئی اوستی میر گھر میں کل تشریف ازانی ہو گئی	یار کی اکبرن جو ہمہ میر بانی ہو گئی دل میں دشمن کے پیو چھو کیا گرائی ہو گئی
نا امید می بہشتا شاق و پیغام وصل	جان بلب تھا از سر نو زند گانی ہو گئی

۱۰۰

۲۲۷

جہنم کی آگ سے اس شخص کو بچا کر لیا گیا
 یہ شخص اپنے ہم وطنوں کے لیے
 اپنے جان و مال کی قربانی کر رہا ہے
 اس کی مثال اللہ تعالیٰ کے رسولوں کی ہے
 اللہ تعالیٰ ان کے اجر و ثواب کو بڑھائے

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

روتا ہوں میں اوسے کہ تمنا کر دل میرے
مارا پڑا جو عشق میں طال لسان ہوا
کتنا تنہا کہ غریب جدا قافلے سے ہو

۲۰۹
کب تک ترا پیاں سے غافل رہیگا تو
غفلت میں عمر تیری تو باون برس گئی

نامو عشق میں ہو خلق میں بنام ہو
یار و تم جنکی زبان سے حق دعا کو خوان
منع دل اور کنگان جاگڑی پھنکے
رام رام اونکو اوچا ہو کرو اونکو سنا
عید کے پاند کا دھوکا یہ مضامین پڑ
ہیزم ترسی نکا تا ہو دھوان جلتی و قست

شام سو صبح ہوئی یار نہ آیا اب تک
کون کہتا تھا تراپ آویگا یاں شام ہوے

<p>لیون اب سست ہو نہیں دلی ہمارے یون بھی آتا ہر عیادت کو کسیا کوئی عشق کو غم میں پہنیا تھا چوت روز غلیب عشق دو جانب ہو تو میںاں کشتن کبھی ایسے نہ لگتی ہر اودھری کبھی</p>	<p>نیم جان چھوڑاوسو مایہ دل آزار ہے ندو عالمی نندو اور اوسو مار ہے غم سہراں میں اوسو کر کے گرفتار ہے سوت دونوں کی ہر آپس میں جمع ہے کیا عجب عاشق و مشوق سو تلوار ہے</p>
---	---

بیت دینار و جبر و کدورتی که در این عالم است
بیت دینار و جبر و کدورتی که در این عالم است

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي هدانا لهذا
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

<p>کیا دوق آشنائی کا مہر یا جدائی کا ہو شوق اب بانی کا گرفتار ہو باز آ</p>		<p>۲۱۵</p>	
<p>تیرا پ او سکا تیاک و بیار ہو سب بے جا ہم او سکا لطف ہو شفقت ہو مخموری ہو باز آ</p>		<p>۲۱۳</p>	
<p>جی خا پر وہی لگا بیٹھے بھرنے کیجا کسیکا دروازہ ہم دعا کرتے یارو جنکے سدا کون یہ او سے جانکے کہ او کے انتظاری میں تیری برسر راہ خلق سے جو نہیں کنارہ کش نہی جو کسی کام کے کچھ دیکھ پڑتا ہر کچھ تو اونکو حق</p>		<p>۲۱۲</p>	
<p>دل ہو شب سحر اوٹھ کر نہیں سوتا رجب سحر ہم پاس تیرے آ بیٹھے</p>		<p>۲۱۱</p>	
<p>جی جلاؤ نہ مرا نامی کرناؤ نہ مجھے ابو جی بیکرین سو تاہوں جگاؤ نہ مجھے انتظار اب نہ مجھ سو ستاؤ نہ مجھے در در سحر کر و پاس بلاؤ نہ مجھے چاہ میں اپنی کنوی اور جھکاؤ نہ مجھے</p>		<p>۲۱۰</p>	

میں نے دیکھا ہے کہ ہر کچھ تو اونکو حق
دیکھ پڑتا ہر کچھ تو اونکو حق
نہی جو کسی کام کے کچھ
انتظاری میں تیری برسر راہ
خلق سے جو نہیں کنارہ کش
کون یہ او سے جانکے کہ او کے
ہم دعا کرتے یارو جنکے سدا
بھرنے کیجا کسیکا دروازہ
جی خا پر وہی لگا بیٹھے

۲۱۵
۲۱۳
۲۱۲
۲۱۱

میں نے دیکھا ہے کہ ہر کچھ تو اونکو حق
دیکھ پڑتا ہر کچھ تو اونکو حق
نہی جو کسی کام کے کچھ
انتظاری میں تیری برسر راہ
خلق سے جو نہیں کنارہ کش
کون یہ او سے جانکے کہ او کے
ہم دعا کرتے یارو جنکے سدا
بھرنے کیجا کسیکا دروازہ
جی خا پر وہی لگا بیٹھے

۲۱۵
۲۱۳
۲۱۲
۲۱۱

میں نے دیکھا ہے کہ ہر کچھ تو اونکو حق
دیکھ پڑتا ہر کچھ تو اونکو حق
نہی جو کسی کام کے کچھ
انتظاری میں تیری برسر راہ
خلق سے جو نہیں کنارہ کش
کون یہ او سے جانکے کہ او کے
ہم دعا کرتے یارو جنکے سدا
بھرنے کیجا کسیکا دروازہ
جی خا پر وہی لگا بیٹھے

[illegible]

هم او سبک تقدیر بیج هم مرشد کامل | بنده مدین اوسسی کاهون جی بود اوسو ملاک

کیونکہ شراب اوسکو کہی جادی برحق

جواندہ کو رکھلا دی اور سب کو خوشاوی

210

یاروں کے بات کہیں زبان نہ کھینچاں

ہیں بطرح یہ شوق واحد ارجا کے

جو غرق ہوں بنا و میں لفون کے بال کے

جو منہ اور گم ہیں کھنسیہ تیر کھال کے

دیدار کہیں ہو کیا ہے سال کے

قرآن میں ہم تحفہ جلالہ جلالہ

ہم کو نہ یہ سنائیے وغیرہ نہ یہ دھماکے

معشوق اگر خوب تھراوی طرح کرتے

کیا کام اونکو دیکھنا اور بگاڑ سے

محکم دلائل سے مزین و متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

عاشق بچارم کیون نہ رہیں رونا و نالہ

ست گرم بهیبه غصه سو سو مثل آفتاب

سبحیہ شہزادہ کدالو کوئی حقیر

شامیوں کو محلے میں یہ فقہ و نگاہ

۲۱۴

نیا شباب، پیار و نئی جوانی ہے

یہ کتاب کو بھی سی ہو دیکھانی ہے

وہ کہہ کر وہ کھڑے ہوئے اور چلے گئے۔

عجب طرحی سہم الفت نہانی ہے

کوئی لکھے تو ہماری محسوس کا نام ہے

کسی سے کیا کہوں، بار و جو میں نے جانی ہے

کہ نشان کا نشان محض ہے نشانی ہے

ابو حسان سوہی وقت لبر ترانی ہے

سے شکر و قدس کے درگاہ یا یا

سید حسنین علیہ السلام تمہارے باپ

اور اس کا معنی قصہ محبت ہے

سناہ قصہ شیریں و لیلیٰ و معنون

میں نے یہ سچا اور حقیقی اور معرفت کی بات

نواب کا کہ معشوقہ پر نشان کا نشان

مدرسہ کی اس سہولت سے کہ اس کے اندر ایک کتب خانہ ہے جس میں تمام کتب و رسائل جمع ہیں۔

[illegible]

یادو الدن کی ادنیٰ سے وہ سب سے بڑی
رہتی ہے وہی خیر و اسی سارا
حافظات اوستی

این کتاب در بین
 علمای و نویسندگان
 و محققان بسیار
 مشهور است و
 بسیار از آن
 استفاده شده است

دہ لکھنؤ میں سو گراں گولی

ک

11

مرتب اور سب سے خوب ہے
مرتب و سب سے خوب ہے

مرتب و سب سے خوب ہے
مرتب و سب سے خوب ہے

مرتب و سب سے خوب ہے	مرتب و سب سے خوب ہے
---------------------	---------------------

مرتب و سب سے خوب ہے	مرتب و سب سے خوب ہے
---------------------	---------------------

مرتب و سب سے خوب ہے	مرتب و سب سے خوب ہے
---------------------	---------------------

مرتب و سب سے خوب ہے
مرتب و سب سے خوب ہے

مرتب و سب سے خوب ہے
مرتب و سب سے خوب ہے

<p>۲۳۳</p> <p>ان سادوں کی کہیا شب بھر کو میرہ بانی کی یہ عاشق کی خاطر میرہ صاحب قبال کی توت ہرگز ایسا اس جہوں میں نہ ہی سب کے دلاویہ</p>	<p>۲۳۴</p> <p>میرہ بانی کی کہیا شب بھر کو میرہ صاحب قبال کی توت ہرگز ایسا اس جہوں میں نہ ہی سب کے دلاویہ</p>	<p>۲۳۵</p> <p>میرہ بانی کی کہیا شب بھر کو میرہ صاحب قبال کی توت ہرگز ایسا اس جہوں میں نہ ہی سب کے دلاویہ</p>
<p>۲۳۶</p> <p>اوسط ہنسنا و گھٹنا اس طرف فریاد شان قہاری خدا کی صورت جلاوہ یار کی شرکان بہنیں یہ نشتر فواد ہے جان لکھا کہ جو بچا سنہ وہ بڑا صیاد ہے نفس کی کوئی فتح پاوی تو سبار کیا ہے</p>	<p>۲۳۷</p> <p>غنی و کل نے کیا بلبل پہ گاش بین تم جہل بہ تہمت ہاکویر کرمست قتل کی چیمہ گئی دلمیں گرگ میں ہے اس کی خلش یار چوٹی کھو لکھا عاشق کا دل کرتا ہر صید شاہ صاحب خرم کرتے بہن ہزار دن فتح</p>	<p>۲۳۸</p> <p>میرہ بانی کی کہیا شب بھر کو میرہ صاحب قبال کی توت ہرگز ایسا اس جہوں میں نہ ہی سب کے دلاویہ</p>
<p>۲۳۹</p> <p>جاگتو سوڈ تراب او سکونہ اکدم بھولنا اور سب بھول کر پیر اتنی بات رکھنا یاد ہے</p>	<p>۲۴۰</p> <p>میرہ بانی کی کہیا شب بھر کو میرہ صاحب قبال کی توت ہرگز ایسا اس جہوں میں نہ ہی سب کے دلاویہ</p>	<p>۲۴۱</p> <p>میرہ بانی کی کہیا شب بھر کو میرہ صاحب قبال کی توت ہرگز ایسا اس جہوں میں نہ ہی سب کے دلاویہ</p>
<p>۲۴۲</p> <p>کہ فرید عاشق کو عیسے وصل جانان بغل گیراوس سے ہونا عیدیں مگر نہ آسان سحر سے شام تک ہر نرم جلوہ گاہ خوابان جہد و کھیل و دھڑکن عشق نشی کا ساز و سہان</p>	<p>۲۴۳</p> <p>میرہ بانی کی کہیا شب بھر کو میرہ صاحب قبال کی توت ہرگز ایسا اس جہوں میں نہ ہی سب کے دلاویہ</p>	<p>۲۴۴</p> <p>میرہ بانی کی کہیا شب بھر کو میرہ صاحب قبال کی توت ہرگز ایسا اس جہوں میں نہ ہی سب کے دلاویہ</p>
<p>۲۴۵</p> <p>رہی بھوکا پیاسا جو یہاں بہر خدا چند تراب او سکونان شد شہر اچھو و غلمان</p>	<p>۲۴۶</p> <p>میرہ بانی کی کہیا شب بھر کو میرہ صاحب قبال کی توت ہرگز ایسا اس جہوں میں نہ ہی سب کے دلاویہ</p>	<p>۲۴۷</p> <p>میرہ بانی کی کہیا شب بھر کو میرہ صاحب قبال کی توت ہرگز ایسا اس جہوں میں نہ ہی سب کے دلاویہ</p>
<p>۲۴۸</p> <p>ہجر کی رات میں بھاؤ نہیں تار پیار فقط اک ہمسے ہو ڈور و رہا رہی پیار کہیو جس فرسے تم میں ہے سدا صدمہ پیار ہر عجب سیر یہ دریائے کنار پیار دل دھڑکتا ہے مرا خون کو ماری پیار</p>	<p>۲۴۹</p> <p>میرہ بانی کی کہیا شب بھر کو میرہ صاحب قبال کی توت ہرگز ایسا اس جہوں میں نہ ہی سب کے دلاویہ</p>	<p>۲۵۰</p> <p>میرہ بانی کی کہیا شب بھر کو میرہ صاحب قبال کی توت ہرگز ایسا اس جہوں میں نہ ہی سب کے دلاویہ</p>
<p>۲۵۱</p> <p>میرہ بانی کی کہیا شب بھر کو میرہ صاحب قبال کی توت ہرگز ایسا اس جہوں میں نہ ہی سب کے دلاویہ</p>	<p>۲۵۲</p> <p>میرہ بانی کی کہیا شب بھر کو میرہ صاحب قبال کی توت ہرگز ایسا اس جہوں میں نہ ہی سب کے دلاویہ</p>	<p>۲۵۳</p> <p>میرہ بانی کی کہیا شب بھر کو میرہ صاحب قبال کی توت ہرگز ایسا اس جہوں میں نہ ہی سب کے دلاویہ</p>

۲۳۴
میرہ بانی کی کہیا شب بھر کو
میرہ صاحب قبال کی توت ہرگز ایسا
اس جہوں میں نہ ہی سب کے دلاویہ

۲۳۵
میرہ بانی کی کہیا شب بھر کو
میرہ صاحب قبال کی توت ہرگز ایسا
اس جہوں میں نہ ہی سب کے دلاویہ

۲۳۶
میرہ بانی کی کہیا شب بھر کو
میرہ صاحب قبال کی توت ہرگز ایسا
اس جہوں میں نہ ہی سب کے دلاویہ

۲۳۷
میرہ بانی کی کہیا شب بھر کو
میرہ صاحب قبال کی توت ہرگز ایسا
اس جہوں میں نہ ہی سب کے دلاویہ

۲۳۸
میرہ بانی کی کہیا شب بھر کو
میرہ صاحب قبال کی توت ہرگز ایسا
اس جہوں میں نہ ہی سب کے دلاویہ

۲۳۹
میرہ بانی کی کہیا شب بھر کو
میرہ صاحب قبال کی توت ہرگز ایسا
اس جہوں میں نہ ہی سب کے دلاویہ

۲۴۰
میرہ بانی کی کہیا شب بھر کو
میرہ صاحب قبال کی توت ہرگز ایسا
اس جہوں میں نہ ہی سب کے دلاویہ

۲۴۱
میرہ بانی کی کہیا شب بھر کو
میرہ صاحب قبال کی توت ہرگز ایسا
اس جہوں میں نہ ہی سب کے دلاویہ

۲۴۲
میرہ بانی کی کہیا شب بھر کو
میرہ صاحب قبال کی توت ہرگز ایسا
اس جہوں میں نہ ہی سب کے دلاویہ

۲۴۳
میرہ بانی کی کہیا شب بھر کو
میرہ صاحب قبال کی توت ہرگز ایسا
اس جہوں میں نہ ہی سب کے دلاویہ

۲۴۴
میرہ بانی کی کہیا شب بھر کو
میرہ صاحب قبال کی توت ہرگز ایسا
اس جہوں میں نہ ہی سب کے دلاویہ

۲۴۵
میرہ بانی کی کہیا شب بھر کو
میرہ صاحب قبال کی توت ہرگز ایسا
اس جہوں میں نہ ہی سب کے دلاویہ

۲۴۶
میرہ بانی کی کہیا شب بھر کو
میرہ صاحب قبال کی توت ہرگز ایسا
اس جہوں میں نہ ہی سب کے دلاویہ

۲۴۷
میرہ بانی کی کہیا شب بھر کو
میرہ صاحب قبال کی توت ہرگز ایسا
اس جہوں میں نہ ہی سب کے دلاویہ

۲۴۸
میرہ بانی کی کہیا شب بھر کو
میرہ صاحب قبال کی توت ہرگز ایسا
اس جہوں میں نہ ہی سب کے دلاویہ

۲۴۹
میرہ بانی کی کہیا شب بھر کو
میرہ صاحب قبال کی توت ہرگز ایسا
اس جہوں میں نہ ہی سب کے دلاویہ

۲۵۰
میرہ بانی کی کہیا شب بھر کو
میرہ صاحب قبال کی توت ہرگز ایسا
اس جہوں میں نہ ہی سب کے دلاویہ

۲۵۱
میرہ بانی کی کہیا شب بھر کو
میرہ صاحب قبال کی توت ہرگز ایسا
اس جہوں میں نہ ہی سب کے دلاویہ

۲۵۲
میرہ بانی کی کہیا شب بھر کو
میرہ صاحب قبال کی توت ہرگز ایسا
اس جہوں میں نہ ہی سب کے دلاویہ

۲۵۳
میرہ بانی کی کہیا شب بھر کو
میرہ صاحب قبال کی توت ہرگز ایسا
اس جہوں میں نہ ہی سب کے دلاویہ

۲۴

[illegible]

پہلے کی اس آفرین دہانہ کی جلا
خون کی مرقہ اور طبعی جی
کیونکہ جگہ کی نسبت اس
جگہ کے تراب اور اس کی

جیتے مری جو یاد میں اوسکی جیو مراب
 جیکو نہ مارو او نہ غفلت میں کھویتے

۲۷۸

خدا کی پرانی ماریات کوئی تب جاکے
اپنی ہستی کو الگ ہو غیبتی کی راہ کی
جس طرح کہ تو نہیں پر حق پر قرآن و حدیث
یوں فقیری کا مہرہ پانا بہت دشوار ہے
عقل والا جانتا ہے کہ خوب تدبیر جہان
نروازی میں جتاوے اور کو خود را جاکے
اول و آخر وہی ہے ظاہر و باطن وہی
باوجود کار و بار غفلت اس عالم کے بیچ

دوان
نزدیک است

کیا عبادت خالصہ مشکل ہو تر
بر صفت ہو آشنا ذات کوئی تب جانے

244

یارو دیکھوں کہیں در شک قمر آتا ہے	کہ اندھیری میں مجھ کو چاند نظر آتا ہے
چاہوں ہر فرداں جاؤں نہیں کچھ نظر	پر مری دل میں یہ دوسواں خطر آتا ہے
ہو وہ لڑکا کہیں شرمگاہ کہہ بیٹھے یہ	کیا ترا کام ہی بیان کیوں تو اور آتا ہے
نینداؤں جاتی ہی آنکھوں سے شب بھر	جس گھڑی دلوں میں خوف سحر آتا ہے

کود و در زمین
بسیار زیاده است
چون از ده کتا
کتا مندن
جاتا جو کوئی

کیا غم کیا مری غمخوار
 کیسے غم ایسا کسی غمخوار
 کیا عشاق کی گردنوں پر
 کیا غم ایسا کیسے آئے

جنتی بیتی کی یادیں
 زلزلے کی زمین وہ آہ
 باغیان ایچو کلکیند
 یاد آتا ہے جین د

در دلا رام قریبین آرم
 دکی

۲۴۲

جو بیت الحرم کی آرزو ہے	کو سے صتم کے در پہ جائے
جہین تب سے عدم کی آرزو ہے	عدم او سکی لہر کو جیب سے جاتا

اگر باغ ارم کی آرزو ہے
مرا اپ او سکی کلی میں بیٹھ رہ جاؤ

کیا کام ہو کو یار جو آتی ہو چاندنی
ہوتا ہی بدین جب وہ پر نرا کوسیمبر
ہیں یا کچھ نہیں شبِ مستاب کی مہا
اندھیر سو کوئی نہیں کہتا ہی اوں سجا
کیونکر نہ دل سونا شبگیر ہو ماند
خط کا غبار آؤ لگا منہ پہ یار کے
منہ وہ انپ کو نہ دے دل خستہ کیوں
کس طرح چاندنی کو کوئی ہو پختہ خاک

روپا اور گوشت کے ٹکڑے کا پڑوسہ تراش دیا اور
کیا جوٹ میرے دل پہ لگاتی ہے چاندنی

<p>رسوا ہوں کہیں نہ لگ کر لکیر کے لیے لا محبتی تیرا تری قربان یہ مرغ کیسے جیسا دس کا برو و مرگاں ڈھال کہتا ہر ہندسہ کو وہ یہ تیرو گمان ہوں</p>	<p>محبت بننا ہوں خاص یہ زنجیر کے لیے ہمتا ہر ابنو صید سو کوئی تیر کے لیے ق تیرو گمان یہ خوب ہیں زنجیر کے لیے رکھتا ہوں تیر عاشق و لکیر کے لیے</p>
---	--

[illegible]

اوس سے کوئی ہرگز التجا نہ کرے
 حق میں اوس کو وہ کب دعا کرے
 جو میری درد کی دعا نہ کرے
 ہر وہ بیمار دیکھ دغا نہ کرے
 ق سا منو میرے کوئی ہوا نہ کرے
 مجھ کو اشد خود نانا نہ کرے
 کس طرح عرض مدعا نہ کرے
 ہجر میں کیوں جگر جلا نہ کرے
 کوئی خوبون سے آس نہ کرے
 کچھ بھی ایسا اگر صبا نہ کرے

جو سیکا کبھی کسا نہ کرے
 یار کی گالیوں سے خوش ہو
 پیچاتی میں اوس کو کیسے کہوں
 یاری اوس سے نہ کہیو یارو
 آئینہ توڑ کے وہ کہتا ہے
 مجھ کا پیر و انسین تجمل کی
 عاشق بیقرار اوس کا پاس ہے
 گھر سے اپنے وہ اتلاک نہ پھرا
 ہم تو خوبون سے ہو گئے برآس
 بوسہ گل سے کوئی نپاؤ خبر

دل میں جسکے تو بس کیا ہے تراب

نام تیرا وہ کیوں لیا نہ کرے

کہان تک اوس کو سجاو نہ گھبرا آتا
 یہاں ہر گز کوں میں کیا نہیں مجھ کو بھلا
 تو کیوں باوین سے تار جنت آفسو بہاتا
 مرا ہزار کوئی ایسا نہیں اوس طرف جاتا
 کہ کوں اوس سے اب بھی آزادہ کیوں تاتا
 خبرانی کی جھوٹی بھی نہیں کوئی سناتا

صنم کو دیکھو کو ہمارے دل کیا لہلاتا
 مجھ کو پیار کوئی طار اگر آتا نہیں یا
 وہ مجھ سے کہ گیا تھا بلکہ میرے گھر سے پھر آو
 کہوں کس سے کہا تھا جو قسم کر کے گیا تھا
 مینہ دو کا وعدہ تھا نہ آیا ہو کہ جسے
 کہو انصاف سے یارو مجھ کو کس طرح صبر آو

اوس سے کوئی ہرگز التجا نہ کرے
 حق میں اوس کو وہ کب دعا کرے
 جو میری درد کی دعا نہ کرے
 ہر وہ بیمار دیکھ دغا نہ کرے
 ق سا منو میرے کوئی ہوا نہ کرے
 مجھ کو اشد خود نانا نہ کرے
 کس طرح عرض مدعا نہ کرے
 ہجر میں کیوں جگر جلا نہ کرے
 کوئی خوبون سے آس نہ کرے
 کچھ بھی ایسا اگر صبا نہ کرے

شاہ کاظمی دہلوی
 بارودہ لہو لہو جاتا ہے
 صبا کی جھلک سے قتل ہو گیا ہے
 کہو منکر لہو لہو جاتا ہے
 سب کا ادھر لہو لہو جاتا ہے
 شہنشاہی اس کا ہاتھ کی جھلک
 بہو باغیچہ لہو لہو جاتا ہے
 دیکھا

کون کون اوس سیر کر لے
خیر اوسنے میری کسیدنی
ادھر وہ کبھی پھر نہیں دیکھتا
مجھ عید ہو ماہ رمضان میں
کرم وہ کرے تو نہیں کچھ عید
سقا اوس سفر کو نہیں کتنے ہیں
ہم ایسا ہنوگار عشق و شفیق
خوش آتی ہے کاکل تو کھڑے کے گرد
تو اپنی قبا کی ذرا آستین
وہ بڑھ کر کوسودائی کتنے ہیں
خدا نے ازل سے دیا ہم کو عشق
کرو عشق صادق کہ ہر فائدہ

جو کھر کھر پھر سے سیم وزر کر لے
نہ بھیجا کیکو خبر کے لیے
ترستا ہر جواک لہر کے لیے
اگر وہ ملاک پیر کے لیے
کہ مشتاق ہوں شب قدر کے لیے
جو ہو کسب علم و ہنر کے لیے
ہمیں ساتھ رکھ لے سفر کے لیے
یہ مال ہے زیا قمر کے لیے
بڑھا میری چشم تر کے لیے
پھر سے ساتھ اپنے جوڑ کے لیے
امانت یہی تھی بشر کے لیے
ادھر کے لیے یا ادھر کے لیے

ہو عشق میں اب تو بدنام خوب
تراپ اک برہمن پیر کے لیے

جہد ہر ایسا مجھے اوس گلبدن کے واسطے
یارین سب مجلس عشق و طرب و نور کے واسطے
کہد شازدہ سہنہ او کچھ پیچ و پل ہی خوا
تاز خندان کر سا ہر زلف جانانیش ہر
باغیان کوتاک ہو جیسے چمن کے واسطے
چاہی کوئی شمع تابان چمن کے واسطے
کاکل پرچید زلف پر شکن کے واسطے
رسی چھوٹی چاہی چاہ ذوق کے واسطے

کون کون اوس سیر کر لے
خیر اوسنے میری کسیدنی
ادھر وہ کبھی پھر نہیں دیکھتا
مجھ عید ہو ماہ رمضان میں
کرم وہ کرے تو نہیں کچھ عید
سقا اوس سفر کو نہیں کتنے ہیں
ہم ایسا ہنوگار عشق و شفیق
خوش آتی ہے کاکل تو کھڑے کے گرد
تو اپنی قبا کی ذرا آستین
وہ بڑھ کر کوسودائی کتنے ہیں
خدا نے ازل سے دیا ہم کو عشق
کرو عشق صادق کہ ہر فائدہ

کون کون اوس سیر کر لے
خیر اوسنے میری کسیدنی
ادھر وہ کبھی پھر نہیں دیکھتا
مجھ عید ہو ماہ رمضان میں
کرم وہ کرے تو نہیں کچھ عید
سقا اوس سفر کو نہیں کتنے ہیں
ہم ایسا ہنوگار عشق و شفیق
خوش آتی ہے کاکل تو کھڑے کے گرد
تو اپنی قبا کی ذرا آستین
وہ بڑھ کر کوسودائی کتنے ہیں
خدا نے ازل سے دیا ہم کو عشق
کرو عشق صادق کہ ہر فائدہ

جی ہنیں ہار کبھی تیرے کتات ہے
 جی ہنیں ہار کبھی تیرے کتات ہے
 جی ہنیں ہار کبھی تیرے کتات ہے
 جی ہنیں ہار کبھی تیرے کتات ہے

چشمہ چوہان پر لب و ساکنہ سو کہو	سبزہ خط خضر ہر زلف سیہ ظلمات
دل کی شہ عیش کی بازی تیرے جیت	جی ہنیں ہار کبھی تیرے کتات ہے
لطف باز گیسے میری سین میں کھیتی کی طرح	پھیر دیں چاہوں ہر کر او کی سیہ کات

عشق کا دعویٰ ہر جھگولیاں شاہد ہر شرک	گر وہی شکر نہ تو مدعا اثبات ہے
--------------------------------------	--------------------------------

وہ دلیر سر پہ اپنی نچا خیر لے	الہی اب میں جاؤں دل کدھر لے
میں اس کے غم سے مرنے ہوں کو جا	خدا کی واسطے میری خبر لے
گیاہ خشک ہو جاتی ہر سبز	جہان جاتا ہوں میں یہ چشم تو لے
اگر جنگل میں جاؤں آگ لگ جا کے	کہاں بیٹھوں میں یہ سوز جا کے
حقیقت کا مڑہ سا اک نیاوے	طبیعت سے نہ جب تک خوب مرے
جسے چاہے وہ اک چوٹ میں مار کے	پھرے ہر ناحق اب تیغ و تبر لے

شراب اس بت کو ڈر ہو کر خفا کا	تو بندہ ہو مراد اسن پکڑ لے
-------------------------------	----------------------------

میرے دل کا غم یار ہی کو سکے	میں لاچار ہوں مجھے کیا ہو سکے
رو لایا مجھے جب قدر عشق میں	کوئی اس قدر اور کب رو سکے
جسے صبح و شام کا جدائی کا ہو	شب وصل میں وہ کہاں رو سکے
کبھی ہکو وہ منہ لگاتا نہیں	کوئی یار سے بات کہہ تو سکے
شراب اس کو دے عشق پیچے کا ختم	ضمیمہ دل میں اپنے اگر ہو سکے

جی ہنیں ہار کبھی تیرے کتات ہے
 جی ہنیں ہار کبھی تیرے کتات ہے
 جی ہنیں ہار کبھی تیرے کتات ہے
 جی ہنیں ہار کبھی تیرے کتات ہے

جی ہنیں ہار کبھی تیرے کتات ہے
 جی ہنیں ہار کبھی تیرے کتات ہے
 جی ہنیں ہار کبھی تیرے کتات ہے
 جی ہنیں ہار کبھی تیرے کتات ہے

<p>ناصح تجھے معشوق کی پہچان کہاں ہے صبر آخری مری دل کو یہ امکان کہاں ہے اس درد کی بیان دار و درمان کہاں ہے اس وحشی کو بیان وسعت میدان کہاں ہے اکافر سوچ بجا کر تو مسلمان کہاں ہے</p>	<p>خفاش کو کب مر کی طاعت نظر آوے جب تک کہ مری بدن آوے گا وہ دلبر احوال مراد یکھے کتر بین اطہا مجنون کو مری چاہیے صحرا قیامت اوس طفل یرہمن مری کبھی دل نہ ہوگا</p>
<p>یوسف کی خریداری کا سامان کہاں ہے</p>	<p>کس طرح قراب او سکودین بندہ کروں اپنا</p>
<p>وہ اک دم یار کستا ہر تجھ پر دم کی بیاری وہا جسکی کر تھی دفع اک عالم کی بیاری یہی ہر سخت پیر پھین بنی آدم کی بیاری رو لاتی ہر محجہ اس بیدہ پر نم کی بیاری</p>	<p>تپ سیران مری تارہوں مجھ پر مری بیاری الہی خیر کچھ درد مند اب تو ہوا وہ خود ترا عاشق بچار آرزوی دل کا ہر مارا تو اپنی استین کدے مری نکھوٹ نکھوٹ</p>
<p>کری بن کیسے ہو تشخیص نامحرم کی بیاری</p>	<p>شراب سہرا سیر دل کے خبر کیا ہی طبعیوں کو</p>
<p>مجھے بنیو اکی طرف کبھی اعتنائے کی سوالی کی بندگی میں جیسا و سنو خطانہ کی افسوس عمر ز مری کچھ بھی وفانہ کی ایسی تو ہمارا و سنو کسی چھانہ کی تجو زرف درد و علاج شفا نہ کی</p>	<p>اے شاہ تو ز کچھ بھی لحاظ گدانہ کی معشوق تبلیاز سوا باد شاد کا وہ بیو فاقہ مار کے مجھ کو چلا گیا روتار مین کچھ نہ کہا ہنس کر چل دیا دیکھا جو درد مند کو او سک طیب نے</p>

راہنہ کی کسٹرن سے کھلے | دل جا کہ طرف جھپٹنے لگے

دستگیری تھراپ اوسکی کر
خیر کے باعث جبکہ مرنے کے

خوبروئی میں کوئی بشر نہ لے
 منہ چھپالے کہیں بشر نہ لے
 آپ تک کس طرح خبر نہ لے
 ایسے کافر جو کدوڑ نہ لے
 دم کو اس کے دم خبر نہ لے
 دیکھ کر جسم اور زخم پر نہ لے
 کیوں ادھر آئو انکی چہرہ نہ لے
 دل کسی کا کسی پہ گر نہ لے

حسب کفری ہووہ چارچشم تراپ
کی پری آنکھیں حیراودھرنے لگیں

فزون بخدا که این بی طرف می باشد
 سواد لوح او من پسند از گوشت چاک
 بار که راستی گویند راه این گوی کی
 مثل باد تند چیتی بر سوار سی حبلی تیز
 خوش دانی کی صفت کس است اولی

بلبلستان بر کندیا مبارک باد
 گرچه بخواست بر اینو کام کا استاد
 شهرین چارو طرف غل بر سی فریاد
 او سکر سترین و بهشت خاک و ریاح
 بر او هر شوق شیر او سکی نی ایچاد

[illegible]

خون کا خون کون کر دے نہ دے
 دانا تو نے بنایا چاہے میں تیری
 کون کر دے نہ دے کون کر دے نہ دے
 کون کر دے نہ دے کون کر دے نہ دے

عشق کی رگہز میں اس کے تراب
 خوب تم چین سے گزر بیٹھے

۳۳۰

خیر ار اپنا جو پایا مجھے
 کچھ اور سہی مجھ پر ہزاروں ستم
 قیون کے بر میں رہا نہ توں
 گیا اور سکی مجلس میں جب مدعی
 فغان سکر میری وہ کہنے لگا
 وہ گھر اپنے بیٹھ خوشی کر رہا
 میں قاصد کا سنہ کیون نہ میٹھا کرو
 مری طرف رخ کر کے کہتا ہے یا
 میں جاؤں گا مجھ کو روکے کوئی
 خدا یہ خبر سچ کرے آئے جاے

نہیں کہ ہے خل ہما سہ تراب
 وہ زلف پریشان کا سایا مجھے

۳۳۱

بہت اور سہا بکی ستایا مجھے
 نہ تھا میں فریون سے اور سکی خبر
 یہ کون اور سہی میری طرف سے
 نہ پیام پہونچا نہ کوئی خط لکھا

نہایت جلایا گرھایا مجھے
 گیا گھر وہ دے کر بھولایا مجھے
 غضب تو فرستہ دکھایا مجھے
 بھلا دل سے اپنے بھولایا مجھے

وہ خاطر میں اس کی یون چھے
 ہوایا دین او
 کہ بھولایا سب ایسا پرایا
 میں جب تک رہا گھر نہ آیا
 کیا جب نکل بے پایا
 جو مری اس آریا وہ پاس
 عبت مار کر پھر چلایا
 وہ کھلا کے شان جلایا
 رویت کیا تھانیا
 عبت مار کر پھر چلایا
 وہ کھلا کے شان جلایا
 رویت کیا تھانیا

میں کی کینٹ بجا رہے
 الی درد مند اور سہی
 کہ میں دیکھ کر اتر چکے
 سب کا دیدہ بیدار چکے
 وہ دیکھ کر اتر چکے
 سب کا دیدہ بیدار چکے
 وہ دیکھ کر اتر چکے
 سب کا دیدہ بیدار چکے

کون

<p>کسکو لکھون جال اپنا کس سو لکھ اپنا لکھون وصل کی امید توئی ٹل گئی وعدہ بہت یار کو چھوڑ دین کتو بہکو دیتو بہن دعا</p>		<p>نرک دوس سو ابکی بالکل نامہ دینام ہے وقت گرمی کا گیا سردی کا اب ہنگام ہے کتو کتو بہن یہ عاشق اللہ ششام ہے</p>	
<p>دل میں جو بیٹھ کر جھٹکھا ہوا ہوا کر کے پیر بہن پھار کر اندر تو کر مر رقص و سماع عشق بہن ہم تو خدا سے ہی کرتے ہیں دعا واہ کیا خوب ہو مجلس میں سی مانع و ہوا زلف سے اوسکو جو شاعر ہوں پریشان حال دل میں غم کا نرول آہ نہ کیونکر ہو ملول آبرو تب ہو مر مر آب روان آنسو کی دکان میں بیٹھ کر دھڑک رہا اوں کو لیے ڈالو مجھ پہ مشکل وہ گیا اپنے گھر وہ تو آتا نہیں باں بہنیں دان جاسکتا</p>		<p>ایسے کافر کو خدا جلد سزا کر کے جب واسو وہ صنم جنبش دیاں کر کے خوش رکھو دست کو دھس کو پیشان کر کے یہ حکایت جو سفر نقل گلستان کر کے جمع کس طرح وہ اشعار سے دیوان کر کے تنگ دل زیادہ کمان خاطر عمان کر کے وہ بت شوخ یہ گنگا دین چب اشنان کر کے ورنہ یہ وحشی ابھی سیر بیابان کر کے وہی پھار کر تو مشکل مر ہی آسان کر کے کس طرح کوئی ملاقات کا سامان کر کے</p>	
<p>عشق بہن اپنی حقیقت تو بھلی مجھ پہ تراپ کہیں اوسکو بھی خدا صاحب عرفان کر</p>		<p>کون کونسی بات کہہ کر خدا کو کون کونسی بات کہہ کر خدا کو</p>	

یہ فاضل نے لکھا ہے کہ اس کا نام ہے
 کون کونسی بات کہہ کر خدا کو
 کون کونسی بات کہہ کر خدا کو

یہ فاضل نے لکھا ہے کہ اس کا نام ہے
 کون کونسی بات کہہ کر خدا کو
 کون کونسی بات کہہ کر خدا کو

یہ فاضل نے لکھا ہے کہ اس کا نام ہے
 کون کونسی بات کہہ کر خدا کو
 کون کونسی بات کہہ کر خدا کو

یہ شاعر نے اپنے ہر شعر میں ایک نیا رنگ اور ایک نیا طرز بیان پیش کیا ہے۔ اس کی شاعری میں ایک ایسا عالم ہے جس میں عشق و محبت کا رنگ ہر جگہ نظر آتا ہے۔ اس کی شاعری میں ایک ایسا دل ہے جس میں ہر لمحہ ایک نیا جذبہ ہے۔ اس کی شاعری میں ایک ایسا جوش ہے جس میں ہر لفظ ایک نیا عالم ہے۔ اس کی شاعری میں ایک ایسا جلال ہے جس میں ہر شعر ایک نیا عالم ہے۔ اس کی شاعری میں ایک ایسا جلال ہے جس میں ہر شعر ایک نیا عالم ہے۔

لو ح دل سے رزم عشق سنا دیگا وہی
ہاتھ سے جس کی یہ سب نقش و نگار آیا ہے

وہ بہت شوخ مری حال کو کیا جانی ہے
عشق میں ہے تو کچھ اپنا بھلا دیکھ لیا
دل پر مری یاد نہ کوئی حرف کرے
ابھی لڑکا ہی خبر کیا ہے اس کو کچھ نہو
ہم کو کتا ہی بڑا جان کے عاشق اپنا
دوستو بہ خدایں میں کروا دے سکر دعا
کس طرح آنکھ ملا کر دل سکین تجھے
ہم کو کیا سمجھ گیا وہ ہم تو بچا رہی ہیں یہ

نغمہ سحر جو مجھ پہ گذر تا ہے خدا جانی ہے
کیا ہوا ہم کو کوئی جاگتین بڑا جانی ہے
بیوفا ہے وہ نہیں سم و فاجانی ہے
وہ پر بچہ ہے فقط ناز واداجانی ہے
سچ بھر ہے نہیں کچھ تو بھلا جانی ہے
درد کی این نہیں کچھ جو دوا جانی ہے
وہ تو چوں کو تری تیر فضا جانی ہے
شاہ خوان ہے وہ کیا قدر گدا جانی ہے

کیون جلدی سے تراب و سلی تو مضطر بہت
وہ تو ہے تجھے ملا حب کو خدا جانی ہے

آیا ہے تری در پہ کوئی دور سیل کے
دیدار کا شوق اپنی جو اظہار کیا میں
ارنی تو یہاں کہ بہت مر گئے عشاق
کل اس نے مجھے دیکھا کہ جیت آنکھ جڑائی
ہر چیخ و گریہ میں ہے عجیب طر کا بھندا
پہچاڑی اس کو کون جانی نہ بتا دے

مشتاق ہے مل دس ذرا گھر سے نکل کے
وہ شوخ ہے نر زاد لگا کہنے یہ جل کے
اس راوی امین میں قدم کھنکھیل کے
آنکھ میں ہے میری بھرتیاں اور نہ ہو چل کے
بل جائی اس لہ کر و وار کے بل کے
آتا ہے جو ہر وقت نیار و پیدل کے

یہ شاعر نے اپنے ہر شعر میں ایک نیا رنگ اور ایک نیا طرز بیان پیش کیا ہے۔ اس کی شاعری میں ایک ایسا عالم ہے جس میں عشق و محبت کا رنگ ہر جگہ نظر آتا ہے۔ اس کی شاعری میں ایک ایسا دل ہے جس میں ہر لمحہ ایک نیا جذبہ ہے۔ اس کی شاعری میں ایک ایسا جوش ہے جس میں ہر لفظ ایک نیا عالم ہے۔ اس کی شاعری میں ایک ایسا جلال ہے جس میں ہر شعر ایک نیا عالم ہے۔ اس کی شاعری میں ایک ایسا جلال ہے جس میں ہر شعر ایک نیا عالم ہے۔

یہ شاعر نے اپنے ہر شعر میں ایک نیا رنگ اور ایک نیا طرز بیان پیش کیا ہے۔ اس کی شاعری میں ایک ایسا عالم ہے جس میں عشق و محبت کا رنگ ہر جگہ نظر آتا ہے۔ اس کی شاعری میں ایک ایسا دل ہے جس میں ہر لمحہ ایک نیا جذبہ ہے۔ اس کی شاعری میں ایک ایسا جوش ہے جس میں ہر لفظ ایک نیا عالم ہے۔ اس کی شاعری میں ایک ایسا جلال ہے جس میں ہر شعر ایک نیا عالم ہے۔ اس کی شاعری میں ایک ایسا جلال ہے جس میں ہر شعر ایک نیا عالم ہے۔

[illegible]

وہ قاتل بڑا خونریز اور سکا ماتھے پر کمر کوا
نہیں بیٹھتا ہندو سنہ کی قدرت اس کی چوٹی کو
خفا ہو گئی تھی دھاکا لگا کہنے وہ متوالا
ادھر سے اوس مکان پر وکالتی پیر گیا ہر رخ
نہیں لگتی چوٹی میں چوٹ او سکا آہ کیا کچھ
میں ایک توفیق الحجب لکھے دریا میں بہا ہوا تھا
اوس غمناک است کہتا وہ اک خونخوار سیریا رو

[illegible]

۱۱۴۴	ترکی بیچ کو دھڑکرتے ہوئے توراو سکو	
۱۱۴۵	تراپاوسن میں ہرن والی گزرتا رہا باندھا	
۱۱۴۶	دل تجھے کیسی بہت راری ہے	کبھی اوسو تجھے نہ یاد کیا
۱۱۴۷	کسکے آنے کی انتظار ہی ہے	غیر کے گھر وہ آ کے بیٹھ رہا
۱۱۴۸	تجھ کو یوں حبلی یاد گاری ہے	سندھ سے قاصد کو سنکو خوشخبری
۱۱۴۹	یہ بھی کوئی راہ و رسم یاری ہے	وہ تو کرتا ہے وان دنون کا بچا
۱۱۵۰	وصل کی بھر اسید واری ہے	کند و اوس ہرند کیجئے جیٹھ کی راہ
۱۱۵۱	ہجر میں یاں نفس شمار ہی ہے	
۱۱۵۲	ماہ بلیا کھمہ سپہ بجاری ہے	
۱۱۵۳	نہونی ہو کی یوں کیسی تراپ	
۱۱۵۴	غم سے جو کیفیت ہمار ہی ہے	
۱۱۵۵	یاں مجھے انتظار میں گزری	یاں کو وان شکار میں گزری

[illegible]

عشق کی ہر بات اور ہر چیز کو جو دیکھتا ہے وہ اپنے دل سے کہتا ہے کہ یہ تو میرا ہے
 اپنی ہر بات اور ہر چیز کو جو دیکھتا ہے وہ اپنے دل سے کہتا ہے کہ یہ تو میرا ہے
 اپنی ہر بات اور ہر چیز کو جو دیکھتا ہے وہ اپنے دل سے کہتا ہے کہ یہ تو میرا ہے

یارو کیا دیکھتے ہو سنے میسرا
 یان تو آنسو کا لگ رہا ہو تار
 کبھی لعل اور کبھی گھسٹ پڑا
 قاصدا اس سے کہیو یہ جسکی

جلد ۳۶۳ دیکھتا تراب کا حال

خوش ہوں ہر چہ درد یار و غمناک ہوں
 بلبلی اگر کیا ہو عشق کا تیرے اثر
 جیلہ و مستی دہ میسر کام میں کرتا ہوں
 دامن اسکا ایک درہم میں لٹ دیتا ہوں
 دل چاہتا ہو کبھی چپ کو کبھی لعل کے نرو
 منتظر دیدار کا ہوں اس سے کہیو جلد
 زندہ ہو تو سنو کہنا چپ کو تیغاری کریں
 بستہ جو دانگیں سو میرا تو تر دامن نام

عشق میں پروا نیست کی نہیں لگتا تراب
 زندہ مشرب ہو قلندر سے بڑا بیاک ہو

سیری غمخواری کسی کے غائب حاضری کی
 روز اول دل لیا تھا کیا تعلق سو مرا
 سنے دکان کو توڑا الا خوب راہ کا گھنٹہ

جی دیا جس پر ہوا و سنی بھی کچھ ظالم نہ لی
 پھر تو مجھے بیدل کی دلجوئی آفرینی
 کچھ لیا طعن پرستی اوسنی ہو کافرنہ کی

بیکلی کیا مری تاشا ہے
 ہر مسلسل لڑی تاشا ہے
 دیکھ کر جو ہری تاشا ہے
 صورت کا فری تاشا ہے
 یہ بھی اک آخری تاشا ہے
 جس میں کچھ گرمی نہیں وہ آدمی کیا تھا کہ
 دلع ہو لاؤ کا سینہ گل گریبان چاک ہو
 کام میں اپنی جو ایسا تیرا چالاک ہو
 گردن و سکی پر غضب کیا گردش فلک ہو
 دلہا و سکوست کہو جی چور ہو قراک ہو
 آنسو و نثار سو آنسو نین پٹھانی ہو
 دختر زریں تو بید حب غصب کی تاک ہو
 بند حب کا ہاتھ پکڑا وہ تو دامن یک ہو
 عشق میں پروا نیست کی نہیں لگتا تراب
 زندہ مشرب ہو قلندر سے بڑا بیاک ہو
 جی دیا جس پر ہوا و سنی بھی کچھ ظالم نہ لی
 پھر تو مجھے بیدل کی دلجوئی آفرینی
 کچھ لیا طعن پرستی اوسنی ہو کافرنہ کی

عشق کی ہر بات اور ہر چیز کو جو دیکھتا ہے وہ اپنے دل سے کہتا ہے کہ یہ تو میرا ہے
 اپنی ہر بات اور ہر چیز کو جو دیکھتا ہے وہ اپنے دل سے کہتا ہے کہ یہ تو میرا ہے
 اپنی ہر بات اور ہر چیز کو جو دیکھتا ہے وہ اپنے دل سے کہتا ہے کہ یہ تو میرا ہے

عشق کی ہر بات اور ہر چیز کو جو دیکھتا ہے وہ اپنے دل سے کہتا ہے کہ یہ تو میرا ہے
 اپنی ہر بات اور ہر چیز کو جو دیکھتا ہے وہ اپنے دل سے کہتا ہے کہ یہ تو میرا ہے
 اپنی ہر بات اور ہر چیز کو جو دیکھتا ہے وہ اپنے دل سے کہتا ہے کہ یہ تو میرا ہے

عشق بازی کی تھی ہمسرا مست چھوٹ جا
پہول جاتا ہر تجھے جب یاد کرتا ہر اوسے
قامت بلا سحر جسکو آشنائی ہو ذرا
دل میں جو زاہد کہ جب دیدار خدیون کی طبع
کتنی ہرین شد کہم دیکھ کر اوسکو سبھی
دست بے دست ہرچیز ہوں اگر ام و کھرے

لیکھا جو نسرت جب صاحب مست چھوٹ جا
یا الہی کوئی طرح یہ دل کی شامت چھوٹ جا
اوس سے بالکل ہشت ہول قیامت چھوٹ جا
در بدر پھر زلزلہ سب مقامت چھوٹ جا
کیون ہوں نہ تکیہ اقامت چھوٹ جا
پھر تو یہ عشق از دن ہر امانت چھوٹ جا

عشق میں دم ہو کہ ہم فعل ہو اینو تراب
گر خدا چاہے تو ہمسریہ نہ امانت چھوٹ جا

سو او عشق ہو مانتہ اتنی کیا مراد ولی
مثل ہر کھاؤ میں چھوٹا طبع سو پیٹھ کی
کلی کا رنگ کھلا سیکلی کے بود تجھے
دروں سے پانی چون اوسکو سہرا الہ پتیر
ہزار بیچوں سے حق حق کہ ہر سہ لک کے
نفل میں کیوں نہ کیوں گنچا اوس ہر دم
سبھک دارو پیر اوس سے بہت کر دے گھوٹ
مڑہ بوجھو جو ملتا ہر گسرو کر لکھہ کو

منہم زد می مجھے پتھر کی اک سیاہ کلی
جو اوسوئی کہ مجھے دوسو تین چھوٹ بی لی
کہ انوس کی ہو ڈال اور ناریل کی کلی
کشش سو کرتی ہو وہ ذکر حق خفی جلی
جو دم سو ٹوٹ گئی دم بخود ہو کچھ چلی
مجھے تو ملتی ہو تصویر اوسکی سبے چلی
کبھی نہ گرم دھوپیں ہر مری زبان جلی
طریق سو بہنی اوسکو ہمارے دم سو لی

تراپ راہ سو تیری کمان بھنگ باے
اوسو و کھاؤ تو اپنے سو اسیکی گلی

اب چاہے کہ وہ رات و دن
وہ دن گیارہ سال تو نہ ہو
جو عشق چھوٹ گئی اوسکے
جسکے عشق چھوٹ گئی اوسکے
نہایت کا اوسکو شہر میں
نہایت کا اوسکو شہر میں
نہایت کا اوسکو شہر میں
نہایت کا اوسکو شہر میں

دینا کھانا نہ تو ہر دم
میں لالہ دینا نہ تو ہر دم
میں لالہ دینا نہ تو ہر دم
میں لالہ دینا نہ تو ہر دم

دیکھو تو اپنے دیکھو تو اپنے
دیکھو تو اپنے دیکھو تو اپنے
دیکھو تو اپنے دیکھو تو اپنے
دیکھو تو اپنے دیکھو تو اپنے

<p>دہ نرس سلطان نامہ دی بسا چار سو پور پیداد سلطان نامہ دی بسا</p>	
۳۸۴	<p>کھنڈ لگا بکڑ کالکدن تراب سے وہ صورت فقیر کی تم ناحق بنا کے بیچے</p>
<p>عاشقی کان نامہ دی ہے کون اس راہ میں قدم رھے</p>	<p>عشق وہ کان نامہ دی ہے یہ تو میدان نامہ دی ہے</p>
<p>اوسکی بے الفتی اور استغنا اور سر حشم ہے کہ مانگ مراد</p>	<p>ساز و سامان نامہ دی ہے ہم سے فسرمان نامہ دی ہے</p>
<p>ماخذہ او سٹائین نہ کیوں دعا سہم یار کو عمر بھر ہمارے ساتھ</p>	<p>وہ تو خواہان نامہ دی ہے عہد و پیمان نامہ دی ہے</p>
<p>نامہ دی کی بھی طلب نہ رہی اہل فقر و فساہین جو اسپر</p>	<p>یہی پایان نامہ دی ہے نست نئی شان نامہ دی ہے</p>
۳۸۵	<p>ہر عجب اندون تراب کا حال دست وادمان نامہ دی ہے</p>
<p>جسکو میدان نامہ دی ہے سنو تو ہم کسکے دست نگر</p>	<p>وہ قدر دان نامہ دی ہے یہ تو احسان نامہ دی ہے</p>
<p>وہی رہتا ہے نامہ دی سدا کشتی آرزو گئی سب ڈوب</p>	<p>جسپہ سیفان نامہ دی ہے روز طوفان نامہ دی ہے</p>
<p>دل سو گراہ ناز ساستہ دراز خطرہ نار ہو نہ خواہش خلد</p>	<p>سر و بستان نامہ دی ہے یہی عنوان نامہ دی ہے</p>
<p>جواب فیضیہ کے نامہ دی بسا چار سو پور پیداد سلطان نامہ دی بسا</p>	

دہ نرس سلطان نامہ دی بسا چار سو پور پیداد سلطان نامہ دی بسا

عشق وہ کان نامہ دی ہے یہ تو میدان نامہ دی ہے

ساز و سامان نامہ دی ہے ہم سے فسرمان نامہ دی ہے

وہ تو خواہان نامہ دی ہے عہد و پیمان نامہ دی ہے

یہی پایان نامہ دی ہے نست نئی شان نامہ دی ہے

ہر عجب اندون تراب کا حال دست وادمان نامہ دی ہے

جسکو میدان نامہ دی ہے سنو تو ہم کسکے دست نگر

وہی رہتا ہے نامہ دی سدا کشتی آرزو گئی سب ڈوب

دل سو گراہ ناز ساستہ دراز خطرہ نار ہو نہ خواہش خلد

سر و بستان نامہ دی ہے یہی عنوان نامہ دی ہے

جواب فیضیہ کے نامہ دی بسا چار سو پور پیداد سلطان نامہ دی بسا

عشق وہ کان نامہ دی ہے یہ تو میدان نامہ دی ہے

ساز و سامان نامہ دی ہے ہم سے فسرمان نامہ دی ہے

وہ تو خواہان نامہ دی ہے عہد و پیمان نامہ دی ہے

یہی پایان نامہ دی ہے نست نئی شان نامہ دی ہے

ہر عجب اندون تراب کا حال دست وادمان نامہ دی ہے

جسکو میدان نامہ دی ہے سنو تو ہم کسکے دست نگر

وہی رہتا ہے نامہ دی سدا کشتی آرزو گئی سب ڈوب

دل سو گراہ ناز ساستہ دراز خطرہ نار ہو نہ خواہش خلد

سر و بستان نامہ دی ہے یہی عنوان نامہ دی ہے

<p>۳۷۱</p> <p>تراب او سوساں کا ہوا</p> <p>خیر و نادر اور جہاں کا ہوا</p>	<p>۳۷۰</p> <p>نہ لعل نے نظر گلشن پہ ڈالی</p> <p>رقیب او سبت کی لیتا ہر بلائیں</p> <p>لیا ہر او سننے سیتا رام کا دل</p> <p>وہ ہر وہی نے کیا یہ زر گری کی</p> <p>بھلا کیسے رہون میں یار سے صاف</p> <p>نہ بکڑے ہاتھ او سکا شیخ کیونکر</p>	<p>۳۶۹</p> <p>تراب او سکو تو گل کرا نشوون سے</p> <p>جواگ او سننے تری خرین پہ ڈالے</p>
<p>۳۷۲</p> <p>ولی غمخوار کا ہر دھیان باقی</p> <p>سہوڑا و دھڑکا ہر میلان باقی</p>	<p>۳۷۳</p> <p>رہا اک دین اور ایمان باقی</p>	<p>۳۷۴</p> <p>جس کو سب کمری تھو دارا گنج ہے</p> <p>ہو جہاں پیاری کی سیر بود ہار</p> <p>کیون نہو جگمگ و مان عشاق کا</p> <p>شہر سے تیرے کدھر جاؤں لعل</p> <p>تم جہاں جا ہو دمان خانہ کرو</p> <p>عشق میں کیونکر نہ دل کو بیخ ہو</p>
<p>۳۷۵</p> <p>یاد رکھتا ہے ہمارا گنج ہے</p> <p>وہ تو سب گنجوں سے پیارا گنج ہے</p> <p>حسن کا پورا وہ سارا گنج ہے</p> <p>ہر طرف تو ہے پسا را گنج ہے</p> <p>دیدہ و دل سب ہمنوا گنج ہے</p> <p>سچ کا تو وہ بچا را گنج ہے</p>	<p>۳۷۶</p> <p>۳۷۷</p>	<p>۳۷۸</p> <p>۳۷۹</p>

۳۷۰

نہ لعل نے نظر گلشن پہ ڈالی

رقیب او سبت کی لیتا ہر بلائیں

لیا ہر او سننے سیتا رام کا دل

وہ ہر وہی نے کیا یہ زر گری کی

بھلا کیسے رہون میں یار سے صاف

نہ بکڑے ہاتھ او سکا شیخ کیونکر

۳۷۱

تراب او سکو تو گل کرا نشوون سے

جواگ او سننے تری خرین پہ ڈالے

۳۷۲

۳۷۳

۳۷۴

جس کو سب کمری تھو دارا گنج ہے

ہو جہاں پیاری کی سیر بود ہار

کیون نہو جگمگ و مان عشاق کا

شہر سے تیرے کدھر جاؤں لعل

تم جہاں جا ہو دمان خانہ کرو

عشق میں کیونکر نہ دل کو بیخ ہو

۳۷۵

۳۷۶

۳۷۷

۳۷۸

۳۷۹

۳۸۰

۳۸۱

۳۸۲

۳۸۳

۳۸۴

۳۸۵

<p>عاشق کو گارنگ کے معشوق اگر روئے ہو ذلی سزا دیکھ روئی کا مزہ پاؤ اوس گل سے قہر ہے شبنم سے جو کھلتا ہنس تو نہ پہلے پاؤ یا رست کا کبھی اوس سے</p>	<p>چیدر اوسکو پیر کیونکر چیت کیون اوقات حضور ہی میں جو وقت کوئی سو بلبل کو لہو روئی عودا شک سے سندھو کوئی تجھ محبت کا ہرگز کہیں بود</p>
<p>۳۹۹</p>	<p>کون دوست کا فریہ عاشق ہو تر اسیسا کون اپنی شیخت یوں برباد کرے کھو</p>
<p>جگ میں سب گرم معشوق کی بازار اندھا شد اطراف کیا لہر تازی کا ہوش اک طرف بیدل نظر آتی ہیں درد لکیر اک طرف ہو درد ساری اک طرف ہو سب اک طرف ہو ذوق عصیان اک طرف خوف غذا اک طرف ہو علم عرفان اک طرف ہو جبل محض اک طرف ہو اہل تقویٰ اک طرف ہو رنجست اک طرف ہو بہت پرست اک طرف ہو بہت گز</p>	<p>بلبل و گل ہو جہان تشنہ وہی گار اک طرف ارنی مجھے اور خواہش دیکر اک طرف سود لہری سو جلاوہ دیدار اک طرف آبی طیب اور آب ہی بیمار اک طرف غصہ گناہ و رحمت غمار سے اک طرف نادان بنا اور اک طرف ہشیار اک طرف ہو محتسب اور اک طرف ہو بخوار اک طرف تسبیح ہو اور اک طرف زنا ہے</p>
<p>۴۰۰</p>	<p>نیک کسکو جانیر اور بد کسے کیو تر اب اس طرف بھی یار ہو اور اس طرف بھی یار ہے</p>
<p>کون چھڑا اوس کمان ابرو کی زبرد پیر اوس کا رنگ سب لہر میں تر قضا</p>	<p>یہ وہ میدان ہے جہاں جلتی ہو پیر جی اور اتی ہو پیر نچھوڑ کے سینے پیر</p>

عاشق کو گارنگ کے معشوق اگر روئے ہو ذلی سزا دیکھ روئی کا مزہ پاؤ اوس گل سے قہر ہے شبنم سے جو کھلتا ہنس تو نہ پہلے پاؤ یا رست کا کبھی اوس سے

چیدر اوسکو پیر کیونکر چیت کیون اوقات حضور ہی میں جو وقت کوئی سو بلبل کو لہو روئی عودا شک سے سندھو کوئی تجھ محبت کا ہرگز کہیں بود

کون دوست کا فریہ عاشق ہو تر اسیسا کون اپنی شیخت یوں برباد کرے کھو

جگ میں سب گرم معشوق کی بازار اندھا شد اطراف کیا لہر تازی کا ہوش اک طرف بیدل نظر آتی ہیں درد لکیر اک طرف ہو درد ساری اک طرف ہو سب اک طرف ہو ذوق عصیان اک طرف خوف غذا اک طرف ہو علم عرفان اک طرف ہو جبل محض اک طرف ہو اہل تقویٰ اک طرف ہو رنجست اک طرف ہو بہت پرست اک طرف ہو بہت گز

بلبل و گل ہو جہان تشنہ وہی گار اک طرف ارنی مجھے اور خواہش دیکر اک طرف سود لہری سو جلاوہ دیدار اک طرف آبی طیب اور آب ہی بیمار اک طرف غصہ گناہ و رحمت غمار سے اک طرف نادان بنا اور اک طرف ہشیار اک طرف ہو محتسب اور اک طرف ہو بخوار اک طرف تسبیح ہو اور اک طرف زنا ہے

نیک کسکو جانیر اور بد کسے کیو تر اب اس طرف بھی یار ہو اور اس طرف بھی یار ہے

یہ وہ میدان ہے جہاں جلتی ہو پیر جی اور اتی ہو پیر نچھوڑ کے سینے پیر

کون چھڑا اوس کمان ابرو کی زبرد پیر اوس کا رنگ سب لہر میں تر قضا

یہ وہ میدان ہے جہاں جلتی ہو پیر جی اور اتی ہو پیر نچھوڑ کے سینے پیر

مل گئی صورت حقیقت میں لکھ دیا دریا ہوئے
وہیسی ہی ہم انسان اگر ہم کیجا ہوئے
عالم اعیان ہم وارد دنیا ہوئے
طالب حق مزدہین سب ہی بالا ہوئے
کچھ نیچے کچھ کسلا دیر اسکی ہم شیدا ہوئے

جنگ صورت ہر تب تک غیرت پڑتی ہو
جس طرح ہما سترین بن مسافر مجمع
ہر صحبت اتفاق کی کس سے کیسے کس
طالب دنیا محنت طالب عقبی نسا
یار کی کافر اداسی الخفیظ والایمان

حسن بر اینودہ شمع جمع بن مٹے تراب
عشق ہو جل کینک چون پروانہ ہر سوا ہو

یار بن لیر جو ہر دم سچ تنہائی کے
خوش ہو جاوے جہاں وہ شمع ہر جا
کس طرح چشم نظر بازوں میں بیٹائی رہے
تو وہ لڑکا کہ جس کو سنا تہہ سودا ہی رہے
ہر جگہ اپنی حقیقت کا ثناء ہی رہے
کیونکہ وہ بدنام ہو سرگرم سوائی رہے

صبرِ شکر کے سطرچ کیونکر شکلیا بی سہ
دیدہ و دل عاشقوں کا خانہ معشوق
اگر نظر اترے نہ ہو غین کہیں او سکی جھپک
چاہیے بچہ بچہ کے ساتھ ایک نایہ شہید
عارف او سکو کہیں جو پیر متین پہچان کے
کی ہونے عاشقی بہر بلاست شہید

آیتہ کی طرح میں سکا دعا گو ہوں شرا
مستندہ پیکر مجھے وہ محو خود آرائی ہے

گرمی بدین کتب وطن سواد و سفر کر
اوسن سخن بر سر کون بھلا یہ خبر کرے
گھر سوادہ ایندو دیکھ کر کتب سواد و سفر کرے

ہمسہ جو سرد دھری وہ رشک فخر کر کے
جبکہ وہ گھر گیا نہین مجھ کو ملی خبر
میں اہ و کھستہ ہوں اوس کی اوس دھری

بیار او سیکو یارو وفادار
 رو چاهینه تری
 رسوا جهان بین کوئی
 فزون کی چاه سه ده نه کیو کنار خزار
 ۳۱۹
 دل

زلف کا مال بادل ہے جمال
درد ہے اس کا بے درد
میں چھوٹا ہوں
زلف کا مال بادل ہے جمال

۱۔ رویت با حسیہ
 ۲۔ سحر و جادو
 ۳۔ سحر و جادو
 ۴۔ سحر و جادو
 ۵۔ سحر و جادو
 ۶۔ سحر و جادو
 ۷۔ سحر و جادو
 ۸۔ سحر و جادو
 ۹۔ سحر و جادو
 ۱۰۔ سحر و جادو

اگر کسی سے
 شجک و پاؤں کمان بین غلوئی
 و نور متعین رات و دن گیسے
 یا سے کب بھر تراپ کا دل
 ہر گز دوست اگر نہ وہ چھویر
 و

[illegible]

میں نے اپنے دل کا حال
تو آپ کو بتا دیا ہے
وہ کہہ کر گئے

وہ کہیں سے نہ آئے

زلف کاینده و دست مشکلی
 ساینپ کاکو کیست مشکلی
 بار ما اوست مشکلی
 دانت سنا مشکلی

سن بالائی ہے
 کانون کے اوپر
 کھجور کی پتی
 گلدن پھولوں کا

مرحوم سعد بن مسعود بھائیانه کو
دوانا بن گیا ایسا نہ کوئی
خدا نام ترس ہوا تمانہ کوئی
اگر بیان شور اور غوغا نہ کوئی

نظر آیا جمال یار جب سے
کمالی نے صورت قیس کی دیکھ
وہ بت کر تاسو فانی الشدیر غلام
مری فریاد سن کہنا ہو عاشق

و میں کانفرنس پر حاضر ہو کر
برج رسوا اند کوئی

ترايب الفتي
هو امير ط

آشناؤ کو ادھر اور ادھر کے بنے
یار ہم او سکے لڑ جھگڑ کے بنے
سب طلبگار سپہ و زر کے بنے
حبیط رح و اذہون گھر کے بنے
وہ تو مہین شاہ اپنے گھر کے بنے
وہ تو مقبول ہر شے کے بنے
ساتھ لڑ کے کہ تم بھی لڑ کے بنے
جب تو ہمد وہ یکدگر کے بنے

ہر نگہبان اونٹ کے در کے بنے
 مرنے بغیر خانہ جنگی کر
 دیکھ کر اس سنہری روپ کا رنگ
 قطر سے آنسو کے ہیں یہ اپنے
 کو کب آتی ہیں مجھ گدا کے گھر
 لستہ راج کوئی نچا ہے خوبوں کو
 پیر ہدم ہو کہ بند اسے لڑکے
 راجی اور بالے کا مزاج ہر ایک

کے تراپ
بلبر کے بنے

حسرت بن گیا بکے
کون یوں عشق میں

دہ گالی دے دیوانہ سمجھے
جلایا مجھ کو پروانہ سمجھے

میدین اوسپریش ہون جانا نہ سمجھکے
بھڑی مجلس میں کل اوس شمع نے

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

کرتا نہیں کلام کسی سے وہ غنچہ آب
جھپکی نہ اوسکی آنکھ نظر یار سے کبھی
یار و نر و سر نہ کرتا ہر دوسری

گالی جو نچکودسی تو نہایت پیار ہے
بزدست عین نشہ میں لین ہوشیار ہے
دل کس طرح بجاؤں میں کیا اختیار ہے

چھپے تراب بیٹھ رہے عشق میں کمان
وہ شہر تیر تمام جوار و دیار ہے

نہوئی ایک آرزو پوری
عشق اگر دے خدا تو اپنا دے
دل اودھر لگ چلو تو ہو واصل
کو کین ہو کے مر گیا سر باد
جل کے پروانہ جب لگن میں گرا
میں نے سو بات اوس سے جل کی کہی
قاصد اوس سے یہ بات کہی و فراق
خوب دارا نگر میں بھولا ہے
اب وہ طاقت کمان جو پہنچو نہ ہاں
نہیں تھی ہر گھر سے اودھنے ہاں
تو ہی پھر آہیاں حنرا کر لیے
شوق سے درپے حسرتی ہے
دیکھ کیا رنگ درو پ لاتا ہے

کھل گئی عاشقی میں مجبوری
کچھ بہ عین عشق بازی صوری
دل لگی ہے ادھر کی مجبوری
نہ ملی اوسکو کچھ بھی مزدوری
روئی پردے میں شمع کافوری
نہ شئی ایک بھی زعفروری
کیون خوش آئی تجھے مری دوسری
نہیں کرتا ہے یاد کا کورسی
ایک پیسری ہزار سوزوری
تن کی سستی و دل کی رنجوری
لیکے ہولنس سے اپنی دستوری
مختب تجھ سے کیا کروں چوری
مے گلگون سے جام بلوری

کرتا نہیں کلام کسی سے وہ غنچہ آب
جھپکی نہ اوسکی آنکھ نظر یار سے کبھی
یار و نر و سر نہ کرتا ہر دوسری
گالی جو نچکودسی تو نہایت پیار ہے
بزدست عین نشہ میں لین ہوشیار ہے
دل کس طرح بجاؤں میں کیا اختیار ہے
چھپے تراب بیٹھ رہے عشق میں کمان
وہ شہر تیر تمام جوار و دیار ہے
نہوئی ایک آرزو پوری
عشق اگر دے خدا تو اپنا دے
دل اودھر لگ چلو تو ہو واصل
کو کین ہو کے مر گیا سر باد
جل کے پروانہ جب لگن میں گرا
میں نے سو بات اوس سے جل کی کہی
قاصد اوس سے یہ بات کہی و فراق
خوب دارا نگر میں بھولا ہے
اب وہ طاقت کمان جو پہنچو نہ ہاں
نہیں تھی ہر گھر سے اودھنے ہاں
تو ہی پھر آہیاں حنرا کر لیے
شوق سے درپے حسرتی ہے
دیکھ کیا رنگ درو پ لاتا ہے
کھل گئی عاشقی میں مجبوری
کچھ بہ عین عشق بازی صوری
دل لگی ہے ادھر کی مجبوری
نہ ملی اوسکو کچھ بھی مزدوری
روئی پردے میں شمع کافوری
نہ شئی ایک بھی زعفروری
کیون خوش آئی تجھے مری دوسری
نہیں کرتا ہے یاد کا کورسی
ایک پیسری ہزار سوزوری
تن کی سستی و دل کی رنجوری
لیکے ہولنس سے اپنی دستوری
مختب تجھ سے کیا کروں چوری
مے گلگون سے جام بلوری

[illegible]

جوابی دیکھتا ہے روپ پنا وہ بہروپی کی گھنچہ اوری کلا ہے

تراپ آیا وہ تیرے بس میں کیسا

۳۵۴
بجلا افسون ترا دسیر جلا ہے

ملون آفتاب سے جو بحرِ سرخِ حجت پٹ جدا کر دے
سبادا و ہم کی ہو جو نسکشتی و لکی جاے دُوب
سرمِ صادق و راستی سے وہ کیا با تہی اوسکی
نہ گردن کھینچنا اپنی اگر تلوار وہ کھینچے
لہان سلطان محمد اور کمان بندہ ایاز اور
کرمی کی صفت سکندر نقیب آئی مرثول سے

تراپا او سکی قدیمی کی خوشحال ہو گیا

۲۵۲ خدا جبرگشتمین دنیا بدین شیخ مقداد کرد

سینہ جلالتا ہو نہ کیوں سینہ سحر جلی ہو نکلے
میں قوس و آبی ہوں افسانہ سیر کا یارو
چشم خمیر ہوئی سحر انگ نہ کوئی دیکھ سکا
ہر وہ تلوار اسیل اوسکانہ بل نگر کا
رخ کیا یار ز صحر اکیط نہر شکار
ہاں قسم ہے جس پر کہتے تھے سبھا دم
نہ گم اور نہ گمیں اور چین سے رہا سر

3/2/2010 10:10 AM

[illegible][illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم

کے نام پر دنیا میں کی جفت در ہو
 ابرو عقیلی میں اک حسنه کا دس ہے
 سفر و پیش و ان کا ہر نفس ہے
 عجبست ہو آرزو دنیا و دین کی
 تراب اللہ بس باقی ہو جس کی

۴۶۴
 خزانہ تو دل پر کیا کیا ہے
 سنون میں کسطح خوبون کا مشتاق
 بنایا ہے تجھے حق نے طر حدار
 نہیں کہتا مجھے ساتھ اپنی ہر ہر
 میں تجھ کو بد نہیں کہتا ہوں پیار
 رقیبوں کو مخالف عاشقوں سے
 محبت کا اثر کیا کم ہے اتنا
 بگڑا رہنے کسکا عاشقی میں

۴۶۵
 تراب اکدن تو انھیں ہو گد بیٹھ
 بہت ایدھر او دھر دکھایا گیا ہے

۴۶۶
 دنیا کو رنج و راحت و آرام سے گئے
 اچھ موڑ جو ہم میں داخل بق ہے
 یا صبح کل تو پتھر ہی نیند اور گئی
 کس طرح پھر نہو تو بالا کی کا دل
 اے عشق تیرے عہد میں سب کام سے گئے
 ہجران کر رنج و کلفت و آلام سے گئے
 گھر کو جو اپنے یار سر شام سے گئے
 نیچے او ترا بھی وہ لب بام سے گئے

۴۶۷
 تراب اکدن تو انھیں ہو گد بیٹھ
 بہت ایدھر او دھر دکھایا گیا ہے

۴۶۸
 دنیا کو رنج و راحت و آرام سے گئے
 اچھ موڑ جو ہم میں داخل بق ہے
 یا صبح کل تو پتھر ہی نیند اور گئی
 کس طرح پھر نہو تو بالا کی کا دل
 اے عشق تیرے عہد میں سب کام سے گئے
 ہجران کر رنج و کلفت و آلام سے گئے
 گھر کو جو اپنے یار سر شام سے گئے
 نیچے او ترا بھی وہ لب بام سے گئے

۴۶۹
 دنیا کو رنج و راحت و آرام سے گئے
 اچھ موڑ جو ہم میں داخل بق ہے
 یا صبح کل تو پتھر ہی نیند اور گئی
 کس طرح پھر نہو تو بالا کی کا دل
 اے عشق تیرے عہد میں سب کام سے گئے
 ہجران کر رنج و کلفت و آلام سے گئے
 گھر کو جو اپنے یار سر شام سے گئے
 نیچے او ترا بھی وہ لب بام سے گئے

۴۷۰
 دنیا کو رنج و راحت و آرام سے گئے
 اچھ موڑ جو ہم میں داخل بق ہے
 یا صبح کل تو پتھر ہی نیند اور گئی
 کس طرح پھر نہو تو بالا کی کا دل
 اے عشق تیرے عہد میں سب کام سے گئے
 ہجران کر رنج و کلفت و آلام سے گئے
 گھر کو جو اپنے یار سر شام سے گئے
 نیچے او ترا بھی وہ لب بام سے گئے

<p>کسی وہ لطف نہ محو سو ایات پر ہو یہاں تو مجھے بہت بارہن کرکھ رقیبہ شک سے سیر جو نہر کھا کے موا قرار آنے کا اوس کی کیا نگہ قاصد</p>	
<p>جو اپنی بندوں سے پروردگار کرتا ہے تو اپنی جی سے بہت کسکو پیار کرتا ہے اوس شہید و مہین ناحق شمار کرتا ہے کہ اوس کا وعدہ مجھے سیر کرتا ہے</p>	<p>خدا کر وہ شتاب آوے کون دس کرے تراپ کب سے ترا انتظار کرتا ہے</p>
<p>گر تو سہ کی چمک اوس میں چھائی ہوئی تخت ملاؤں کپٹا ہجان عورتا پانوں اوس باکتری کی کیا باغ میں بھرا آئی بہا بانہ صفا تھا سحر ناگن کو اگر افسون سے ترک جو تھوڑے سب سے کہتے ہیں آنکھوں کو ترے یار و دھمال بجا صرت نہ کرتے کیونکر</p>	<p>اوس میں نہ جلا یہ نہ صفائی ہوئی حاصل اوس کو جو ترے در کی گدائی ہوئی اوس کی آؤ کی خیر تو نہ سنائی ہوئی تار نقش سے جوئی نہ گدائی ہوئی ابو عاشق سے کہی آنکھ لڑائی ہوئی اہل دنیا کی اگر پاک کمائی ہوئی</p>
<p>گر تھوتا میں گرفتار محبت کا تراپ کب مجھے جھٹکے سخت سوز مائی ہوئی</p>	<p>زلف پر بارنے لکھی جو لکائی ہوئی نہند آتی مجھے بھرا آنکھ ذرا لگ جاتی نور بل اپنا دکھائی نہ مجھے زلف رسا وہ مندوں کو بیداری نہ کرتا ہرگز</p>
<p>موجودگی مرعقہ کشتائی ہوئی اوس کو خواب میں شکل اپنی دکھائی ہوئی گر کمر تک تری اوس کی نہ رسائی ہوئی دل میں اوس کو جو ذرا پیر پرائی ہوئی</p>	

کسی وہ لطف نہ محو سو ایات پر ہو
یہاں تو مجھے بہت بارہن کرکھ
رقیبہ شک سے سیر جو نہر کھا کے موا
قرار آنے کا اوس کی کیا نگہ قاصد

جو اپنی بندوں سے پروردگار کرتا ہے
تو اپنی جی سے بہت کسکو پیار کرتا ہے
اوس شہید و مہین ناحق شمار کرتا ہے
کہ اوس کا وعدہ مجھے سیر کرتا ہے

خدا کر وہ شتاب آوے کون دس کرے
تراپ کب سے ترا انتظار کرتا ہے

گر تو سہ کی چمک اوس میں چھائی ہوئی
تخت ملاؤں کپٹا ہجان عورتا پانوں
اوس باکتری کی کیا باغ میں بھرا آئی بہا
بانہ صفا تھا سحر ناگن کو اگر افسون سے
ترک جو تھوڑے سب سے کہتے ہیں آنکھوں کو ترے
یار و دھمال بجا صرت نہ کرتے کیونکر

اوس میں نہ جلا یہ نہ صفائی ہوئی
حاصل اوس کو جو ترے در کی گدائی ہوئی
اوس کی آؤ کی خیر تو نہ سنائی ہوئی
تار نقش سے جوئی نہ گدائی ہوئی
ابو عاشق سے کہی آنکھ لڑائی ہوئی
اہل دنیا کی اگر پاک کمائی ہوئی

گر تھوتا میں گرفتار محبت کا تراپ
کب مجھے جھٹکے سخت سوز مائی ہوئی

زلف پر بارنے لکھی جو لکائی ہوئی
نہند آتی مجھے بھرا آنکھ ذرا لگ جاتی
نور بل اپنا دکھائی نہ مجھے زلف رسا
وہ مندوں کو بیداری نہ کرتا ہرگز

کسی وہ لطف نہ محو سو ایات پر ہو
یہاں تو مجھے بہت بارہن کرکھ
رقیبہ شک سے سیر جو نہر کھا کے موا
قرار آنے کا اوس کی کیا نگہ قاصد

خدا کی عبادت میں جو کچھ کرنا چاہو اس کی توفیق دے گا اور جو کچھ نہ کرنا چاہو اس کی توفیق نہ دے گا۔
 انسان کی زندگی میں جو کچھ کرنا چاہو اس کی توفیق دے گا اور جو کچھ نہ کرنا چاہو اس کی توفیق نہ دے گا۔
 جو کچھ کرنا چاہو اس کی توفیق دے گا اور جو کچھ نہ کرنا چاہو اس کی توفیق نہ دے گا۔

<p>مور و یوسف کفنان نظر آیا او سکو بجلی چکا تو ابھی آنکھ جھپک جاتی ہے عارض یار تو ہر ماہ شب چار دہم یار جاتا ہر جنون کھینچے او دھر کیا ہے</p>	<p>اسی پیری جس نے تری چاہ زخندان بھی بھر نظر کس نے بھلا صورت جانان بھی طلعت او سکی تو جوانی میں خندان بھی قیس کی تھی نہ کبھی راہ بیابان بھی</p>
--	--

کنت کنت تو اشارہ و کتا یہ ہر تراب
 ہمتے جو ذات نہان تھی سونایان دیھی

<p>کو ناصح مرے آگے سے ٹل جا نہیں بنتا ہر کتے گھر مر چل جدھر درخ کر تر چھی بھوین کر نچو چھو او س پر چھپر مر کی گرمی بلا تین تیری اے مشاطہ لون میں خفا ہر آج کیوں مجھ سے تو ناسخ کہا خاموش سپر کسانہ یہ حسرت ہوا ہر گرم ہے قبر الہی رقیبون کو بجا دو باندھ کے وان او سر شاہ تباری کتر ہین یان سب</p>	<p>سباد اٹھنے سو سیکر کچھ بکل جا خدا جانے وہ لڑکا ہر چل جا غضب نازل ہو جھٹ تلو اچل جا نقاب آؤ اگر سنہ پر تو جل جا جو تیرے ہاتھ سو کاکل کا بل جا ق کسی یہ بات میں تے او س کل جا تو عاشق کیوں ہوتا تھا اٹھ تل جا خزان سے کیوں ضائع بھول چل جا جو بندر سے بلا کر صطبل جا کہاں تک دیکھو او سکا عمل جا</p>
---	--

تراب او سکا اگر زنا روئے
 تو سہن کا مری رشتہ بدل جا

اسی پیری جس نے تری چاہ زخندان بھی
 بھر نظر کس نے بھلا صورت جانان بھی
 طلعت او سکی تو جوانی میں خندان بھی
 قیس کی تھی نہ کبھی راہ بیابان بھی
 کنت کنت تو اشارہ و کتا یہ ہر تراب
 ہمتے جو ذات نہان تھی سونایان دیھی
 کو ناصح مرے آگے سے ٹل جا
 نہیں بنتا ہر کتے گھر مر چل
 جدھر درخ کر تر چھی بھوین کر
 نچو چھو او س پر چھپر مر کی گرمی
 بلا تین تیری اے مشاطہ لون میں
 خفا ہر آج کیوں مجھ سے تو ناسخ
 کہا خاموش سپر کسانہ یہ حسرت
 ہوا ہر گرم ہے قبر الہی
 رقیبون کو بجا دو باندھ کے وان
 او سر شاہ تباری کتر ہین یان سب
 سباد اٹھنے سو سیکر کچھ بکل جا
 خدا جانے وہ لڑکا ہر چل جا
 غضب نازل ہو جھٹ تلو اچل جا
 نقاب آؤ اگر سنہ پر تو جل جا
 جو تیرے ہاتھ سو کاکل کا بل جا
 ق کسی یہ بات میں تے او س کل جا
 تو عاشق کیوں ہوتا تھا اٹھ تل جا
 خزان سے کیوں ضائع بھول چل جا
 جو بندر سے بلا کر صطبل جا
 کہاں تک دیکھو او سکا عمل جا
 تراب او سکا اگر زنا روئے
 تو سہن کا مری رشتہ بدل جا

جوا قرب ہیں سو عقب ہیں ہمارے	جہان ہیں دوست کیا سب ہیں ہمارے
وہ اتنے آشنا کب ہیں ہمارے	ہمیں غیروں سے کیا اسید یاری
جو کچھ اعمال و کرتب ہیں ہمارے	محبت میں کسی سے کیا کہیں ہم
وہ دشمن دل کے بیڑ ہیں ہمارے	الہی خوبرویوں سے بچا نا
وہ ہر ہم کار مطلب ہیں ہمارے	رقیبوں کو برا ہم کیوں نہ کہیے
یہ دولوں طفل مکتب ہیں ہمارے	کہان ہم اور کہان فریاد و جھنوں
یہ چاروں خاص منصب ہیں ہمارے	جنون و وحشت و رنج و ملامت
بہت ایسے مقرب ہیں ہمارے	جب اس کے گھر گیا بولا کہ چل بے ق
یہ ہمدم ہیں صاحب ہیں ہمارے	کبھی اک دن نہ اس کے منہ سے نکلا

تراپ اس کی طلب ہو فرضا ہمیں
نہرا روں جس سے مطلب ہیں ہمارے

کرے آئین کہو اس سیمبر سے	میں کہتا ہوں خدا سے پانی سے
خبر دیتا ہوں میں پیشہ تر سے	یقین ہے آخری برسات ہو تو
نہ کوئی پھر کہیں پانی کو تر سے	خدا بندوں پہ اپنے رحم کر دے
خبر آئے ہی ایسے اور تر سے	یہاں بے روان برے لگو جھڑ
کہ دو بھر ہو نکلا سب کو گھر سے	بھر پھر اس قدر رستوں میں پانی
وہ گھر میں چھپے ہیں پانی کو تر سے	جو کرتے ہوں ہمیشہ سیر دریا
مسافر کیوں نہ اڑا میں سفر سے	اک پانی او پر پانی جو دیکھیں

یہ وہی نام کا فکری نام ہے
جو خط لکھ کر لکھ کر نام ہے
اور ہم کیا بت کیوں نہیں
کہ وہی نام کا فکری نام ہے
جو خط لکھ کر لکھ کر نام ہے
اور ہم کیا بت کیوں نہیں

دیوان شاہ تراب
روین یا تختانیہ
میں کہتا ہوں خدا سے پانی سے
یقین ہے آخری برسات ہو تو
خدا بندوں پہ اپنے رحم کر دے
یہاں بے روان برے لگو جھڑ
بھر پھر اس قدر رستوں میں پانی
جو کرتے ہوں ہمیشہ سیر دریا
اک پانی او پر پانی جو دیکھیں

کیونکہ محل والدی ہوا
جو برا تمام محل والدی ہوا
نفاست فتنہ فرما سو گلیں مانی ہوا
آوی ہو اچھا تھا
نفاست فتنہ فرما سو گلیں مانی ہوا
آوی ہو اچھا تھا

پس چو بگریزید از این عالم گداز
چون کزین دنیا بگریزید از این عالم گداز
چون کزین دنیا بگریزید از این عالم گداز
چون کزین دنیا بگریزید از این عالم گداز

اگر خزان تو زبیه کیسی چون کساری نامی اک هوامین از گنتی سب غنچه گل کی بهار	هنگامی بر باد جنت چو لعلی باری نامی کیون نه شور و غل کر بر بلبل بجای نامی
قاصد و سب کیو تو بیضا پر اینو گهرین شش سیو فاقه گر گیتا محسسه کیا قول و قرار	محکو ماری داللی بر انتظاری نامی آشتابی دیکه میری بیقاری نامی
اوس سے کیا کیو تری مرگان بین یا تیر کسنا اوس بت کافر کی چو سنو خدا ڈال نہ کام	وہ دکھتا ہے مجھے چھوڑی کساری نامی دل پہ لگتا ہے اوس کا گداز کاری نامی
عشق میں سب ہو گئے نازق مریموں پر عید کا چاند ہے تو عید مبارک ہو تجھے	کسی کو اگر مین گردن فریاد و زاری نامی مجھے دعا گو ہے یہ کہہ دید مبارک ہو تجھے
نذر لایا ہون دل و طمع کو بغلیں پر مل واہ کیا ساز طرب سے ہی تری محفل گرم	عید میں دید کی تمہید مبارک ہو تجھے عاشق و عشرت کی تمہید مبارک ہو تجھے
محسب میں تو ہوں اک نرگس مخمور کا زادہ راہ حقیقت سے نہیں تجھ کو عالم	کر تو میخواروں پہ تہد دید مبارک ہو تجھے عمل خیر بتقلید مبارک ہو تجھے
کہو منصور سے حق کہو تو سولی پہ چرٹھا تو تو آزاد قلندر ہے مشائخ میں تر آہ	شمرہ شجرہ توحید مبارک ہو تجھے شان تجرید او تفرید مبارک ہو تجھے
سو تو سر جگایا مجھے پھر اگر کسوٹے ہر جاک پہ سینے کے نمک اوہی چیر کا	دکھلائی بھلی آن سیما کی کسوٹے مرہم نرگس زخم کو سلوا کر کسوٹے
دیوانہ مجھ کو تیرے ہیں سب عشق میں تیرے ستہ پھیرے تیرے بوسہ کی کس طرح سے عاشق	پوچھی نہ حقیقت کبھی شہید الی کسوٹے چھوڑا کہیں مٹی کا بھی مزا پا کر کسوٹے

پس چو بگریزید از این عالم گداز
چون کزین دنیا بگریزید از این عالم گداز
چون کزین دنیا بگریزید از این عالم گداز
چون کزین دنیا بگریزید از این عالم گداز

پس چو بگریزید از این عالم گداز
چون کزین دنیا بگریزید از این عالم گداز
چون کزین دنیا بگریزید از این عالم گداز
چون کزین دنیا بگریزید از این عالم گداز

CALL No. { ۸۹۱۶۲۳۱ } ACC. No. ۵۷۲۴۲
 AUTHOR نواب شاہ نواب علی
 TITLE کتابت نواب



No.	Date	No.	Date
۸۹۱۶۲۳۱	۲۹/۱۲/۴۲	۵۷۲۴۲	۲۹/۱۲/۴۲

THE TIME



MAULANA AZAD LIBRARY ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

RULES:—

1. The Book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of **Re. 1-00** per volume per day shall be charged for text-books and **10 Paise** per volume per day for general books kept over - due.

